

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232933

UNIVERSAL
LIBRARY

عمر حبیب کا بیان و فضل خلافت میں
بہترین کا بیان و فضل خلافت میں

یہ طبع و ذکاوت و شہرت و کمال و خیال بلند و شجاعت و خاطر ارجمند



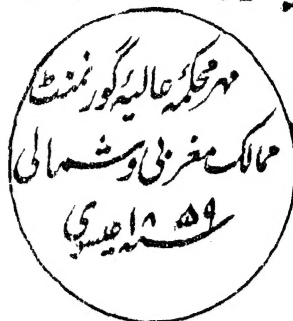
شاہ لاہور کی جناب نشانی اور حسین صاحب تسلیم ہو گا کہ تمام یہ سچ

یہ طبع و ذکاوت و شہرت و کمال و خیال بلند و شجاعت و خاطر ارجمند

نہ فائدہ دے سکتے تھے عام بلکہ خیر خواہ کا فائدہ انام ملک مطلع و دہ خبر نولکشنو نام
 ناظرین تاکہ کچھ خدمت الایمن ارشکریہ کہ ان ایام نیت فرجام میں یوان غل کتہ کرشن کما
 وقار رئیس مراد آباد کا اس میں طبع ہو او بعون صدر حکیم سخی فرید مقبول و پسند ہر طرح ہو
 اگر اس مقام پر فصاحت و شوخی کلام بیان ہو بالیقین لوگوں کو یار فروشی کا گمان ہو اس واسطے
 ستورگی و تحمید کی مضامین صفا کی بندش یا کیزگی طبع حوالہ ملاحظہ اصحاب سخن فریاد فن
 کے کر کے اصل مطلب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ یہی موقع اس کے ادا کا ہے نہ حکم شوق مختصر
 حال فرخ فال کنور صاحب بازارہ اپنے علم و آگے کے بے سرگوشی خامہ قلب بند کرتا ہوں
 اور تکلیف تکلف و آزار تصنع ناپسند کرتا ہوں کنور کشن کجا صاحب قارمیندہ زب
 رای پیر دمن کشن صاحب رئیس مراد آباد و تعلقہ الفضل مراد آباد و بدایون کے ہیں۔ مور
 اعلیٰ کو محمد شہاہ بادشاہ دہلی نے خطاب سے سرور فرمایا کہ عہدہ و کالت مراد آباد
 میں امتیاز و اعزاز بخشا اس وقت سے قیام مراد آباد کی بنیاد قائم ہوئی جد اجد یعنی
 راجا اتھارام عہد دولت مہاراجا آصف الدولہ بہادر میں خدمت جلیلہ نیابت
 یکملہ داری جو وہ محال بخور پر سر بلند و ارجمند ہوئے۔ جب یہ ملک تقسیم ہوا تو شیش میں
 کپہنی انگریز بہادر کے قبضہ و دخل میں آیا راجا اتھارام عہدہ منشی عدالت دیوانی مراد آباد پر
 کہ اس وقت یہی عہدہ نہایت درجہ کا معزز تھا ممتاز ہوئے اس پر روزگار ترک کر گئے
 اضلاع مراد آباد و پنجور و بدایون میں تعلقہ خرید فرمایا کہ بافضال الہی اب تک ستور
 بلکہ انجمن کی برکت و نیت سے یوٹا فو ما ترقی پر ہے۔ غدر ۱۵۵۷ء کہ خیر سگالی و سار
 و عامد کے واسطے ایک عیار کامل تمھارا یہ پردمن کشن صاحب کے اقبال تموند نے خوبوں
 سارہ زور دکھائے اگر حال شرح و بسط سے تحریر میں آئے ایک و ملہ دفتر تیار ہو جائے
 لہذا جملا کیفیت لکھتا ہوں کہ جو امور انتظام حکام وقت نے یعنی صاحب مجسٹریٹ

مراد آباد اور کارمیکل صاحب دمج پٹریٹ بدایون نے سپرد فرمائے رائے صاحب نے عمده
 شایستہ سے انجام دینے صیبا کی جلیسے پوری پوری تعمیل کی جبکہ مراد آباد سپاہ فراتش بغاوت
 بھٹکائی حکام نے نیپنی تال میں سرٹھہ کی راہ لی۔ مجو خان کی نوابی قرار پائی رائے صاحب
 کسی پیرایہ سے شریک کردار و ہتیار کے نہ ہوئے جادوہ خیر خواہی پر ثابت قدم رہے
 گوکہ اس وقت انواع انوع قسم کی تکلیف پونجی یعنی باغیوں نے فیصل اسبب جھکڑا اور
 اسباب پر دست غارت دراز کیا۔ جب الی نام پونجی حکام انگریزی ضلع مراد آباد و بجنور کا
 بند و بست کیا رائے صاحب مصروف کی صلاح اسوات انتظام مالی و ملکی میں مقدم سمجھے
 ہنگام ساط نواب صاحب بہادر ہنگامہ باغیوں میں باصاحب مجبوعہ نے جمعیت چند امداد
 ذاتی باغیوں سے ایک حصہ میگزین کا مع ایک توپ بلا پیٹری کے چھین لیا ایک آدمی اور
 دو گھوڑے باغیوں کے زخمی کیے ایک آدمی اور دھڑکا بھی زخمی ہوا۔ نیپنی تال پر قبول میرا
 بھنا ظلت اپنے آدمیوں کے روانہ کیا۔ جو ضلع اس ضلع کے خیر خواہان انگلشیہ میں بہت
 ناموری نانداری کی حامل کی چنانچہ جلد و میں حسن سستی و خیر اندیشی کے سرکار نے
 کمال قدر دانی کے ساتھ سند مالگزاری و زمینداری کی عطا فرمائی کہ موجب شک و شکوک
 ہے ہم سند موصوفہ کو ذیل میں کمال خوشی سے درج کرتے ہیں۔ رائے صاحب مجموعہ صفات
 موصوفہ ہیں آج ہندوستان میں مشہور و معروف ہیں فی تحقیقت رائے صاحب
 عقیل عصر و فرزانہ ہر ذین فیاض بھی ہیں حمد دل بھی ہیں آپ کی سرکار کی نوکری
 جاگیر ہے بجائے چاکر متوسلے اسکا وارث قائم ہوتا ہے۔ چشم بد و راسخا راہد
 کنور صاحب خلف الرشید ہیں کہ رائے صاحب سے بھلی وضع داری و نیک اندیشی
 و کرم و عنایت میں قدم بڑھا کر رکھتے ہیں ایز و بسیار بخشش اس سے زیادہ بخشش
 اور ہمیشہ توفیق نیک و ضیق رکھے آمین ثناء میں

نقل چوانه محکمه عالیّه گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی



دستخط انگریزی

مراجعه شد

رفعیت عوامی مرتبت پر کسب شن تعلقه دار با کمران آباد مورخہ
درینو لا از روی پورٹ صاحب شہزادہ درویش علیکندمرقومہ ۲۰ ستمبر ۱۲۵۹ شم ۲۴۳۳۳۳۳۳
معدلت دستور بندگان و دیشان نواب علی القاب لفتنٹ گورنر بہادر و ام قبالہ سہرین و
ہویدا گشت کہ آن عوایم مرتبت با یام بلوہ باغیان شہقاوت شعار بحضور صاحبان نالو
بہادر مقیم کوہ یعنی تال میرٹھہ اخبار باغیان نکبت نشان سانیہ ند و سباب رسید و
خورو و نوش و غیرہ فرستادند و نیز زرا لکڑاری سرکاری کی ادا نمودند و انجمن را جمع نمود
خویش نظام سہ پر کند با حسن الوجہ کردند چنانچہ دریافت این سہ مراتب خیر خواہی و است
سرکار ذوی الاقدار بموجب بایت ضامنہ و خوشنودخی طرہ بندگان نواب صاحب
محترم الہم گردیدہ و برای عطای زمینداری جمعی ۱۲۵۹ ہزار روپیہ کم فیض شہر شہر قضاوت
لہذا حسب فرمان فاضلت امان نواب صاحب مخفر الہم پانڈا کر است نشانہ انوار احمد سلطان
رضامنہ نواب صاحب اعظم الہم آن عوایم مرتبت مرحمت بشود و ناموجب فخر و مبارک باد و
الاقران کرد و فقط مرقوم ۲۰ جنوری ۱۲۵۹ شم

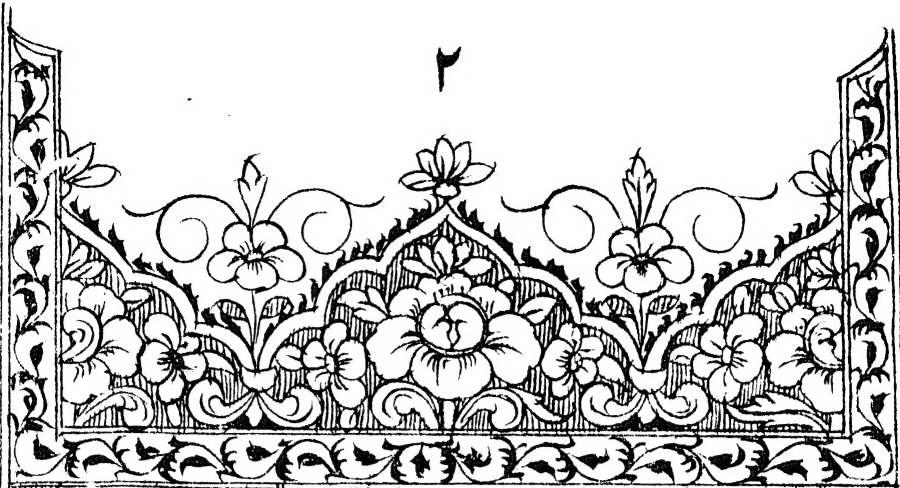
عنوان کتاب و مضامین خلاصه
بیرنگین

نیت طبع و ذکا و کثرت فکر و سیراجلوه خیال بلند و شغلی خاطر از حسنه



شاعر لائانی جناب شتی انوار حسین صاحب تسلیم سوسا که اتهام می

میستطیع نشستی که کشتور که طبع وین که



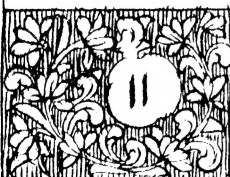
شمار غزلیات بسم الله الرحمن الرحیم تعداد اشعار
 ۱۱ ردیف الف ۱۲

<p> احسان بے کرانہ یہ ہے کردار کا گل کو کیا ہے خار کا جو آفتاب گیر دیر و حرم میں جلوہ وحدت ہی آشکا ہمیشہ وے مثال ہے خالق ہی خلق کا یہ زرد و سرخ جلوہ صنعت اوسے کا ہی مرد و دہے معلوم ملکوت کبہر سی لائق ہی رزق گیر ہی کویتا سنگین ہی قہر اوسکی نور میں ہی مہر زمین </p>	<p> مجھ بندہ کو خطاب دیا ہے وقار کا یہ رنگ ہ ہے خون ہو جیسے ہزار کا زنا و سچہ میں بھی نہیں فتنہ قمار کا محتاج وہ نہیں ہی کسی کاردار کا وہ خستہ خزان کا وہ مبدع بہار کا آیا پسند او سکھو طرہ حق انگسار کا صادق اوسے یہ لفظ ہی پروردگار کا جل جہاں کوہ نور سی ہو باغ نار کا </p>
--	---

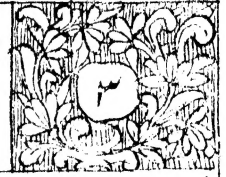
گئے وقار کیا کوئی اوسکی ثنا و حمد ۱۱
 کسار کو اوٹھائی یہ مقدور خار کا ۱۲

یہ تماشا ہے نیا مقبول قاتل ہو گیا
 میرا نالہ قہقل منقارِ عناد ہو گیا
 دور کا بھی دیکھنا پر اب تو مشکل ہو گیا
 قتلگاہ حسرت و ارمان مراد ہو گیا
 یہ اچنبھا ہی عرض جو ہر شیل ہو گیا
 از دحام شوق نظارہ کا ہائل ہو گیا
 بحر کسدن موج سی پادر سلاسل ہو گیا
 آنکھ کر لی بند جب نظارہ حاصل ہو گیا
 خالِ عارضِ مدیدہ مشتاق قاتل ہو گیا
 کلبہ تیرہ مرا خورشید منزل ہو گیا

دیکھ کر آئینے میں ابرو وہ سہل ہو گیا
 حق بھواتِ ستی نما سعد و م باطل ہو گیا
 آجانا پاس تک پہلی بھی کچھ آسان نہ تھا
 رحم فرمایا جو اس سید اوگر فی حال یہ
 امتیاز افشان کا ماتھی پر نہیں ہی یار
 کھل کی بیٹھو بیجا آنکھیں ہماری بند
 رو کر سکتی ہیں نظر کو کب مری رستہ شک
 وحدتِ خلوت میں لذت کثرتِ جلوت کی ہی
 یا تنہا صرف عشق کا تھا وانشش تھی حسن کے
 اک حسین کا ہی تصوّر دل میں ہر دم جلوہ ریز



بند کر لی آنکھ پاؤست ز کی پر رکھ دیا
 امی و قار ایسی چڑھی تجھ کو کہ غافل ہو گیا

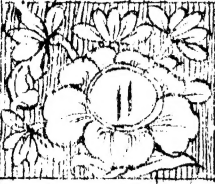


کاٹ ہر مصرع میں پیدا ہو گیا تلوار کا
 غسل کو میت کی پانی ہو دُشوار کا
 نقشِ کھینچی گا اگر ہزار چشم یار کا
 تیلیون کا یہ نفس ہے مرغِ استخوار کا
 ہی پیام مرگ ہلنا ابرو و خمدار کا

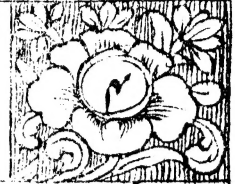
ہے جب مہمون باندھا ابرو و خمدار کا
 مر گیا ہون دیکھ کر میں آبِ زندانِ صنم
 عینِ گنگل بنی گا پھول قرطاسِ شبیہ
 سینہ صد چاک میں ہی نالہ آتش فشان
 جہش لب میر تب ہی تھی کہ ہی قہنجی کی کاٹ

زخم وہ آئینہ رو دیکھی تو طوطی کی طرح
نکلت گل کا کسی فی آج تک کچھا ہی نہ
نشہ کی عینک نظارہ ہی بھاری شمع کا
مرہم زنگار کا عالم سودا خطہ میں ہی
مختصر سا وصف یہ ہی روی گیند کتری

زمرہ پیرا ہو چھا مرہم زنگار کا
کس طرح ثابت مہی حسنِ زنا ہو یار کا
حال یکساں ہو رہا ہی مست کا ہشیار کا
اس قدر لکھا ہی مضمون سبزہ خسار کا
سبزہ تازہ لقب ہی اس چین کی غار کا



بار دیکھ لگا لگا کوہِ بار کو
اور بھی شاید ہی کچھ لکھنا وقار شمار کا



میں نہیں کہانی کا دھوکا کا فردین کا
شب یہ تہا جیت فزا سبزہ تری خسار کا
پایگل ہو جای کا حیرت سی کہنِ شغرام
نغمہ کا ندکور کیا اگر گنگنائی ہی نہ شوخ
آفت بالائی طرہ کا تری نظارہ ہے
دل میں جا غم کو نہیں کاہید گی سحر
روکشل نجم ہی ہرزہ مری ویرانہ کا
خوب لوٹی کا یہ کا لاچور دولت حسن کی
زلف شبگون فی دل روشن گیارہی مر
کہا گیا مد صاف دھوکا باغ میں تہا ہی سدا

بھید سب مجھ پر لکھا ہی سجدہ و زنا کا
ہو گیا آئینہ پردہ ہو کا مجھے زنگار کا
دیکھ کر عالم تمہاری پای کج رفتار کا
بند مرغان چین کا قفل ہو منقار کا
قتل کرتا ہی تصور لٹ پٹی دستار کا
وصل پھر کیا ہو خیال عیش پہلودار کا
آج جلوہ ہے یہ سکی چاندی خسار کا
پاسبان خال سیہ ہی یار کی خسار کا
ہی قیامت کعبہ پر نرغہ ہوا کفار کا
دیکھ کر عارض یہ جلوہ گیسو خمدار کا

چشم ساقی چوم لی کل ات مستی مین وقار

کام ہم سی عین غفلت مین ہوا ہشیار کا

ہذیان و غش کبھی کبھی درو بخار تھا
تھی آہ کی کمند اثر کا شکار تھا
شب جوش پر یہ دیدہ طوفانِ ثار تھا
ہنگامہ گرم ساز دل و غنہ دار تھا
وحشت زدہ تھا مست تھا آہو ہوار تھا
حسرت نصیب یہ دل اسیدوار تھا
کیا جانی کسکی آنی کا شب انتظار تھا
مین تم سہی ایک بوسہ کا اسیدوار تھا

کس کس بلای سی شب دل حیران ہو چار تھا
نی وعدہ رات گھر مری آیا وہ سنگدل
آری تھی کفِ حباب فلک ککشان ہوا
یان آہ آستین کی زیارت لگی تھی ات
سودای چشم یار مین دل کا کمان سراغ
ای کاش آتی فاتحہ کو میرے قبر پر
در پر تھا مین کبھی کبھی دیوار و بام پر
کلی نہ آرزو دل حسرت پرست کی

سٹی بکھ دی نہ ہاتھ سے اپنے وقار کو

اوس بیوفا کے دل مین قیامت غبار تھا

العدیہ نالے مین کمان سے اثر آیا
پھپھتی کمی خورشید فلک سے اوڑ آیا
جانے کو گئی جان مگر کام بر آیا
کیا کیا نہ سناتا ہے مجھے اپنا پر آیا
دل جھونکا ہوا کا ہے یہ آیا جد مر آیا

فریاد مرے سنتے ہی وہ بام پر آیا
آینے مین عکس اسکے جو رخ کا نظر آیا
جب مگر ہی ہم نقش پہ وہ سیمبر آیا
جس وز سی دل اوس بہت خود کام آیا
لکھا ہی کیسوکا تو بل کھاتی ہی کون لکھ

پھر نیچے اوستے پیر فلک آب تبر سے	پھر نخل تمنای میں ہمارے مثر آیا
تھی صبحِ شبِ وصل مری بھور کا بیغام	وہ اوٹھے اودھرا اور مجھی غش اوہر آیا
یہ شوق بڑا ہے یہاں آئے جو فرشتہ	کہنے لگوں دل سے کہ اری نامہ بر آیا
اوٹھتے ہی دریا سے رستہ جو گیا بھول	کترا کے رہ دیر و حرم اپنے گھر آیا
ہستی میں مجھے راہ ملی ملک عدم کے	جس وقت یہاں بار کمر باندھ کر آیا

کوتاہ و قار را یہی تھی آج شب وصل	ہمراہ سر شام کے وقت سحر آیا
----------------------------------	-----------------------------

کہے جو وہ بت رعت نظر نہیں آتا	تو میری آنکھوں میں کیا اشک نہ لگتا
کسی کو جو ہر دے نظر نہیں آتا	وگر نہ کون ہے جسکو ہنر نہیں آتا
نہ آئے وہ شہِ خوبان اگر نہیں آتا	مثل ہے شاہِ فقیر وں کی گھر نہیں آتا
بڑی ہی یاس یہاں تک کہ میری لہریں	سوائے گریہ کوئی چشم تر نہیں آتا
میں ہوں نہنگِ خلائی کہ میری میست	بغیر نالہ کوئے نوحہ گر نہیں آتا
دور گیون سے زمانہ کی بسکہ نفرت ہی	پسند جلوہ شام و سحر نہیں آتا
نہ آئی جد کبھی اونکی ڈہل کی ایڑی تک	یہ کالا چاٹنے مٹی مگر نہیں آتا
کبھی نہ میری تمنای دل ہوئی حاصل	یہ نخل وہ ہے کہ جس میں ثمر نہیں آتا
بسے ہیں آنکھوں میں میری گوی گوی گال	نظر میں جلوہ شمس و سحر نہیں آتا
خبر نہیں متوجہ ہی کس طرف وہ شوخ	خندنگ ناز کبھی اب ادھر نہیں آتا

نہیں ہے طالع قاصد میں بازگشت و قار
جو پاس اوسکے گیا لوٹ کر نہیں آتا

ہی مہکوا پس ہر کی ناموس و رنگ کا
شیشہ حریف ہونہیں سکتا ہی سنگ کا
ٹھہرا جو عکس ایک بت سبز رنگ کا
یاں شمع کو جلا گیا جلنا پت سنگ کا
ہاں ہوں نشانہ دل بھی نگہ کی خدنگ کا
جو ہر تمہاری تیغ کا جو ہر ہو سنگ کا
دست پلنگ ہو مجھے پایہ پلنگ کا
اچھا نہیں ہے مورچہ خنجر میں رنگ کا
دل میں خیال ہی جو کسی شعخ شنگ کا
پہیکے سے پہیکہ رنگ ہی اہل رنگ کا
وہ لاغری میں چاہیے ایجاد رنگ کا
ہوتا ہے حوصلہ اسی سن میں اُننگ کا

اَلْجِسْکِی نِی کی جب کہ نہو جام رنگ کا
ای دل خیال چھوڑت خانہ جنگ کا
آئینہ صاف لوح زمرہ کی بن گیا
ای سوز ہجر دل نہ پسچا کہی وہاں
سویان جگر میں موی مژدہ کی چوہاٹے
پر چھاوان سخت جانی کا میری اگر پرکے
گراوس غدا چ چشم کی فرقت میں آنی نہیں
سہرہ لگانہ آنکھ میں ای نور چشم ظلم
اَلْیَک شعر کا مری مضمون ہی چلیلا
شیریں حسن بایکا ہے جسکے روبرو
دیکھئے نہ کوئی خلق میں مانی مری شبیہ
اسکان سی ہی بڑہ کی جہاننگ ہو ظلم کر

ہوتی ہے پھر وقار سی جو آشتی و صلح
ای خانہ جنگ ہمسی ہی پھر قصد جنگ کا

کب نہ سودا ترا ای زلف سیہ فام رہا
طاہر روح نہ کس وز تہ دامن رہا

وہ یہ کہتی ہیں کہ ننگ آتی ہی تجھی ملتی وہی قسمت جو گیا او سکی مکان تک قصد چوڑی اپنی تو سر پہی تصدق کسی وصل کی شب بھی نہ تو ساتھ لیٹ کر سویا	تو سدھ نہ قہ عشاق میں بدنام رہا گر گیا راہ میں خطا یاد نہ پیغام رہا مجھ میں باقی نہ کچھ امی گردن لایم رہا وہی غمزدہ ترای دشمن آ رہا رہا
--	--

منتیں کین تو نہائے جو میں وٹھا تو وقار	خود او دہر سے ہی ملاقات کا پیغام رہا
--	--------------------------------------

عکس پڑتے ہی روئے رنگین کا چاند سے منہ کا بوسہ لے لون کا رخ گل غارے کا نہیں محتاج رکھ نہ اوس ہی امید وصل امی دل	ہوا آئینہ دست گلچین کا پہول توڑون گا آج سرین کا کیون ہو اوس بہت کو شوق تریزین کا بو کہے دے نہ پہول قالین کا
---	--

غیرت آئینہ ہیں شعر وقار	خوف کس کو ہے چشم بد بین کا
-------------------------	----------------------------

شور ہے اوسکے خوش ادائے کا اوسکے وعدے کا اعتبار ایدل نعل ہے ماہ نو ستار مہر روز دو چار خون کرتا ہے ہو گے نالے سے میرے یہ ہمسر	سب کو سودا ہے آشنائے کا جس میں جو ہر ہے بیو فائے کا گل ہے گل اوسکی زیر پائے کا یہ کلا وہ ترے کلائے کا منہ تو دیکھے کوئے ہوائے کا
--	--

آئینے سے مقابلہ مرم	ہے یہ سامان خود نمائے کا
ان بتوں کے اگر زبان ہوتے	دعوے کرتے پٹھتے خدا کے
آب حیرت میں آئینہ ڈوبا	روی جانان ہے اس صفائے کا

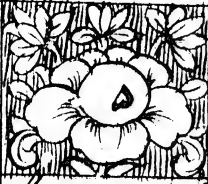
گھر پر آیا ہوا تو روک و قار	وقت ہے بخت آزمائے کا
-----------------------------	----------------------

وہاں چل گیا آج فقہر کسی	بنے جان پہ یان کچھ نہ بگڑا کسی
لیا ہننے دل دے کے بوسا کسی	ہوا سے مولوں پہ سودا کسی
وہ خود کام تم ہو کہ پروا نہیں ہے	بُرا ہو کسے کا کہ اچھا کسی کا
اگر غیخہ چٹکا کہا بلبلوں نے	یہ رسوائے کا ہے ڈھڑھورا کسی کا
مین گل کہاؤں یک دست ہاتھوں پر	اگر ہتھ چڑھ جائی چلا کسی کا

و قار اپنے دم سے مین کتابوں طلب	نہ طالب کسی کا نہ مشید کسی کا
---------------------------------	-------------------------------

قد جو بوٹا سا کسی کا جلوہ فرمائے لگا	دیکھ کر ہر فونہال باغ بتائے لگا
روبرو آتی ہی آئینہ کی جھاتی پٹ گئی	حسن بالادست پر وہ شمع اترانے لگا
دشت و دشت میں ترمی شمشیر غزل گلیا	دست ترکان سی کف پاغول سہلا لگا
گنبد گردون کو تہا گردش پر اپنی کو غور	دیکھ کر چکر مری پاؤں کی چکرانے لگا
یا رجب آیامرے گھر ہو گیا بیہوش مین	آگیا مین ہوش مین جب یار گھر جانے لگا

مین بھڑک اڈھونگا اگد شعلہ خست طرح
استخوان ہ آتش فرقت سی سلگانی لگا

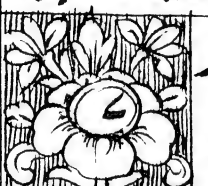


سایہ بھی دیکھا اگر ہمراہ اوسکے اسی وقار
شک نی کچھ کا نوین بیونکا شک لسانی لگا

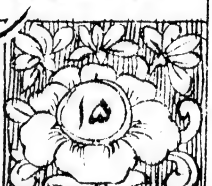


ہڈیان سونگے گاجو گتا وہ بوراجای
گل سے عارض کی بھی گی بیونکا گاجای
ہم ہین انسان مرنی کی ساتھ دیکھا جای
پوست باغی کا چین مین آج کھینچا جاگا

بعد مردن ساتھ میری میرا سودا جای
آنکھ جھپکائی گی نرگس چشم تیری دیکھ
تاڑے محفل مین ابے دید و زویدہ نظر
روی رنگین کی مقابل لالہ داغی ہوا

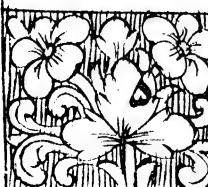


کس لیے یہ جلد یان ہین صبر کر چندی وقار
ہے وہ کم سن رفتہ رفتہ راہ پیر آجائے گا

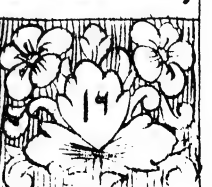


کیون تر ائمنہ ہے اسی سمن اوترا
دل سے بلبل کے پھرجمین اوترا
تب مراجائے کہن اوترا
ہو کے گل رنگ پیر ہین اوترا
جب فلک سے غم و محن اوترا
دل سے میرے اگر دہن اوترا

باغ مین کیا وہ پیر ہین اوترا
داغ دل سے مین پھر نہال ہوا
جب کفن کے نئے ملے پوشاک
عرق جسم یار تھا کہ شہاب
اوسکو بھیجا مین نعمت منعم
چڑھ گئے آنکھ پر کمر اوسکی

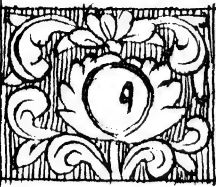


یہ لگا دل وقار عنایت مین
کہ مری یاد سے وطن اوترا

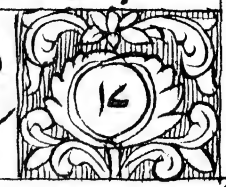


قسم خدا کی یہ ہی خاک سب ہوا نہوا
ملا ہر ایک سی وہ بت پر ایک کا نہوا
برنگ سایہ میں اوٹھ کر کہے کھڑا نہوا
میں کنب تڑپا کہ گردون پہ زلزا نہوا

میں بے وفا نہوا اور وہ با وفا نہوا
گے جگہ میں گہی دل میں گلہ میں نہوا
ضعیف چشم ستم فی تجھی کیا ایسا
یہ مانا آپ کی بہون ہلتی ہی ہوا بہو خچال



وقار نقل سے میری ہوا غیہ کو فیض
کہ ہڈی کھانے سے اُٹو کہی ہما نہوا



عشرت شادی مجھی رنج و محن ہو جای گا
کام میرا نام تیرا تیغ زن ہو جای گا
حشر کا ہنگامہ حال نجمن ہو جای گا
صاف بت پتہ کا تر شاہرہ من ہو جای گا
دیکھ کر پیانے کو پیمان شکن ہو جای گا
کم تلون کی مول سی مشک ختن ہو جای گا
جامہ عریانے کا ہلکا پیرہن ہو جای گا
یہ نہیں وہ مہر و مہر جنگو گمن ہو جای گا

کون کتنا تھا کہ غربت میں وطن ہو جای گا
کاٹ سر میرا ہلکا بدن ہو جای گا
گرا وٹھی تم بیٹھ جائیں گے ہزاروں گہر ہی
یاد ہوئے گا خدا کی شیخ تجھ کو دیکھ کر
محتسب توڑی گا تو بہ چشم ساقی کی حضو
گڑھی ہی گرمی بازار خال وی دست
وضع سادہ ہی پسند خاطر سہل آشنا
مرنے پر یہی محو ہونے کے نہیں داغ جگر



حضرت تسلیم سے مجھ کو تلمذ ہے وقار
واجب التسلیم اب میرا سخن ہو جای گا

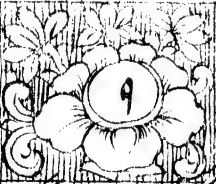


کون عالم میں نہیں چاہنی والا تیرا

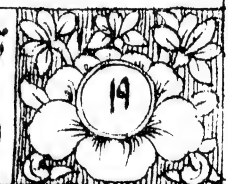
طفل عاشق ہی تر پیر ہی شیدائیرا

آنکھ ڈالی نہ کہیں چاہنے والا تیرا
 کو سنا دل ہی کہ جسکو نہیں الفت تیری
 ہے اگر زلف سیہ شان نزول و لیل
 ہے قسم تجھ کو مہر کی مری مہدی نہ لگا
 دھوپ پہان کی ہو بان فریش کا کو کو گوجان
 گل نوخیز ہے تو بلبل بدست یون مین
 لہخ و مہن ہی ترا ای یار کمر عنقا ہے
 جان و ایمان دو عالم ترا بیعانہ ہے
 عمر بہر قید رہے خانہ زنجیر میں ہم

اپنی پہچان سی گذری ہی شناسا تیرا
 کو سنا سر ہے کہ جسکو نہیں سہوا تیرا
 سورہ شمس کی تفسیر ہے چہرا تیرا
 خود بخود ہے گل روی سیدی با تیرا
 جس جگہ عکس پڑی ہی گل عین تیرا
 عشق حصہ بہ مرا حسن ہے حصہ تیرا
 اور اب تو ہی بنا وصف لکھوں کیا تیرا
 تو وہ یوسف نہیں جو مول ہو ستا تیرا
 سر سے سودا گیا زلف چلیس پا تیرا



تو جو تسلیم سے استاد کا شاگرد ہوا
 ای وقار اس سی ہی بس ملک میں نکاتیرا



چپکے آیا آتش دل کو مری بھر کا گیا
 جو نہ کہنا ہے وہ کہ جاتا ہی ہر آیا گیا
 جب کہا کچھ لہریں بولی کیا اتر گیا
 پہون پیچی پایا پہلی پہل مری ہاتھ گیا
 سانس اور آئی اودھرا و سکا بدل نقشا گیا
 جو ہو اکیس سو کا عاشق سہمیں لٹکا یا گیا

خواب میں پھر کوئی مکھڑا چاند سا دکھلا گیا
 میں گیا پیچھے تری دنیا سی تیرا کیا گیا
 بوسہ کا کل جو بانگا تو کس تو سر چڑھا
 اوسکے پستان کو جو پکڑا یعنی تو وہ پیش پڑا
 اب تری بیمار ہجران کی چال تھی صنم
 بال کی رتی ہی پہا نسی کی لپی لٹکا یا گیا

نقل کرتا تھا میری مٹی کی مہین سنکڑہ شوخ
درد دل سی گر گرا ہوں میں تو وہ بد خوئی
جب کہا یا آئینہ میں تو وہ شرما گیا
ایسا چلا تا ہی کا فہ مغربہ کما گیا

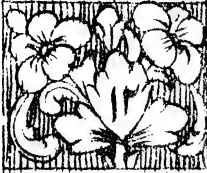
رات سنبل ناز کی سو میں ہزار اول وقار
ہو گیا ہم سے جدا قصہ مٹا جگڑا گیا

بانتا ہوں میں خوب حال ترا
متحرک الف ہی تیرا تر
سرو آزاد اے گل تر ہے
کار فہ رما ئے تصور سے
تو کسان ہے کدھر خیال ترا
نہیں ممکن ہے اتصال ترا
سایہ تہ ہے مثال ترا
ہجر میں بھی رہا وصال ترا
دل میں کچھ ہے زبان پر کچھ ہے
ساری عالم کے نقص ہیں تجھ میں
ہے بڑا سب سے یہ کمال ترا
حال کے ہے خلا ف قال ترا

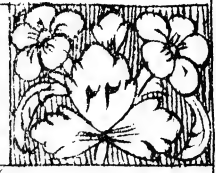
اور محبوب ڈھونڈو ورنہ وقار
تجھ کو کسا جائے گا ملال ترا

استحان جب کیا ہر جا ہننے والا بہا کا
دل نہ تھا میری سی تھا اور نہ رو کی سی کا
دل فی کی پہلو تھی لی گیا کوٹھہ شوخ
دیکھا جی بہ کی دل کو لکی نکھین سنکین
ہاں مگر ایک عیا ناز تھا سا بہا کا
شب فرقت نہیں مجھی ہو کی تنہا بہا کا
ہی بیچ اپنا جو کسکا تو پرایا بہا کا
خواب میں بھی جو لایا تو ایسا بہا کا
آیا وہ حسن جوانی پہ تو سایا بہا کا

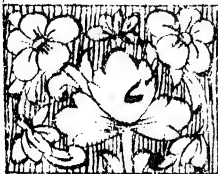
یاد آتے ہی تری ساتھ کا سنا بجان
کیا قیامت تری رفتار کا ہی حال چلن
ہو کے بیتاب لحد سے ملامت بہا گا
فشتہ حشر جس کی میکہ اوٹھا بہا گا



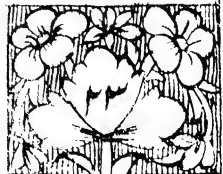
خوب تم نے بھی وقار آج بقول استاد
ہر جگہ ساتھ نئے لطف کے باندھا بہا گا



غصہ مرا آپ اگر کسائیے گا
یہ نہ سہید تھی جب آئیے گا
کسنے کے پہنچو مر جان کے جلا
یہ نہ ہو وقت نکل جاے کہیں
دل کو رکھیے گا کف رنگین پہ
رات کے بوسوں سے ہین نلی کال
سوزِ فرقت سے سراپا نیسلا
مہربانِ عرض کروں کل کی من
کر کر کر اکساؤ گے ورنہ صاحب
مول سے سود ہے پیارا مجھ کو
اب میں کہ بیٹھوں گا اینڈی بیڈی
ابھے غمخواروں میں کھلائیے گا
غیب کو ساتھ لگا لائیے گا
مہمے ہاتھوں پہ نہ ملو آئیے گا
بات رہ جائے گی رہ جائے گا
آگ پر پارے کو ٹھہرائیے گا
منہ پہ یاروں سے نہ کہو آئیے گا
شمع کے طرح نہ پگھلائیے گا
چاند کے طرح نہ چپ جائیے گا
خاک گلیوں میں نہ چھنوائیے گا
اپنا معشوق بھی بلو آئیے گا
بس زبان میری نہ ٹھلو آئیے گا



دل یہ کہتا ہے کہ دیوان وقار
اپنا اب آپ سمجھ پہنچو آئیے گا



رویت بامی موحده

شک سیما برق ہر بیتاب
ایک مین اور ادھر او دھو بیتاب
میرے سینے مین دل ہی بیتاب
شام سے دل ہے تاسحر بیتاب
مجھے بڑھ کر ہے وہ مگر بیتاب
مثل سمل ہونا مہر بیتاب

ہین شب غم دل و جگر بیتاب
مضطرب جان ہے جگر بیتاب
سنگ مین تو نہو شر بیتاب
مضطرب حال صبح سے تا شام
کیا یہ سان ذکر مرغ بسمل کا
لکھن خط مین جو دل کی بچھینے

مین ہون مضطر و قارب تر

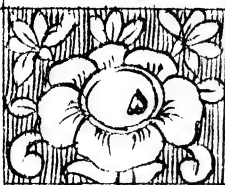
یا کہ پارہ ہے آگ پر بیتاب

کہ آئی جان ہی سینے سے تالاب
تمہارے ہین مجھے آب بقالاب
کہ لازم ہے نفاق روح و قالاب
مگر ہین یار کے حب اشفالب
نہ لوٹ مین گے کہے لب کا مزالب
نہ پایا کچھ ہوئے جس وقت لب
جو ہون حرف غرض سی آشتالب
سیح عہد ہین معجزہ نالاب

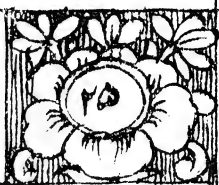
لما لب سے مرے ابتو ذرا لب
نہین ہے یان ہو ای چشمہ خضر
جدا وہ غیر سے اک روز ہوگا
لیے منہ مین ادھر صحت او دھرتھی
نہوگا سینہ تاب اسے یار سینہ
نمو شے ہین ملا گو ہر صدف کو
ابھی مقراض سے پرزی اور ادو
نہین ہے چشم خونی کا تری خوف

ہلین میرے جو ہنگام و غالب
غمون سے سینہ و دل ہیں لبالب

فلک پر چار سوا میں کا غل ہو
جگہ ملتے نہیں جس طرف طرب کو

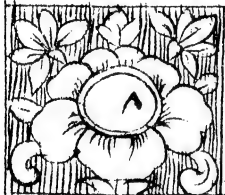


و قار اسد دے آب گھس بھی
جو بختے ہیں صدف کی بی صالب

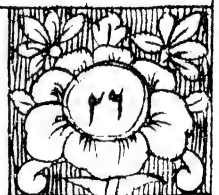


ابنی کمظرفی کی کہلاتی ہی جو تیراب
ڈھائی کی کیا قلعہ اسلام چلو بہر شراب
بینی جب بیٹی تو پی اوٹی گٹری بہر شراب
وزنہ اعلیٰ قسم کی بدترسی ہی بدتر شراب

منہ لگاتی ہی تری ہی جام ہی بھر شراب
گرنہ پی ای محتسب تو پی مگر یہ تو بتا
ہی تبرک ایک بھی ساتی کا ساغر و نیم
چو کمی سی چو کہا ہی تہا دست ساتی کا بھی



ہجراتی میں شکر کی ہو کہ قندی ہو وقار
مجلو کڑوی نیسبے بتون سی ہی بڑ بھر شراب



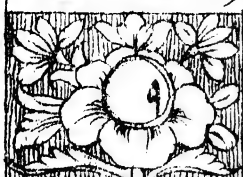
رویف بای فارسی



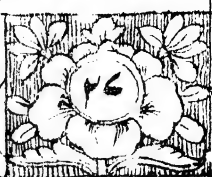
تیرہ روزوں کی شب گھٹائیں آپ
ٹنڈی آنچون سی ل جلائیں آپ
آگ دل کے مرے بجائیں آپ
گر نہیں آتے ہیں نہ آئیں آپ
کوئے گفتہ نہیسا بنائیں آپ
ال میں کچھ اور شک نہ لائیں آپ

رخ سی لٹ زلف کی ہٹائیں آپ
قہر سے ہنسے منہ چسپائیں آپ
چاند سا منہ مجھے دکھائیں آپ
ہم بھی جائیں گے آج او جگہ
ایسے شو شے نہ پیش جائیں گے
سورہن بان خدا پہ کر کے نظر

خوش نہیں یہ زمانے ٹکڑے | ناک ہوں غیر پرچہ ہا میں آپ



کوئی جا کر وقار سے کہے | کوچہ عشق میں سجا میں آپ

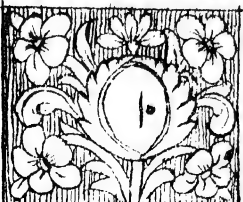


دلیف تہا می فوقانی

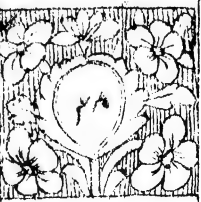


کتاب ہے کچھ نہ سنتا ہی اپنی پرانی بات
میٹھی لگی ہی کڑوی بھی گریب پرانی بات
سرخ پای یار کی ہرگز نہ پائی بات
سوار کو کہ وصل کی ہونٹوں پرانی بات
سب بول چال کی تمہیں مہنی سکھائی بات
کم سن تھا اس سہیل میں اوسکی سہائی بات
مرنے کی میری بزم میں اوسکی جوانی بات
سو بات گر کہیں ہیں تو اک کان کی بات

جسے صبا نی سرو کو تیری سنائی بات
شیریں زبان ہیں کتنی وفصل الہی سے
پس پس کے غم سی خون ہو اگو دلِ خا
اکبار بھی نہ کہ سکا لکنت کی وجہ سے
نام خدا نہ جانتے تھے سات پانچ آپ
میں نی کہا کچھ اوس سی تو غیر ہنسی دیا
بے اختیار رونی لگا مٹہ چپا کے وہ
اوجھ بک کچھ یہ مہن تنگ سا ہی تنگ



گواہ تھے وقار یہ میری شبِ صال
بہس سج ہو گئے کوئی ہوئی نپائی بات



سراپا ہیں وہ اسرارِ قیامت
نہیں ڈھنکی ہے دیوارِ قیامت
تمہارا قیامت ہے سرکارِ قیامت

عیانِ تہ سے ہیں آثارِ قیامت
نہیں کہلتا نقابِ روئے دلدار
تمہاری زلف ہے دیوانِ محشر

<p>پھلا پھولا ہے گلزار قیامت کھلے جس وقت بازار قیامت کہ ہے رفتار رفتار قیامت تدبہی ہوں نمکخوار قیامت مگر ہے آج دربار قیامت کہے منکر بھی اتنا قیامت</p>	<p>بہارِ شکان ہے قتل گہ سین متاعِ عدل کی سوداگری ہو وہ ترک آج آئی تو برسوں میں آئی ازل سے ہے ملاح کا تری عشق ہجومِ خلسہ ہے کوچہ میں اوسکی تماشا تیری مقتل کا جو دیکھے</p>
--	---

<p>وقار اب تم لکھو یہ مصرع طرح قیامت ہی عنداوار قیامت</p>	<p>۲۹</p>
---	-----------

رویت نامی ہندی

<p>دوئی سمجھتا ہوں لینا میں دس روٹ نہ آئی نیند اوسی تاسحر کسی کروٹ نہیں ہی شکوہ اگر اوسنی پھیری کروٹ ہوا او د کا جد ہر میری پھیری کروٹ مرا زمانہ اگر لے گیا کہے کروٹ بہری جد ہر سولاؤں اوسنی کروٹ</p>	<p>سین تیری سٹو ہوں ایک ہی کروٹ شبِ فراقِ یل کی تیرپ کی کہت کہتے جو ساتھ سوتا تو ملزم تھلاخت برگشتہ ضعیف غم میں تیری اس قدر ہوئی قوت پست کے سوئی گا وہ خط تو امان کی طرح میں نہ نہیں دن کہ ہوئی دوائی سکی ہٹ پور</p>
---	--

<p>وقار اور بھی پہلو ہی رات تھوٹی ہی نر کو شاہد معنی کو تم اسی کروٹ</p>	<p>۵</p>
---	----------

رویف ثنای مثلث

بعد اقرار کی ای یار ہی انکار عبث رکھا زخمون پیری مرہم نگار عبث ہاتھ میں لی ہی پھرتی ندی ہی تلوار عبث اب مجھی روندتی ہی شوچی افتار عبث	وصل کا آپ فی پہلی کیا اقرار عبث کیا انتہا چیلنے کو سبزہ عارض کافی خلق بی موتی فی ابرو و ترکان پست بیشتر پیش چکی چشم کی تیری گردش
--	---

<div style="text-align: center;">۵</div> طوق کا شور عبث بیری کی جنگار عبث	<div style="text-align: center;">۳۱</div> کیا پری ایسی سی کو جو سنی کوئی و تار
---	--

رویف جیم تازی

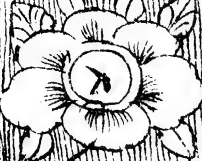
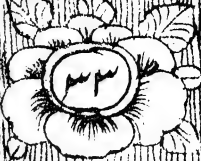
بگڑا ہوا سے چرخ ستمگار مزاج پر ہیز سے بگڑ گیا بیسار کا مزاج ملتا نہیں ہی شست میں ہزار کا مزاج ہی فرض پو چہ ناجھے غبار مزاج	جسدن صیانت مجھسی ہوا یا رکاز مزاج سرمہ کیا جو ترک مکدر ہوئی وہ چشم کاوش طلبت پائی مری پاکی آبلے اسی یار یاد رکھ کہ نہیں دلیں تاج ضبط
---	---

<div style="text-align: center;">۵</div> اپنے مزاج خوش کی سناؤ نوید تم	<div style="text-align: center;">۳۲</div> بوجھو وقار سے نہ گنہگار مزاج
--	--



رویف جیم فارسی

سر فلکون کو ہونہ دم کارزار سوچ ہمنے کہا تھا پہلے ہی انجام کار سوچ	بیکار محض قتل میں تیرا ہی یار سوچ نکلے نہ کام رونی سہی بائی دل حزن
--	---

اوجھا اگر ہے وہ گل ترخانہ شک سی
 ہو گا وہی جو ہونا لکھا ہی نصیب میں
 اسی دل شباب تو بھی کوئی گلخانہ سوج
 نے فائدہ ہی کوئی کریں ہزار سوج

خامہ اوٹھایا اور غول لکھدی ہی وقار
 ہلکونین پسند ہی یہ بار بار سوج



قشقہ پیشانی پہ تو ای بت بی پیر کہینچ
 دل بیتاب کے تسکین تو ہونی وی ذرا
 یک قلم خط ستم بر خط تقدیر نہ کہینچ
 صد مہ پونچھی نہ کلانی کو کہیں بقاتل
 میری پہلو سی کماندار ابھی تر نہ کہینچ
 آتش شک سی جل جالی گاہ پروانہ ابھی
 دست نازک ہی ترازو شمشیر نہ کہینچ
 کہینچ کروں میں نہ بیمار کی بہاری زخمیر
 ہر دم مینہ سی بان شمع کی کلکیہ نہ کہینچ
 زکسین چشم میں تو مہر کی تحریر نہ کہینچ
 و نہ بی چو چلی اوس شوخی تصویر نہ کہینچ
 انگن میں تو خدا کی لپی تیر نہ کہینچ

جل جائیں کہیں گاہ سماوات وقار
 آہ پر سوز خدا لا دم تیر نہ کہینچ



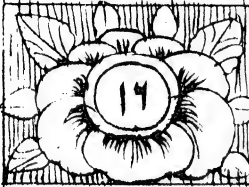
رویت حامی حلی



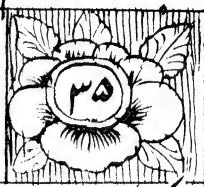
ساتی شباب ہی بھی جام شراب سج
 ہر شید کی وجود ہی ہی شراب سج
 گردش میں آگیا قدح آفتاب سج
 چمکی نہ پیش مہر کبے ماہتاب سج
 ہی تجھ سے نہ کی مری اسی آفتاب رو
 پائی کوئی حسین اگے تری فروغ

ہے صبح خند چاک کریان جوابِ صبح
کی اصطلاح زلف کی تہنی نقابِ صبح
اچھا نہیں ہے ایدل ہوش خوابِ صبح
ای مایہ حیات ہی مسموع آبِ صبح

تنویر آفتاب کی داغ جگر مین ہے
اوس صبح رخ کو شام کی پری مین دیکھ کر
موی بدن سفید ہوئی چونک نکمہ ول
آئینی مین نہ چوم رخ پُر عرق کا عکس



سچ ہی وقار حضرت کشفی کا یہ سخن
چون گل شگفت غنچہ دل از سحابِ صبح



خدا کا نہو کا عذابِ اسطرح
نہ گرجے نہ برے سے سحابِ اسطرح
ہوئے میرے مٹی خرابِ اسطرح
بہرون وصفِ رُخسی کتابِ اسطرح
ستم وصل میں ہے حجابِ اسطرح
ندوموے کیسو کو تابِ اسطرح
سرشام سے آیا خوابِ اسطرح
کرون اپنے دل کو کبابِ اسطرح
رہا ضبط مین ضبطِ اسطرح
چمکتا نہ پھر آفتابِ اسطرح
نہ خوش بو ہو عطہ گلابِ اسطرح

کسے کا ہے مجھ پر عتابِ اسطرح
کہے ساتھ نالی کی روئین جو ہم
ہوئے تمہارے کیا گرد باد
گل تیرا تختہ ہر اک صفحہ ہو
تکلف کو تکلیف بس دی چکے
نمر بال سے پتلی بل کھائی گے
شب وصل چونکے نہ صبح ہم
مژہ سے ٹپکتے رہیں اشک شور
پڑھی چھیٹ خون کی نہ جلاوڑ
اگر دیکھتا داغ دل کے مرے
جو تیرے پسینے مین نکست ہی پائے

بحال آئے کے جو ہو رو برو
لو نڈھے ساغر عمر گرون ڈہلے
لکھا زلف کو روز عارض کو شب
تسمر تیرے جالی کا شبکہ تماشب

چڑھا او سکے منہ پر نقاب اس طرح
پلا آج ساقے شراب اس طرح
ہو عقل کا انفتلاب اس طرح
ہوا رخ سے روشن نقاب اس طرح

کو آج حضرت سے چل کر و تار
کہ لکھتے ہیں صاحب جواب اس طرح

یاو کیسو میں پریشان ہوئی کیسو طرح
بہم و خم سرو میں کب تک قد و جو کی طرح
انگہ جو کلمتی نہیں نافہ ابو کی طرح
پایگل اشک سی ہو سرب جو کی طرح
تیغ میں بھی خم و برش نہیں ابو کی طرح
چاک سینہ ہو مگر شانہ کیسو کی طرح
سہم گر پرے شاہین ترازو کی طرح
ہیں چمدی دل میں تیر ترازو کی طرح
سخت ل وہ بھی نہیں کیسے بی رو کی طرح
سطر پیچیدہ نظر آتی ہے کیسو کی طرح
گر گیا خاک پہ شاہین ترازو کی طرح

نہ تو ان عشق کمین ہی بدن ہو کی طرح
زنگ بول میں نہیں ہی سی عارض کا سا
کیا کسی کا کل شکیں کا سا ہی جلوہ
ہمسری تہی کری جو سی بالا ای گل
تیر میں نوک نہیں ہی ترکان کیسی
انجی اجسے کہ اوں حرم کا سر کوند نابے
باز اگر دیکھے کانداری چشم قائل
یار کے چشم سخلو کی یہ وزوئی ہے
تیغ بھی آنکی منہ یہ بھی رک جاتی ہی
جب میں کرتا ہوں خم و صف تری بلو کا
تول کر باز نظر میں تری چشم خونریز

چمن ہرین ہی کون رسا مجساہ قمار
دی دماغن میں گل ندامون جواب کی طرح

رویت طار

رونی سی کیون تھو قرۃ اشکبار سرخ
گیسو گری کا رتبہ سی چڑھ کر تم کمال
رویا جو یاد کر کی ترسی بخ کو دشمن
سرخ چشم و دست منخ و لب ہی یاد
ہو تی ہی بیشتر کہ ابر بہار سرخ
مار سیہ یاد و نوز بہر وار سرخ
گل ہی بھی بڑکی ہو گیا ہر ایک خار سرخ
تو لا جو گل کار گاہ تو کم نکلا چار سرخ

نیرنگیان و قمار یہ ہیں جس عشق کی
چہرہ ہمارا ز روی اور روی یاد سرخ

رویت الہام

خیال یار میں ہے چشم تر بند
بلا ہے خال و سیرا کیونکر
نہیں سنتا ہے وہ نالی ہمارے
ہوا مکتوب جب اوں کو لکھا خط
تیرا اگر ہے نہیں ہی حضور ہر بند
لفافہ پیشتر لکھنی سی کر بند
مچا یا غل ہے پچھلے سی شب و صبح
زبان کرتا نہیں مرغ حسن بند

و قاراسین تڑپ دل کے لکھے ہے

نہیں ہی خطا مگر ہی مرغ پر بند

ہوں نام نہی نشانی کا ہی لامکان پسند
 سچ ہی کہ اپنی اپنی ہی بیاں جان پسند
 ہی خار و گل پسند بہار و خزان پسند
 ساری جہان ہی ہی مجھی ہستیاں پسند
 وہ ہی ومان پسند قویہ ہی ہیماں پسند
 کیوں کہ کمر پسند ہو کیوں نہ مان پسند
 واقع ہوئی ہی اپنی طبیعت ان پسند
 سگ نی ہی بعد مرگ کین بڈیاں پسند
 نغمہ مرا پسند ہی میری فغان پسند
 آتی نہیں ہین ہم کو ایہ کیلیاں پسند
 چھڑکی تری پسند تری کالیان پسند

اس جہ سی ہوا دہن دستان پسند
 عاشق پسند تو ہی قمر آسمان پسند
 یکرنگی کو نہیں ہی میری یں آن پسند
 سودا می زلف یار نی کافر کیا مجھے
 نازا و سکا ہی حلین نیاز اپنا ہی طریقت
 داخل کر یں نہ ہیچہدانوں میں آپ کو
 سہل حصول کر کوئی گل ہی تو خاری ہی
 چاٹا نہ خون حیات میں خجھرنی یار کی
 ہر وقت پیشیاں مرا بول بالاسے
 کرتا ہی آسمان نئی چالوں سی پویمال
 شوخی و ناز و عشوہ و غمزہ کا ذکر کیا

اشعار حال میں اس شوخ کو قمار

میری زبان پسند ہی میرا بیان پسند

رویت وال ہندی

خدا کو نہیں خوش کسی کا ہنس

تھین اپنی صوت پر اتنا کہند

یہ اک چھاؤں ہی چلتی پرتی ہوئی ترازلف و کیسو پہ غم غرا غلط سمجھہ حسن عارض کو تو عارضے	پھر اس دولت حسن پر کیا کہنت ترا چشم و عارض پہ بیجا کہنت نکر عارضے پر خدار کہنت
--	--

۴۱	تکبر خدا کو ہے لائق و تار اوسے کو سزاوار و زیب کہنت	۴۲
----	--	----

رویت ذال معجمہ

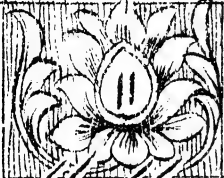
برای نام تو دیکھے ہزار کے تعویذ پس وفات بھی آفت ہی کچھ نہ تھتہ خاک چمک نی عفت شریا کی یاد دلوائی پلا یاد ہو کے نہ تعویذ او سکی ہیکل کا	ندیکھایسے کہ جیسی ہن باری کی تعویذ اکملایہ راز جو دیکھے مزار کے تعویذ شب المہین شریا نثار کے تعویذ تپ فراق میں گہولی بخار کی تعویذ
---	---

۴۱	یہ خوب نقش ہی اغیار و یار کے دل پر کہ دونوں چلتے ہوئی ہین قار کی تعویذ	۴۲
----	---	----

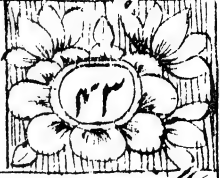
رویت رامی مہملہ

غیرت گلزار ہی چاک کریبان کی ہار تیغ میری قتل کو موج تبسم بن گئے غنچہ و گل سنبھل و سبحان لاتی خیزان شمع کا ہوتا نہیں فانوس میں شعلہ نہاں	کوچہ زخم جگر میں ہی خیابان کی بہار چاک ل کو گر گئی لبہا می خندان کی بہا عارض خط و دمان زلف پیچان کی بہا کس طرح زائل ہو خط سنی تی بان کی بہا
--	--

لعن بیکانی نہیں لیتی ہیں کوڑی کی مول
خون عاشق سی ہوئی یہ نوکی بیکان کی بہا
عشمت بیکان کی کہلائی پھول تب تیغنی
کہ کجے ن پر جسم کی ہی زخم خندان کی بہا

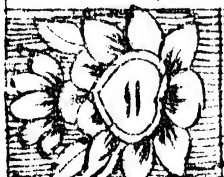


وہ گل خضون کہلی ہیں صفت میں اک حور کی
باغ جنت سی قارافروں دیوان کی بہا

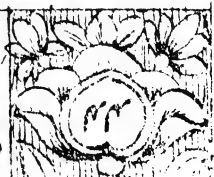


کیا سمیٹو نکا میں دن بالو نکو کھرا دیکھ کر
گل کا بدلا رنگ بلبل کو غش آ یا دیکھ کر
سہفت لفت کجی اپنا پیرا یا دیکھ کر
سہبہ کی ماتہ میں نی کا توڑا دیکھ کر
مصرعہ بر جستہ سو جہا قد بالا دیکھ کر
حسن کو آفت گرمی میں کار فرما دیکھ کر
یاد جو مر ہو بھی عفت در شریا دیکھ کر
غش ہو پیر و انہ عارض کل تجلا دیکھ کر
عارض گل گشت او سکی پسینا دیکھ کر
عقل حیرن ہی می نیز نگ نیا دیکھ کر

جگہ کو نسسا لگا جہاتی پہ جورا دیکھ کر
حتم ہی عالم فرتی حسن پر تیر صی ستم
میری ہوتی غیر کو گردن مار و بان من
توڑا تھا دم کوئی پاؤں کی کوئی ہریان
بیٹ لہون میں فی لکھی بدون کی پاؤں
دلو کہ پھر ہی جہش الفت کی خریدیا کاشنوں
موتیوں کو ندی چوٹی لکھناں دوا ہی با
تہر ترائی شمع ساق سوچ جانان کی حضو
کیا نمی سوچی ہی بہتی آگت سیاب کی
کہ شبقت کا غم کا ہی نشاط روز و صل



رہ گیا پاس و تب اوٹہ کی باتہ اپنا وقت
ور نہ تھا کہ کجہ و ردل میں او سکو تنہا دیکھ کر

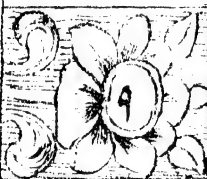


ماہج سوئی زلف سنواری پٹنگ پیر

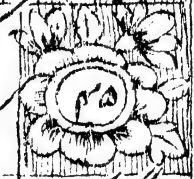
کات پات یا ہاری پٹنگ پیر

ای جان ہم ہوں گور کناری پلنگ پر
 بیٹھا ہی پاس وہ تو سیمٹی ہوئی بدن
 دامن میں لانگوئی کی چھپا تھا ملازمین
 اوس ہی کہا کہ آج یہیں سو رہو کسا
 گردش میں ہیں میری ستاری کہ آپکی
 اگر تم نہیں ہو پاس تو ای مایہ حیات
 کب جو حض چشم میں نہیں پانی کمر
 اوڑتی وہاں پلنگ افشا کئی تری ہیں
 رہتی ہے ضد یار کہ رہتی ہی اپنی ہٹ

تن تنگی غیر بیٹھیں تمہاری پلنگ پر
 لیٹا نہ کھل کی شرم کی ماری پلنگ پر
 ہر چند ڈھونڈا مرگ فی ساری پلنگ پر
 کیا گون ہی ہم جو سوئیں تمہاری پلنگ پر
 افشاں کے ذری اوڑتی ہیں ہاری پلنگ پر
 پہنچتی جنازی کی ہی ہماری پلنگ پر
 کب چھوٹی نہیں ہیں ہماری پلنگ پر
 آہوں کی ہیں بیان ہی شکاری پلنگ پر
 ہوتی ہیں آج واری نیاری پلنگ پر



کس دن نگاہ دامن گچین نہیں و تار



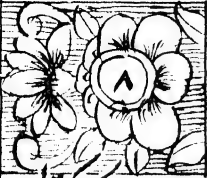
کس شب نہیں ہیں رخی نظاری پلنگ پر

خانی دست کی ہی ست بر دست جان
 کئی ٹوی کی پہنچتی جگنو کی مہر تابان پر
 بسیر اطائر جان فی کیا دیوار زندان پر
 نظر تو نہی نہ سنبلہ خورشید کیوان پر
 نوازش سقد کی ناتوانی فی مرہجان پر
 کمر وایوں لخت کی باند ہی بیابان پر

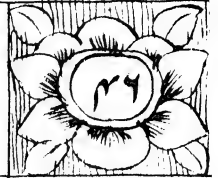
ابٹ لیکے باتیں ہیں بجا العل بن خشان پر
 جبین ہی ٹپ کی افشان جب کہ فسا جانا پر
 تمہاری قید کیسو سچی ہی پر ہی نہی ٹی ہم
 رخ وابر و خال زلف کا مضمون ڈھونڈنا پر
 نہ بھما زندہ و مردہ میں ہلا فوج لیل
 یقین ہی فتر رفتہ شہر جانیکا اسی صاب

نپائی آبداری بوند بھر ہی ڈوڑ غلط ہے
اونہیں کیا فکیر ہی اغماں کی کہ ہم

مگر غصہ سی لڑکھڑوانٹ مہیسی کی نڈان پر
چڑھتا چادر گل کون ہی گور غریبان پر

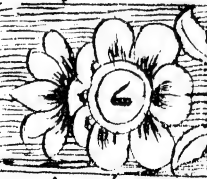


وقار اصلاح میری حال کی تسلیم کرتی ہیں
سدا چایا رہا ابرسیہ میری گلستان پر

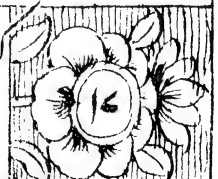


دوڑتا ہی دل مرا یوں موی زلف یار پر
جلوہ تعویذ وں کا یوں ہنسی لہ عنبر بار پر
وقت گریہ چاہی و مال مرگان پر مری
یہ چاہی زہرِ رگِ مین تہا نہی لفظ
پہنکڑی اک اک کہ میری مار کر پر عنید
بشت پر آئینہ کی تصویر طوطی ویکہ کر
دیکھ کر وہ گوری گوری سینہ پر بٹنی سیاہ

جس طرح چڑھتا ہی نہ پندیا کی کچی بار پر
طائر و نکاغول ورتا جس طرح ہوا پر
ڈالتی ہیں پر چپتی برسات مین یو پر
کاٹتے ہی چھالا پر جائی زبان مار پر
لاف ہم رنگی جو ماری گل ترسی خسار پر
سبزہ کا کھایا ہی دہو کا یار کی خسار پر
ہنسکے کہتے ہیں کھلا سو کج غنچہ نار پر



کون ہی جسنی مرا لو ہا نہیں بانا و ستار
سرین کا ٹون گا کسی کی خنجر خوشخوار پر



آج بیٹی ہیں وہ پہلو مین سنبھالی خنجر
باتہ مین تہا ہی ہرقت جہاں کلر کی
بل بی جوش ہو بس لہری لہکتی شوق
خوف کیا ہی نظر و ابرو و تر گانکار تی

حیف ہی دل کی نہ ارمان نکالی خنجر
دیکھی اور نہ کچھ شاخ نکالے خنجر
چاہتا دل ہی کہ سینہ مین چھپا لی خنجر
ہمتو کھایا کئی ہیں چھیاں بھالی خنجر

گر گلی سی ملی شمشیر تری ای قاتل	دل بیتاب بھی آنکھوں سی بوٹھالی خنجر
رک و بی جسم کی میری کوئی باقی نہی	دل کی اہی طرح تو توڑ لی چھالے خنجر

آسمان کو یہ ہی ضد قتل گر چاہوں وقار	دست قاتل میں نہیں دئی کی گالے خنجر
-------------------------------------	------------------------------------

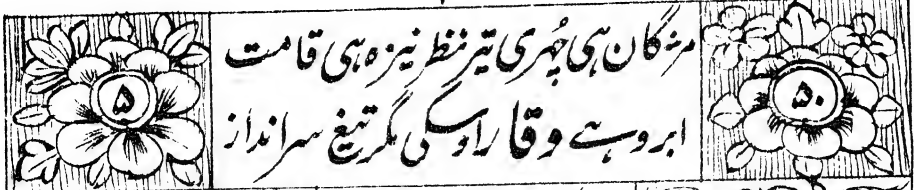
دیف رامی ہندی

ای ترک وز روز کا جو ٹاہنا نہ چوڑ	ور نہ مری کلی کا تو تسمہ لگانہ چوڑ
گلچین کے ساتھ ساتھ ہی صیا و بلبلو	بگڑی ہو ای باغ ہی دو آشیانہ چوڑ
قسمت کا جو لکھا ہی وہ گھر بیٹی آی گا	چلکی کی طرح دی تو کوئی فکر نہ چوڑ
قارون تو لی گیا مگر اس عہد کی بخیل	جائیں گی اپنا اپنا یہیں سب خزانہ چوڑ

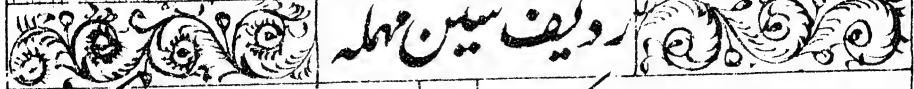
یہ اچھی شکل والی بڑی بہن نہ مل وقار	مختار تو ہے کہ چکے ہم پہوڑ یا نہ چوڑ
-------------------------------------	--------------------------------------

دیف زامی مجھ

ایجاد کئی اوسنے وہ انداز پر انداز	استاد بھی فتنہ کا ہو شاگرد ہر انداز
رخنہ سی در انداز کی ہیں وزن و بند	گہر کی خبر اب تک نہیں او خانہ بر انداز
پہونکا ہی مجھی گرمی رفتار کی کسکی	جو چلنی میں میری ہی برنگ شہر انداز
سوار چرنبی چرخ پہ مارو تی سنی ہر	تیرا سانپائی کی کہے فتنہ گر انداز
تا کا تری مرگان فی جھٹی رسی مارا	ایسا نظر آتا نہیں کوئی قدر انداز



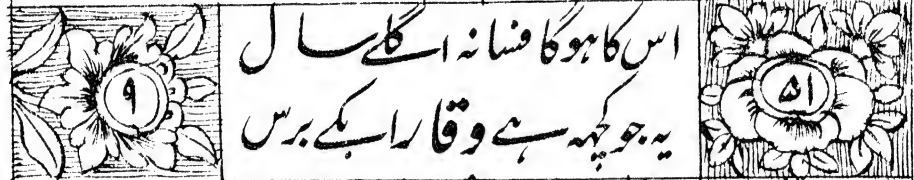
مرنگان ہی چھری تیر نظر نیزہ ہی قامت
ابرو ہے وقار اسکی مگر تیغ سر انداز



رویف سین مہلہ

مست ہیں بادہ خوار ابکے برس
میرے سر پر سوار ابکے برس
نالہ شعلہ بار ابکے برس
چار سو سے لو مار ابکے برس

پہٹ پڑی ہی بہار ابکے برس
ہے بلا کے طرح خیال زلف
برق سمجھے رہے کہ ہے خود سر
آتے ہیں بیڑیاں بنانے کو



اس کا ہو گا فسانہ اگلے سال
یہ جو کچھ ہے وقار ابکے برس

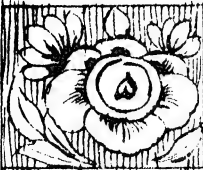


رویف شین مجھ

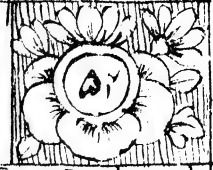
اور سر کو ہے تو پتھر کی تلاش
شیخ کو ہے آب کوثر کی تلاش
طائر جان کو ہے شہر کی تلاش
یا دابرو میں ہے خنجر کی تلاش
کون ہی جسکو ہے بستر کی تلاش
گو بہت کی جسم لاغر کی تلاش
ہم نہیں کرنے کی رہبر کی تلاش

درو کو یکسر مری سر کی تلاش
جست و جو مہکو شراب ناب کی
بس ہے اک تیر تراز و آپ کا
یا مرنگان میں چہرے کی جستجو
خاک کو ہی یار پر دل لوٹ ہے
جز کفن پایا فرشتوں نے نہ خاک
کوچہ جانان میں دل پونچائے گا

مست یاد چشم ساقے نے کیا جست و جوی کی نہ ساغر کی تلاش



وصف کیسو خط میں لکھا ہے وقار
محکوبے کا لے کبوتر کے تلاش

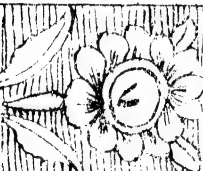


رویف صا و حملہ

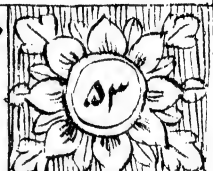


باندھی ہیں توڑ توڑ کی من میں جس
جی لی کی جائی گامرض لا دوائی جس
کالی بلا کی سر پر چڑھی ہی بلائی جس
نے کسٹے چین کرتی ہیں آشنائی جس

میں آشنائی آرزو میں مبتلا جمی جس
قارون کی مرگ سی یہ سما ہوا ہی حل
موتوں لف پہا نسا کرتی نہیں جس
نارغ کمان کو تیر کا ہرگز نہیں ہی سہم



زر گر گیا تو چاک جگر گل کا ہو گیا
المنحصر وقار یہ ہے انتہای حرص

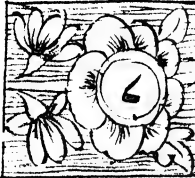


رویف ضا و حجبہ

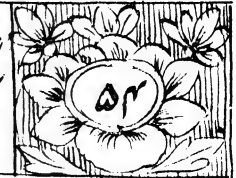


ہرگز نہیں ہی ضلہ کی کلزار غمی غرض
رکتا ہی گہری کام نہ بازار سی غرض
کیا غیر کی ہی آپ کو گھنٹا سی غرض
انگی نہیں ہی کافر و میندہ اسی غرض
ہی تیری قد و کامل خمار سی غرض
رہیں گی یار اپنی سر و کار سی غرض

ہی عاشقون کو وادتی بخاری غرض
وحشت پسند کو تری مطلب سے وحشت
بی کہنکی آؤ جاؤ اندہیری اوجالی میں
زنا رو سجہ کو میں سمجھتا ہوں سچ و چوچ
سنبلیں آنکھ پر پٹی نہیں ہی نہ سر و پر
مسجد الگ بنائیں گی ہم ویڈائیٹ کی

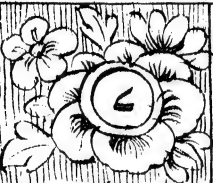


عاشق ہون جیسے ابر و خمدار پر وقار
رگ رگ گلی کی رکتی ہی تلوار سی غرض

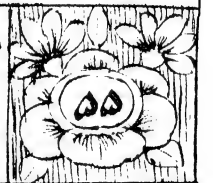


ماہ قربان ہی خوشیدنثار عارض
طور کی شمع بھی آہنہ دار عارض
طبع روشن کو پسند آیا نہار عارض
دیکھ ایہ جانِ جہانِ نگ ہی بار عارض
خاک پھر انگہ ہو موسیٰ کی و چار عارض
مہر محشر میں ہی کچھ نہنگ عارض

جو ہون پر ہی تری یار بہار عارض
سایہ چین ابر سیہ لطف رسا کا تیری
لیل گیسو تری بہائی ہی سیہ سختی کو
خال سرمہ گانہ پونچائی گا کیا کیا صحت
جلوہ طور سے روپوش ہو انظارہ
ماہ میں تیری جبین کی خنکی کا جلوہ



معبتہ سادہ ورق لکھنی سی ہوتا ہی قار
خط نوخیز ہوا وجہ و متار عارض



رویت طامی طبقہ



آیا تو ترک بیوف کا خط
خط تفتدیر ہے ہمارا خط
مرعہ بسمل کی طرح تر خط
اوسنی لکھوا کے ایسا بھیجا خط
سدرہ آج ہم نے پایا خط
نامہ برستہ اوٹھانے میں خط

خونِ قاصد سے گو کہ لکھا خط
کوئی دنیا میں پرہ نہین سکتا
جبکہ لکھ کر زمین پر پہینکا
فتہ کا چلانہ کوئے لفظ
غیب کے نام کا لکھا تیرا
بارغ کے جو لکے تھے مضمون

ای وقار اونکا آج آیا خط ۹

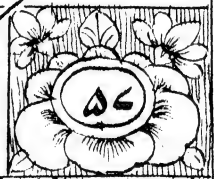
۵۶ شکر خالق کی مین کروں سبک

ہے لکھا دست کب ریا کا خط
اوس پری کا تھا کس بل کا خط
یہ نہیں میرے آشنا کا خط
چشم بین کب ہے تو تیا کا خط
مہ و نحر کشید کفش پا کا خط
نہ پڑے بندہ خدا کا خط
نہیں آتا ہے خوش ریا کا خط
ہین مٹاتے مگر خدا کا خط

کیون نہ اچھا ہو دلربا کا خط
ہو گیا دیکھ کر مجھے سو دا
بولے پڑھ کر لفافہ کو میرے
لاجوردی ہے صا و پر مالہ
مانگے خط استوا ہے ترے
سخت کا فرہی وہ مبت عیار
عجز و منت کو پڑہ کے بولے وہ
وہ منڈاتے نہیں خط عارض



کیون تر پتے ہو تم وقت را وٹھو
لو مبارک ہو دلربا کا خط



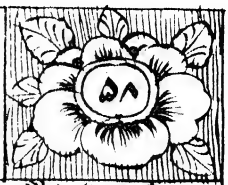
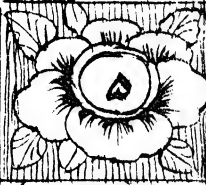
رویف ظای منقوطہ



مگر ہی ظلم رسانی سی آہان محظوظ
نہ طوق شاد ہی محبسی نہ ہریان محظوظ
ہو انہ کہا کی سگ یار ہریان محظوظ
نہ نکتہ ور کوئی خوش بختی نکتہ ان محظوظ
ہوئی وہ شکلی مری غم کی آستان محظوظ
نہ کوئی شاد میان بختی ہی ومان محظوظ

نہ میزبان خوش میہان محظوظ
شبانہ روز مچاتے ہیں بین معاذ ہد
یہ سچ گئی مری رگ رگ میں تلخ کامی ہجر
بہو ایہ گبری ہی ان وزون ملک معز
میں چوٹی منہ سے کہوں کیا بڑی خالو کے
یہاں ہی رنج معیشت مان ہی گناہ

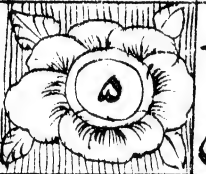
تری کرم سی ہزاروں وقار ہیں شان
تو رہیو فضل آئے سے جاودان محظوظ



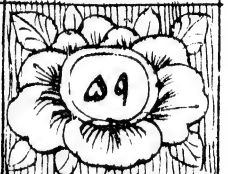
رویف عین سلسلہ

بخت سیاہ گل کر می گل ایک بار شمع
چربی سی سیری ٹی ہانتی ہین غمگسار شمع
لیکھ چرخ خلق میں ٹھہرند ہی ہزار شمع
سوچ کی آگ جلتی ہین زینہار شمع

روشن بھی سیری قبر پر گرہوں ہزار شمع
جلنا جو تہا نصیب میں کی کی بعد ہی
ہرگز نیائی کی تری سخ کی سی روشنی
کیا ہو کسی حسین کو تری رو برو فروغ



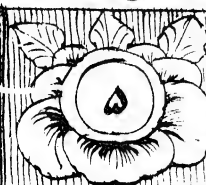
دو پھول بھی وقار چڑھائے نہ ایک بار
پھر لائی خاک قبر پر وہ گلزار شمع



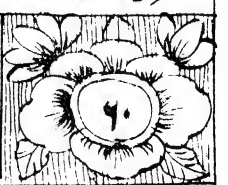
رویف عین منقو طہ

کیون نہو مجہ رند کا عشق معلیٰ پردماغ
باغبان کا سو گل میں ملی کیونکر دماغ
شور سی خالی نکلا سی بلبل مضطرب دماغ
گاواریش اکثر ہوئی نو کیسگی سی خردماغ

بادۂ الفت نے ساقی کی کیا ہی تر دماغ
بتی پتی پر ہی جلوہ گلشن فردوس کا
ہم نہ کہتی تھی بہر ہی میل گل کی کان میں
کیشی کرتی ہین مثل نخل بی خجشک ست

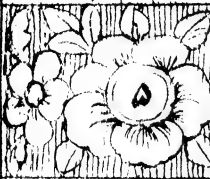
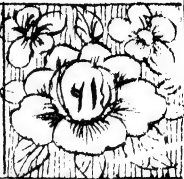


زور و زہنی فضل رب ہی سہا اپنی امی وقار
ہمسے کر سکتی نہیں کوئی پر ہی پیکر دماغ



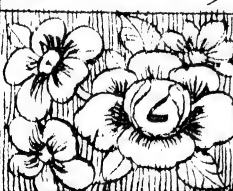
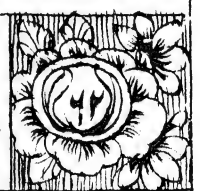
رویف



میل دل کا جو ہو اوقس بالا کی طرف ہی ہی نطف کہ صحبت ہی مجنوں نہیں بہو کر الفت رخ زلف سی سودا کیجے شہر میں جی نہیں لگتا ہی اب وحشتِ دل	آنکھ اٹھا کر بھی نہ لکھا کہی طوبی کی طرف ہم ہوں یوسف کی طرف تم ہوں یحییٰ کی طرف دل میں ہی جائی کہی سی کلیسا کی طرف کہیں کچھ تو مجھی لچل کسی صحرا کی طرف
---	--

کاوش اس مرتبہ ہے خار بیابان کو وقار گرم پڑتے ہیں نظر آبلہ پاک کی طرف		
---	---	---

	رویت قاف	
---	----------	---

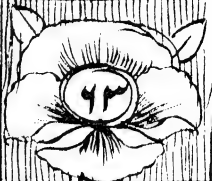
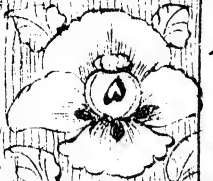
ہمتو کرنی کی نہیں سچہ و زار میں فرق کار فرما کی وہ محتاج یہ خود کار گزار کس طرح یا رتھی دون میں یہی تشبیہ کیون سمجھا وہ رقیبوں کی برابر محکو	اک ذرا سا بھی تو دونوں کی نہیں تال میں فرق اتنا ہی ابرو و شمشیر ستم کار میں فرق ہی بہت بھی بہت رین اور زار میں فرق کچھ نہ بھی آتا جو نظر اسکو گل و خار میں فرق
---	---



اس قدر طرز پر استاد کے کر مشق وقار نام کو ہی ہی شاگردی کا اشعار میں فرق		
--	---	--

	رویت کاف	
---	----------	--

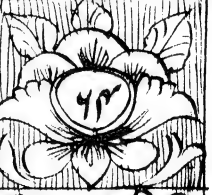
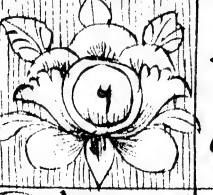
لب بھی فی نہیں تیا ہی کا فرب لب تک کہتی ہو آئی کو کل صبح کی آؤ کی ضرور سیب نگہا ہوا اس فے کا بُرا ہوتا ہی	پونچنا ہو گیا معلوم بھی مطلب تک آج جینی کی علامت نہیں میری شب تک زلف آئی نہ دوا می جان غنچہ تک
---	--


گر جلا دی مردی کو تو عیسیٰ کی طرح ایک نہ کر دے گا میں نہ بردستی سے جبکہ تہذیب سی سگ کو بھی بکھتا نہیں	شہرہ ہو جائی ابھی شہر سی لی مغرب تک پیش جائے گا ترایار بہانہ کب تک نسبت غیر بھلا تو مری آتا لب تک
---	---

ایک دشت بھی ہر روز جو ہم کہتے وقار کئی دیوان چھپی ہوتی ہماری اب تک		
---	--	---

رویف کا و فاسی		
----------------	--	---

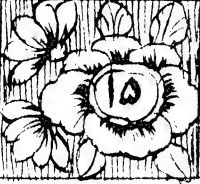
جسم و سکا بھی فانی میں سنخ خدا کا رنگ اپنی ہی موی جسم نہ ہو کا ہی سانپ کا ہی ل میں اشیانہ یہاں نشی و ٹھائی سراپنا اپنے ماتہ سی کا مانا نے نے	کس طرح دست پایہ چمی کا حنا کا رنگ آنکھوں میں چہار باہی جو زلف و تا کا رنگ بگڑا ہے باغ و ہر کی اب تو ہوا کا رنگ لایا گل لال ابرو پر اونکی بلا کا رنگ
---	--

نقشا مرا جو باغ سخن میں جا و تار او کھڑی ہو نسیم کی بگڑا صبا کا رنگ		
--	--	---

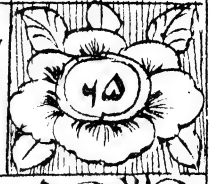
رویف لا م		
-----------	--	---

میں بن کہتا چڑھاؤ قبر پر کس کے پہول عکس چ جائی اگر تیری سنہری رنگ کا اکسوہیں ماندگان خلق کی غمخواریاں کہدیا ہنسی ہوا خواہی سی تم مختار ہو	لیکن اپنے ماتہ سی تم چاہو جس کے پہول پہول سونی کی بنجین ہرین سپرین مس پہول قبر پر لاتا نہیں کوئی کہی مفلس کی پہول جان جان لیتی نہیں ہرین تہ سی جس تسکی پہول
--	--

گنگ سن داغ بر دل لالہ نرگس چشمت
تیری آگے اب جمائیں نگ اپنا کسکی ہول



پہول اس گل نی لیا جب تہ سی میری وقار
مرگئی اعدا مگر تھی ونکی حق میں بس کی ہول



رویف میہم



بلبل و تیری کولڑوائے ہو تم
نقش میہ لہجہ سے مٹوائے ہو تم
میرے پہلو سے جو اوٹھ جاتے ہو تم
حشر کو دیکھو نہ کہاں جاتے ہو تم
پھر یہ کیا غم کہ دھکاتے ہو تم
وصل میں بھی یار شرماتے ہو تم
قتل کے کیوں بعد چیتا تے ہو تم
دل کو پھر گیسو میں اوجھاتے ہو تم
پہپ کر آنکھوں سے کڈ جاتے ہو تم
موت ہو جو یان نہیں آتے ہو تم
دل مر رہوے میں تڑپاتے ہو تم
قہر کرتے ہو ستم ڈھاتے ہو تم
جلیان پہ آج چمکاتے ہو تم

باغ میں جب سیر کو جاتے ہو تم
غیر کو خط مجھ سے لکھواتے ہو تم
درد و غم ہوتے ہیں اکثر ہمنشین
آج کو چپے تے ہو مجھ سے چپ ہو
تم ہی ان آونہ ہم جائیں و مان
جسم و جان کے گلہڑی اچھی نہیں
جو رکرنے کے نہیں میری وفا
آج پھر گوندھتے ہی جو عنبرین
دیکھنا ہے کب تلک مثل نظر
بخت ہو وقت دیر ہو جو پہر گئے
ہے عوض جلوئے خلوت میں جیا
غیر سے ہنس کر رولاتے ہو ہمیں
خرمن ہستے کے پھر تیجھی پٹے

سرمہ ہو جاتے ہیں پس پس کر گھر جب چمک و زندان کی دکھلاتے ہو تم

بات ہستہ بھی کر کیے و قمار
تو وہ کہتا ہے کہ چلا تے ہو تم

لے کے اونکا نام بڑاتے ہیں ہم
ورنہ خاطر میں کسی لاتے ہیں ہم
پچھ کر کمت ابے بجا لاتے ہیں ہم
بے بھر ہوا گلزار کی کہاتے ہیں ہم
دور سے اوسکے سر کو ٹکراتے ہیں ہم
نقش پا کے طرح مٹ جاتے ہیں ہم
سنبستان کی طرف جاتے ہیں ہم
اپنے جامی سے نکل جاتے ہیں ہم
رات دن قاصد کو دوڑاتے ہیں ہم

جب شب ہجران میں سو جاتی ہیں ہم
اپنے نازک دل سے بجاتی ہیں ہم
دل کے دم پر جبکہ چڑھ جاتے ہیں ہم
بے بھول سے عارض کی ہی دل میں ہوا
رکے ہیں بکبھی کنڈی چڑھی
خاکساری سے رہ احباب میں
لے اوڑھی سے زلف پہچان کی ہوا
دیکھ کر اوس گل کو بوئے غنچستان
بہانتے ہیں وہ نہ آئے گا مگر

پس سے جاتا ہے جب وہ ای وقار
ہوش میں بیرون نہیں آتے ہیں ہم

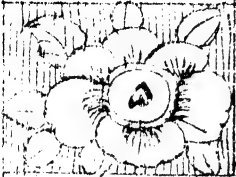
رویف فون

سبھک شمع روشن کو پیرانی لپٹی ہیں
حیا کو تم سمجھ لو اور وہی ہم نبٹی ہیں

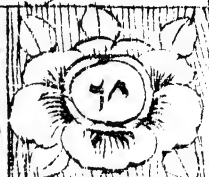
نقاب نیچے تا بان سے مہ اوٹتی ہیں
تکلف بے طرف امی جان عالم یہ ریبا

کہیں تی ہیں نگہی و کہیں باؤ نکو پستی ہیں
کہ طلی کرتی ہوئی جسکی جگریشاؤ نکو پستی ہیں
مرو کی روش بڑھتی ہیں شکل بد کہیں ہیں

نہیں معلوم سر پر کسکے یہ نازل بلا ہوگی
بیان کیا کیجی اونکی شب گیسو کی تاریکی
وصال ہجر ہیں اس غیر خج رشید کی دنیا

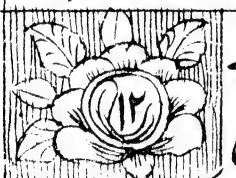


وقار از بسکہ خوش رہی مضمون مصححان کے
ورق یوان کی صلی کی طرح باہم چپٹی ہیں

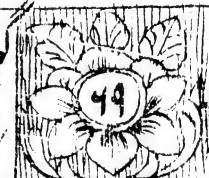


کسی محبوب کی اونی نہیں ٹہ کر نکمین
اتھی سخم بیتجی عاشق کی مکدر نکمین
سرخ بی فائدہ کہیں آپنی رو کر نکمین
خال مرغ جبین بدر ہی اختر نکمین

چشم بد و روہ ہیں آپکی خوشتر نکمین
لطف فرمائیے گا تو تیا خاک پا کا
آنکھ پہوٹے جو کسی کی بھی طرف کیا ہو
لکھشان رنگ ہی رخ مہر بلال بروہ



گوش گل غنچہ وہن زلف بنفشہ ہی وقار
رشک شمشاد ہے قدر گسجہ آنکمین

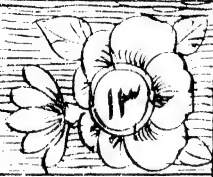


سخت کافر ہیں کعبہ ہاتی ہیں
آتش صحر کو بھڑکتے ہیں
فتنہ سوتا ہوا جگاتے ہیں
ہم سے نالے کو آزماتے ہیں
پیر ہن مین نہیں سماتے ہیں
آپ ہنسکر ہمیں ولاتے ہیں

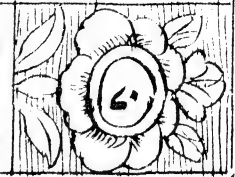
دل ہمار صم ستاتے ہیں
شعلہ خود مرا جلاتے ہیں
وہ کڑے سے کڑا بجاتے ہیں
دیکھ کر توڑاونکے تیرن کا
پہن کر ہم قباے عریانے
دل لگانے کی یہ سزا پائی

طوق منت کے وہ بڑھاتے ہیں
تیرے سر پر سے ہم اوڑھتے ہیں
آگ گلزار میں لگاتے ہیں
کہ جلاتے ہیں کہ بجھاتے ہیں
رات بھر پہولون میں بساتے ہیں

باندھنے کو گلے ہزاروں کے
تو وہ صیاد ہے کہ طائر جان
اک گل تر کے یاد میں نالے
نالہ گرم و سرد و شمع مزار
خط جو اس گل کو بھیجتے ہیں ہم



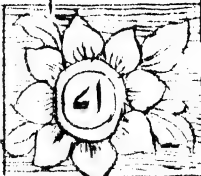
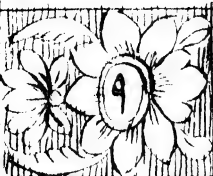
اب نہ کیسچو و فتار ناکہ سرد
یہ خبر گرم ہے وہ آتے ہیں



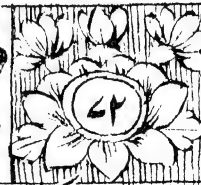
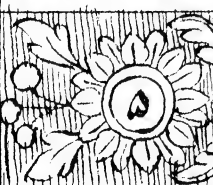
اک آئینہ رو کا مبتلا ہوں
دھوکا یہ ندے کہ آشنا ہوں
ناچینہ غلام آپ کا ہوں
نظرون سے کسی کی میں گرا ہوں
اک پردہ نشین کا مبتلا ہوں
بہولے سے کبھی اگر ہنسنا ہوں
گلخن کے میں خاک سی بنا ہوں
مکار وہ ہیں میں بیسرا ہوں
کتا میں نہیں لکھا پڑا ہوں
دیوانے کی طرح بکے ہوں

کس شکل نہ حیرت آشنا ہوں
میں دشمن جان سمجھ رہا ہوں
کس منہ سے کہوں کہ آشنا ہوں
اوٹھنے کا نہیں غبار میرا
خوش آئے یہ کس طرح سے عالت
برسون میں پہرنے رو لایا
فرصت نہیں آہ آتشیں سے
کس طرح نبے بتوں سی یارب
یاں کو ہے شاعری کا دعویٰ
فرقت میں کسی پری کی و نرات

مانند حباب گہر بن کر ^{۴۴} ق اکدم میں بگاڑ ڈالتا ہوں
 ہے نام اسی کا نفی و اثبات موجود کہے کہے فنا ہوں

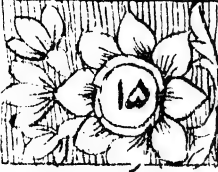
جو یاد رہے و قارِ شعار   ^{۴۱}
 میں دل سے اونہیں بھلا رہا ہوں

وہ گائے دیتی ہیں ہم واہ واہ کرتی ہیں
 بڑھی یہ ضعف کی قوت گہٹی جو عمر کی دن
 چمکے کرتی ہی مانند برق آتش بہت
 فقط شرک سی ہی قدر دیدہ عشا
 ضعیف کو وہ قوی سی سمجھتی ہیں بال
 بنی ہی نرگس شہلا ہمارا قطرہ شک
 نرکو عارض زلین یہ سبزہ خط کو
 ہماری تیغ کا ہم آئینہ چاہتی ہیں
 مثل ہی آن سپنسی میں نباہ کرتی ہیں
 اٹھی تو ہای جو بٹھی تو آہ کرتی ہیں
 جدہ یہ شعلہ عذار اک نگاہ کرتی ہیں
 جو چاہہ خشک ہو کب سکی چاہ کرتی ہیں
 جو گاہ کوہ پہ بینا نگاہ کرتی ہیں
 جو یاد گر یہ میں چشم سیاہ کرتی ہیں
 چمن سے دور سب اپنے گیساہ کرتی ہیں
 نہ آب چاہ زرخدان کی چاہ کرتی ہیں

وقار حسن ہی لاگ دانت عشق کے ساتھ   ^{۴۲}
 ہم آہ آہ تو وہ واہ واہ کرے تہیں

کون ہے جسکو عشق یار نہیں
 شوخیوں سے تری شرارت کی
 تیری الفت نہیں لگا وٹ ہے
 کے سہ پر اجل سوار نہیں
 سر و کب گرے شرار نہیں
 اس بناوٹ کا اعتبار نہیں

برق دم گئی بجلیاں دیکھیں جو مرے ضبط میں تیرا نہیں

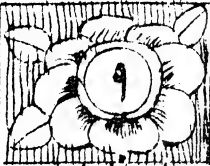


آوے وہ نہیں ہیو لا ہے
جسکو پاس سخن و تار نہیں

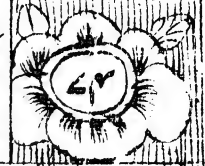


سیم رکھتے ہیں نہ ہم لعل کر رکھتی ہیں
قید ہستی میں عدم کو یہ مگر رکھتی ہیں
جسکو دیکھتی ہیں اپنا ہی کر رکھتی ہیں
لعل تہیلی میں درجک میں کر رکھتی ہیں
پختہ کارون کا مقولہ بھی میں عشق میں نام
بہول کر بھی کیا تونی کہی یاد نہیں
اور تو پاس نہیں رکھتی ہیں کچھ اپنی ہم
مثل گل سرخ صد چاک ہو او کا سینہ
معبربات ہو کیا انکی کہ غنچہ کی طرح
غیرت نہ ہی رخ غیرت شب ہی کیسو
ہزبان قید مکان ہی میں نادوسی ہی
چاک سینہ سی ہو گل کی یہ نکتہ معلوم
تا برق ہی یہ قصہ کے خبر آتے ہے
کام آتی نہیں اپنی کہی عورت اپنے

جو دو کو تیغ حوادث کا سپر رکھتی ہیں
ظاہری جسم میں پوشیدہ کر رکھتی ہیں
انگہ کی دور و نہیں جا دو کا اثر رکھتی ہیں
اشک رکھتی ہیں یا سخت جگر رکھتی ہیں
آڑ میں رکھی وہ اپنی کو مگر رکھتی ہیں
رٹ تری نام کی ہم آہ پہر رکھتی ہیں
اک فقط باتہ میں الفت کا ہنر رکھتی ہیں
جو کہ غنچہ کی طرح مٹھی میں رکھتی ہیں
جب بان زیر زبان یہ گل تر رکھتی ہیں
یاد ہر ایک کی ہم شام و سحر رکھتی ہیں
نکتہ گل کی وشن وشن پہ کر رکھتی ہیں
نالہ زار ہی بلبل کی اثر رکھتے ہیں
گو خبر اپنی نہیں اسکی خبر رکھتی ہیں
آہ و کہنے کو ماننے کر رکھتے ہیں

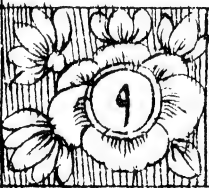


عشق ساقی مین و قار ایسی ہوئی کیفیت
پاؤن کا ہوش نہ ہم سر کی خبر کہتے ہیں

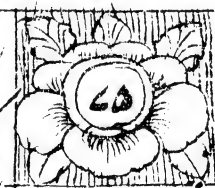


فضل خدا سی کبھی نہیں مین نہیں
بنی چلے یہ کمان ہی تیر و مین پر نہیں
آتی ہنسی کب آپ کی دشنام پر نہیں
لب خشک یان نہیں مین کہ یا چشم تر نہیں
کس ات انتظار ترا تاحر نہیں
یہ وہ شب فراق ہی جسکی سحر نہیں
کس شب کچھ چاند سی منہ پر قمر نہیں
ہی حرف بار گیتھارا مگر نہیں

کس مری کنار مین وہ سیمبر نہیں
ظاہر مین ظلم و جور کا اوکی اثر نہیں
لگتی ہلی پہلی تمہاری بڑی ہی بات
کیون مین ہو سیر بحر کی کیون ہو امی پر
کس دن مین نامہ و پیغام تا بشام
ای حسرت وصال تری عمر ہو دراز
کس دوزخ عشق سی جلتا نہیں ہر
ہانگی بھی جان نہیں مین بٹانوں کا



دکا و قارا و سک و جو مین نے تو یہ کہا
کیون ہم کسی کی گھر مین کیا اپنی گھر نہیں

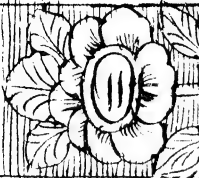


ہرگز نہ عنکبوت کی باز آئی دام مین
ترباق ہو کہ زہر ہلاہل ہو جام مین
ہو تین بلندیاں اگر ابروی شام مین
مین ہو زنامہ باندہ ون بال ہام مین
صبح وطن کا لطف ہی غیبت کی شام مین

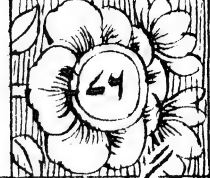
دشمن ہی اعتراض کی کیون انتظام مین
ساقی نہیں وہ شوخ تو پہر محکوا یک ہی
اوس سحر کی ناخن پا کا جواب تھا
وہ کرم شجر رخ کی دھو کی مین کپڑ مین
دل پیوین پیارون کی عیب ہم غلط ہوا

شہباز آج آہی گیا پادام میں
دی خیر میکدہ کی گل ترک کی جاہ میں
عقلا کی ساتھ بخ بھی پینسا میری ام میں

آیا وہ فاختہ کو ہمارے مزار پر
ساتی گل گلاب ہی جس می کا نام وہ
موزون ہوا ہی وصف ہن کا کمر کی سائے



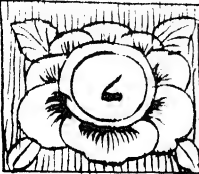
یہ روشنی طبع کا ہے فیض ہے وقار



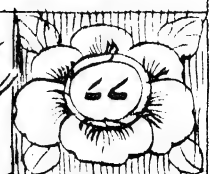
حیران ہوں مثل آئینہ اپنے مقام میں

اہل ایساں گھر گیا کفار میں
حشر کرتے ہو بیافستار میں
پہل بھری بین کیا بت عیار میں
کلبک کا ٹائے نہیں فقار میں
زہر گہوا لاشہ بہت دیدار میں
دل پیسے ہیں زلف عنبر بار میں
کچھ تہہ خنجر کی پانی دہار میں
کیا ہی اب تیس زور و نار میں
ہے زمر و سادہ بان مار میں
بو گل ترکے نہو گی خسار میں

پہنسیں دل زلف عنبر بار میں
کتنی بے غلخال پامی یار میں
دل پہل کر صاف جاتا ہے نگر
جب چلے تم یہ مثل ٹھہرے غلط
میں نے دیکھا آپ کڑوسی ہو گئی
کنکھی آہستہ کرو امی جان من
تشنہ لب دی جان کشتون فی تری
تاب عارض سے زمانہ جل گیا
حلقہ کیسو میں سبزہ کان کا
فائدہ حاسد کو کیا تقلید سے



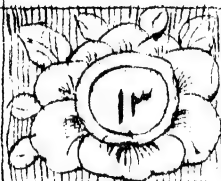
عشق میں کیسو و عارض کے وقار



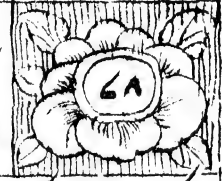
کہ حلب میں ہوں گئی تاتا ر میں

چمکا فروغ مہر مگر ماہتاب میں
 سخت سیہ فی مجھ کو پہنچا یا عذاب میں
 کیا سوچتا ہی دوسرے جام شراب میں
 دیکھی نہیں وہ وقار و محل کے خواب میں
 صندل ملا دیا ہی رگوں کو کر شہاب میں
 کیا کیا نہ لاک رنگ ہی تار باب میں

نکدہ ہی رنگ عارض جانان شہاب میں
 سودہ ہی زلف یاسمی ہون پیچ تو تاب میں
 ساتی و گنج شہن میں کار شہاب میں
 نرمی ہو جو اس شکم صاف کو نصیب میں
 یہ جسم یار کی ہی پسینہ کارنگ و بو
 رگ رگ میں جسم رگ کی نالہ کی کوک ہی



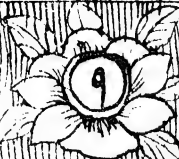
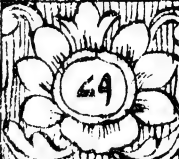
ساتی کی حسن ہنر کا یہ فیض ہی وقار
 ہی رنگ بوی بنگ جلوہ شراب میں



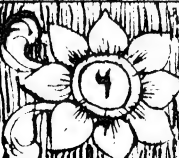

زہر ہے مار سیہ کا زلف عنبر بار میں
 بی نقاب آیا جو وہ شک حیرن گلزار میں
 جبکہ او بچہ میں مہلبیان بالی کی لفت میں
 وہ حرارت ہی ہماری آہ تشہار میں
 کیا جلانی کو نہ تھی گرمی تری فتار میں
 ہی خیال شعاع زخسار چشمہ زار میں
 کیسے کیسے برق چمکی ابرو دریا بار میں
 ہم رہی ہو وہ کمرہ یون دیدہ خونبار میں
 بہوت ہو کر ہی نہ پٹکا کوئی کوئی میں

تیغ کی برش اچھی سکی ابرو و خمدار میں
 تختہ گل و اغ حسرت فی بنایا لالہ زار میں
 غرق گرداب پریشانی ہو اس میں بقیر
 پانی پانی آتش و زخ ہی جسکی شرمی
 تو جواب کرنی لگا اکھیلیوں سی پیمال
 کیا تعجب ہے اوڑھین گرا شک سی چنگار
 بال و ہیکل ہوئی آئی جو نہ برقت غسل
 جسطرح اطفال نی میں لگا دیتی ہیں
 اسقدر لوہا مانی ہوئی ہی ہر قریب

جٹ ہر شک شمع بیٹھا پہلو اغیار میں شام سی جوت سحر بوسہ ہی کی تکرار میں چمپ ہی جای مرغ قالین کے منہقا میں	آگ بھڑکی سینہ میں تانفس سے لوا وٹھی کیا ملی پہر وصل کی شب خواب شب کلام دل میں اگر جاؤں ہاں فرسی سمٹ کرید غی
---	---

	حضرت تسلیم کا شاگرد میں ہی ہوں و قارہ کس طرح سی کہونہ باریکی مری اشعار میں	
---	---	---

عند لیب لار کا شاید کہ ہی قل باغ میں زلف کی خم دیکھ کر بکھرا سی سنبل باغ میں نکلت نسربین سہی اندا جای گل باغ میں آب خجالت ہی می ہی آتش گل باغ میں نغمہ بلبل بنا شیشہ کا قفل باغ میں پاس گل کی چھپی کرتا ہی بلبل باغ میں بیکلی سی چٹکیاں ہر غنچہ گل باغ میں سرو پایا ہی نوا و باتو گل باغ میں	شور محشر سی ہوا ہی آج کل غل باغ میں دکھیتی ہی می رنگین پت گیا گل کا جگر گریہی امسال ہی طغیانی سیل ہمار دیکھ کر اوس طغیانی پور کی گرمی حسن ساغری شک گل ہی ستائیں کے لیل محفل محبوب میں کیونکر نہون ہم نا کش جبکہ لستا ہی جلازی وہ بجاتا ہے وہین گوئی و نیاید نہیں آزاد ہی جس سے
---	---

	ہانتی مجھ کو نہیں بین ی و قار اہل وطن مرتبہ کا ہی گل تر کی تنزل باغ میں	
---	--	---

مرا عا حسنی کا طریقہ نہیں کوئی اونکی خط میں جو نقطہ نہیں	ترا مصراے کا شیوہ نہیں یہ نکتہ ہے ہیں سادہ رو وہا ہی
---	---

تزو دے اسمال نامہ کا کیا	مری بات کا کچھ نوشتہ نہیں
یہ بے بار حسرت مری نعش میں	اوتھانے کا یار و نکو چارہ نہیں
بہت موٹنگائی سی یہ جہل ہوا	ترے خطر رخ کا لفافہ نہیں

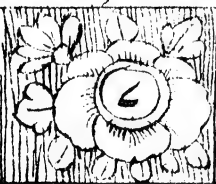
۸۱	کے خوب اشعار تم نے و تار	۹
	زمین سخن کو شگفتہ نہیں	

یاد و ندان میں یار روتا ہوں	گوہر آبدار روتا ہوں
نہیں کہلتا ہے اسکا تار مجھے	کس لیے بار بار روتا ہوں
آٹھ آٹھ آنسوؤں سے دو دو پہر	کس سے ہو کر دو چار روتا ہوں
یاو آئے ہیں کے زلف و عذار	میں جو لیل و نہار روتا ہوں
غیر مانگ اپنے آشیانے کے	باغ میں اسے ہزار روتا ہوں
تیغ کھائی ہے جسے ابرو کے	دیکھ دریا کے دہار روتا ہوں
چشم آتے ہے جب تمہاری یاد	پھوٹ کر زار زار روتا ہوں
نالہ کرتا ہوں یاں سی ہشامی برق	بھاگ ابر بھار روتا ہوں

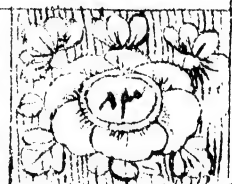
۸۲	لب و ندان کی یاد ہے جو قار	۱۳
	اشک کہ گمشدہ ار روتا ہوں	

جاتا ہی اپنی دل سی خیال افغان کہان	جو آتشنا ہو ضبط سی ہی نوبان کہان
آزاد جو ہیں اونکو ہی قید مکان کہان	مرغ نگاہ پاک کا ہی آشیان کہان

<p>آتا ہی زندہ پتیر کی فراغ کمان کمان پہر آہ آتش کمان میں جستہ جان کمان نشان کمر جو دیکھی تو ہی نشان کمان منہ ہی نکلتی حرف پہن خاطر نشان کمان ہوتا ہی آتش گل تیر میں ہوا ان کمان پلہ پہ پہنکی تیر ملائم کمان کمان شیشہ میں ہے باوہ کلگون کمان کمان تیری کمر ہی مجھسی سوانا تو ان کمان ڈھونڈا نہیں ہی تجھ کو مرجا کمان کمان لیجائی گا کمان ہی مجھی آہمان کمان اونکی دہن نہیں ہی تو میری ان کمان</p>	<p>مرگان کا خال گوشہ ابرو کا ہور حریف خاموش مثل شمع ملی ہی مجھی زبان مانا وہن ہی یار کا اک بی پتی کی بات فراو کسل سید یہ تم سے لگائیں دل سبزہ نہیں ہی گا لون چہرت خدائی ہرگز نہ آہ میں قد پیر خم کے ہوا اثر ظاہر ہیں اونکی راز لطافت سی جسم کی میری عدم پہستی کی ہیں بگنیاں بتخانہ میں حرم میں کلیسا میں یر میں لایا عدم ہی ہستی میں اب اور قصد ہی منت کش جواب نہوگا مرا سوال</p>
--	---



ہی اسکا نام تشکری یاد رکھ وقار
 خال سیہ کمان لب شکر نشان کمان

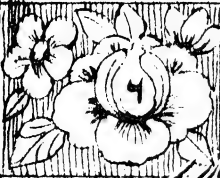


ہر نخل بنا ہی شجرہ طور چین میں
 اسد ری غور بخوان ہوئی مشہو چین میں
 کس تیج سی کاٹی شجرہ بچو چین میں
 چلنے کا چلا او سکی جو مذکور چین میں

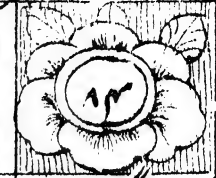
کینچین میں جو آہن بوجو چین میں
 نالہ کامری طرز اوڑا قمری بلبل
 سنبل ہی کما قصہ کیسوی پریشان
 بیہوش ہوا کبک لگا ٹھوکرین کمانے

چمکا کسے خسار کا ہی نورِ حجبِ میں
نبی تیری کیا جب ارنجورِ حجبِ میں

نبی وجہ نہیں آج چکا چوند گلون کو
کا نہ لکھنے لگا آنکھوں میں اک گل

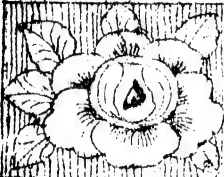


اک گل کی حضوری میں قارِ آج مقرر
یہ شعر ہیں پڑھنے بھی منظورِ حجبِ میں



یہ تیر وہ نہیں کہ کری گھر کمانِ سین
ای کاش لکنت آئی نہ میری بان میں
قائل کی تیغ کہتی ہی اپنی زبان میں
ڈری ہیں آفتاب ہماری گمان میں
پود ماہو بان نیا کوئی میری مکان میں

ٹکرائی کی نہ آہ مرے آسمان میں
کرنے ہیں آج عرضِ محبی نالہِ حزن میں
دینا فرضِ ہر دہنِ نخم کا جواب
رتبہ کہی کسی کا گستاخ نہیں ہم
سینہ میں میری ہو کسی بوٹہ سی قد کی یا

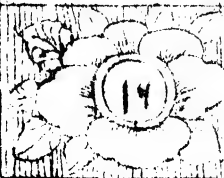


ہی ذوالفقارِ عہدِ وای وقارِ وہ
موزون ہوئی ہی بیتِ عہدِ وای وقارِ وہ



ہی موجِ خیز بادہ گلگونِ ایاغ میں
عالمِ ضیائی مہر کا ہی داغ میں
خود دلِ مخراب ہی میری سراغ میں
بتی بنی ہی خنجرِ برانِ چسراغ میں

ساقی کی بولسبی ہی ہماری باغ میں
سینہ خیالِ یار سے مطلع ہے نور کا
ایسا میں کہو گیا ہوں خیالِ حبیب میں
بروشن ہوئی یہ بات کہ پڑ انون کی لپی

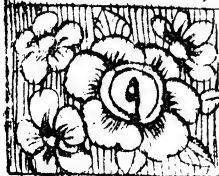


آتی ہیں لال لال کسی گل کی یاد لب
جا کر وقارِ روئین کی ہم لعلِ باغ میں



کچھ گیا ہی آئی جب از مطر بگن میں
 کسکو میں اچھا لکھوں کسکو میں لکھوں بُرا
 اوٹتی ہی نالوں کی آندھی کہی ہو بیتاب دل
 قمر ہی وہ نرم دل ہو سخت بی مہر اسقدر
 اسی صنم ثابت ہوا اقراسی تیرا دہن
 عشق ورزی شکت و سہنج چاکی بیخودی
 تیری خلی سامنی ہو منہ یادینہ کا ہے
 سینہ بیتاب میں ٹھہرے در و ہجر یار
 دی نہی دیتی ہو گرو سے کوئی خیرت حسن
 گردنش چشم صنم فی قتل عالم کو کیا
 محتسب کے آن تو اوی کی تمہاری چشم
 بوٹھ می پستی نہیں ہی گہن میں ماہ نو
 دیر تک چوسا کسی کسنی دہانِ خم سے
 وقت ہی زندہ کرو عیسی کا مہرہ مجھ سے
 دیکھتی ہی جھکو ہٹ کر اسقدر ایجا کچن

جذب مقناطیس کا تھا نغمہ زن کی تان میں
 زلف اپنی شان میں گیسو ہی اپنی شان میں
 لومری کشتی ہو کی آگئی طوفان میں
 یاد کر می ل کہ او سلو کیا لکھا نسیان میں
 کہنی کو یہ سہی گویا معجزہ احسان میں
 پادشاہ حسن فی لکھی مری فرمان میں
 لب پہوسر سبزیر سرخی کھان ہی بان میں
 میزان معذور ہی غیرت نہیں مہان میں
 دیر کرنا اسقدر کیا چاہی حسان میں
 برش شمشیر گویا جزو ہای سان میں
 آن اگر دیکھی گانا ہد جان ہی گا آن میں
 آپ ہری میں مجب میں ایک مدان میں
 آب تک باقی نہیں قاتل تم ہی پکان میں
 تم ذرا آؤ تو آئی جان میری جان میں
 آج کیا پہونکا شریون تمہاری کان میں

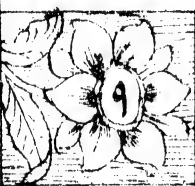


میں مراد باد میں مجھ سے ہزاروں کور ذوق
 کیا بھی صاحب سخن ہیں ای وقار ایران میں

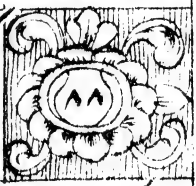


وہ پری تصویر مضمون لکھی تیر شان میں
 واسطی انسان کی ہی وصیت عین شرط
 زلف کا فرو لکھین کی لام ہم اسلام کا
 یہ ای کہ میں کوچہ کی گردش چوڑوں
 عاشق جانباڑ کو عارض کا بوسہ دیجئے
 جو ہر آئینہ کا عالم نظر آنے لگا
 بن گئی ہی آنکھ میری آرسی کا آئینہ
 یہ اجاری میں نہ عیش کی حاصل ہوا

سیر ہی از رنگ مانی کی مرئی یوان میں
 ورنہ کیا انسان میں جو میں حیوان میں
 ہی یہی رکن کین بیان کی ارکان میں
 اس لہی پہنچی ہیں و سنی پان ناگوان میں
 نام پیدا کبھی امی جان جان احسان میں
 یہ پڑی تار نظر کی نقش و سکی ان میں
 یہ جانقشا تحیر کا مہار می بیان میں
 جان مہرانی میں ہی اور دل مہاوان میں



کس طرح میں ایک سمجھوں لف دیکھو کو وقار
 شان میں مشرک کی کیا لکھا نہیں قرآن میں



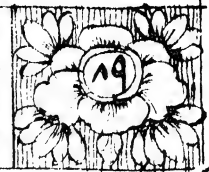
مثل دیوانہ نہیں ہوں اپنی پہچان میں
 اصفہان سی تیرہ بختی لائی ہندستان میں
 فائدہ کیا ہی ہیں نقصان کی اعلان میں
 منفعت کی تھی توقع آگئی نقصان میں
 نطق ہی کا فرق ہی انسان میں جوان میں
 کیا چیز ہی پرتی ہی اکالی پرچی بیان میں
 سبزو خط کو ہی دیکھیا یار کی لمعان میں

یاد جو کہہ تما وہ لالہ ہون تہا رعی ہیان میں
 والہ چشم سخت گوزلف کا عاشق ہوا
 گو کہ یہ ہر لو کی گرد وین پر قصان نہیں
 دل کی آتی ہی گئی تابے توان ہوش خرد
 دیکھ کر خاموش مہکو طعن سے کہتا ہے وہ
 ہی ہمازی نغمہ میں جلوہ کسی کی زلف کا
 تنگی کلیوں کچھنوں گا ای جنوں ابلی برس

کسکا کمانا شک سی چو ہی مین ہی ہاتھ وہ سجتا ہی کہ کچھ چوہا ہی پڑ کر بان مین

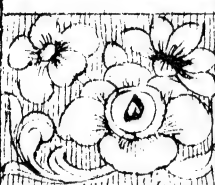


ہی مین ہی پن سی دشمن کو مین مین ای وقار
ٹوک کر یارون گا او سکو ایک ن میدان مین

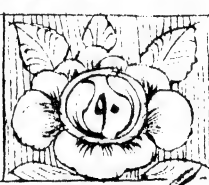


منتیں کرتے ہیں گہرا تے ہیں
یہ حسین قہر و ستم ڈالتے ہیں
اچھے ہو کے بُرے پہنچاتے ہیں
ترجہی نظرون مجھی دہکاتے ہیں
آفکھ مین دل مین جگہ پاتے ہیں
تو تے کے طرح بدل جاتے ہیں

کبھی دم پر جو وہ چڑھ جاتے ہیں
ہو کے بت خانہ دل مین آئے
دست عشاق سے تنگ آکی حسین
بوسہ مانگوں تو وہ بد لیں تیور
ترتیب حسن سے ہے خوبون کا
یہ وہ عشوق ہیں دم مین آنکھیں

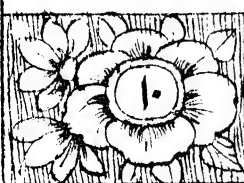


آئے کیا او کو وفا یاد و قسار
قتل کے بعد جو پہنچتے تے مین

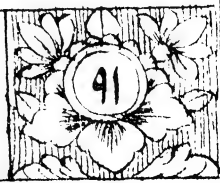


مین از ہیری مین جان کوتاہوں
زلف و عارض کی غم مین کوتاہوں
سے دامن کا دلغ دہوتا ہوں
اپنے پھر نفستد جان کو کوتاہوں

یا دگیسو مین یار روتا ہوں
کیون نہ رنگ سر شگ طوسی ہو
زہد مین ہی ہی میری کیفیت
آج پھر ڈھونڈتا ہوں مین او سکو



آج جاگا ہے بخت اپنا وقار
او سکو لے کر بغل مین سوتا ہوں



سنتا ہی کون کس سی ستم کا گلا کرین
 فتنہ اٹھے جو دید کا وعدہ فا کرین
 بوسہ رخ صنم کا نہ لین بے وضو کہی
 مہدی لگائیں سامنے اغیار روسیا
 بسمل نہیں ہیں کشتہ شمشیر نازین
 احسان کسی کا اوٹہ نہیں بکتا بخی صفت
 دولت جنوں میں بھی ستم سی لگی ہوئی
 رست حنائی میں یہ بیضا بنی جو پھول
 اسد کیا نہیں بن جو ہون ہم بتوں کی رام

عاشق سوای صبر ہلا اور کیا کرین
 قامت کہائیں تو قیامت بپا کرین
 قرآن کا پاس چاہی ہم پارسا کرین
 ہم پسکے اشک خون بہائیں تو کیا کرین
 زخموں ہی خون بھی تو طلب خونہا کرین
 ہم کیا سمجھ کی خواہش ظل بہا کرین
 سونی کی بریان ہوں گر ہم دعا کرین
 بیعت خوشی ہی ہوئی معجز نما کرین
 انکی ہو چکی انسی ہ صدمہ سا کرین

اسید وصل یار پہ جیتی ہیں ہم و قار
 کہتا ہی اون سی کون کہ وعدہ وفا کرین

۱۱

۹۲

نامزدوں کی لوٹ مچی قول یار میں
 ہر ایک اس میں نایہ صد گرد باد ہے
 مرنی کی بعد بھی نکمی روشنی قلب
 کوئی کسی طرح کی نہیں ہی اسی ہوس
 آنی کو آپ آئیں گی لیکن یہ عرض ہے
 ہوگی تلاش وعظ و کتھا خان کی حشر

لذت جو عشق کی ہی وہ ہی انتظار میں
 ناچیز سے جو ذری ہیں میری غبار میں
 آئینہ سا لگا ہے ہمارے مزار میں
 سینہ میں میری دل ہی کہ مڑ مزار میں
 انکار کی ہی تہ رہی قول و قرار میں
 شاید کہ سننے والے بھی ہواں شعلہ میں

لاغر پر اپنے خستہ دندان نما کر واعظ کی زینہ سارنمین کی بات ہم بس بس کی شور سی مری بتائی کلین اب دام عنکبوت میں ہنستا سی شاہین	گہر بال کا شوگھل آبدار میں اشراف تو بکرتی ہر فصل بہا میں کہیں نجات تھارت خواب کی کسکو کھاتیں اوجھار ماہون پار کو باتوں کی تارتیں
--	---

سو کھی خزان میں خار کی مانند ای وقار	شبنم کی طرح روتی رہی ہم بہا میں
--------------------------------------	---------------------------------

جب جواب خط عاشق وہ رقم کرتی ہیں جسکھڑی دیکھتی ہیں تیغ دو دم کو اپنی نرم خویون کبھی عشق کی پیش نہوی آہو چشم کی افست میں چمکی وحشت	تو زبان خامہ کی پہلی ہی رقم کرتی ہیں ساتھ ہی انا فقہ کو وہ دم کرتی ہیں وہی محشوق ہیں جو ظلم و ستم کرتی ہیں اپنی سایہ سی ہی ہم شہوت من م کرتی ہیں
---	---

یہ ہی اک بات ہی تہنی کالی ہی وقار	سج کی اپنی خوشی عیش کا غم کرتے ہیں
-----------------------------------	------------------------------------

روایت واو

وہ کون ہی پسند نہ جسکو جھیل ہو گریا دگر یہ میں تری چشم کھیل ہو اُفت دی نالہ شہر افشان نامے کو سینہ پہ سیری دست حنائی جو کہو تم	کیا بات آپ کہتے حسین ہو کھیل ہو آب سرشک آب رخ رو و نیل ہو یہ اور بات ہی جو اودہری پٹی پھیل ہو ہر ایک دل روغن باغ حلیل ہو
---	---

ای جان بید قوت ہو و د جو طویل ہو
احول تلک کہتی ہین تم بعدیل ہو
کیا روز بدین کوئی کسی کا فضل ہو
اندیشہ کا مقام ہی جس کہ میں سبیل ہو
دی ڈال ایک بوسہ کہ زاد اسبیل ہو

سروہی جو سرکش باغی ہوا تو کیا
وہ کیسے کہ آئینہ میں بھی نہیں ہو عکس
آنکھیں چو رائیں گہری فیض پہیر آہستے
آنکھوں کے پر و گل گئے غم سی سرشک کی
ملک عدم کا عزم ہی توشہ نہیں چ پاس

تم سامرا و ابادین کوئی نہیں و قار

۹

احسان زین کرم میں عدیم لہشیل ہو

۹۵

سطے اچھے کرنا پڑا بہ سحر راہ ناہ ہوار کو
چاندنی نی آج ڈنایا ہی مرغی یوار کو
چوم لون گاہین بان خم سی تلوار کو
کس لی ڈھاتا ہی و عظم گنبد ستار کو
اوسکی ڈور و تہنگر شستہ ہی انکی تار کو
کیون لبین بلبلین گلگیر سی منتار کو
داخل کوٹھی پر نہو گایار کی غیار کو
شی جو گہر کیتی ہی وہ جاتی نہیں بازار کو

چاہتا ہے دل میرا تیرے کیسو تھمار کو
یاد ہمارے فی کیا سے در دم جسم تار کو
گزر نہیں رہی ہو دیر ایک ایسا حبیب
بزم زمان میں تجاہد کو گہر کی چڑی ہو
دید و یعقوب چوینا چاہتا ہے شہر سی
ہی گل غرض میں شری شری کی شمع کی شمع
عرش پر کرسی نشین ہو گاہ شہنشاہ
کہ نہیں دیاروں کی آوکی پیٹھ کو چہ نہیں

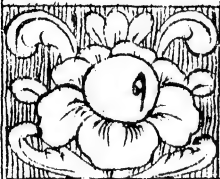
اس میں میں نہ جو کوئی سنہ کی دکھائی وقار

۶

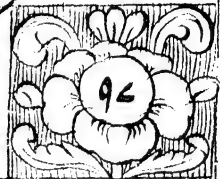
بجز ہی کا حکم ہے تسلیم کے شعار کو

۹۶

غرض کس کو کیو تم اوٹھا د و
یہ میں کہتا ہوں اپس دل مراد و
ٹلے ہم تیرہ روزوں کی شبِ غم
کہا مشک ختن زلف سیہ کو
ستاؤ دل مرا صاحبِ ستاؤ
لب شیرین ہی دو گالی عہد کو
مگر نقش اپنا محفل میں بٹا د و
مگر پوس مجھے ٹھہرا د و
رخ پر نور سے کیسو ہٹا د و
خطا کی میں نے جو چاہو سزا د و
خوشی سی تم خدا کی گھر کو ڈا د و
کہے تو زہر میں میٹھا ملا د و



کہا ہے اس عزیز میں جال کا
وقار اونکو ذرا جا کر کٹنا د و



گلِ خوبے کو کھلا رہنے دو
زیر دیوار پیرا رہنے دو
دور رہے مجھ کو کھڑا رہنے دو
طاقِ نیان پہ حیا رہنے دو
چمنِ عشق کھلا رہنے دو
زہر و آب بقا رہنے دو
دام کیسو کا کھلا رہنے دو
آج تمہ نہ لگا رہنے دو



بکھم مزاج اپنا رکا رہنی نو

لبِ پان خوردہ کھلا رہنی دو
سراوٹھاؤ نہ لبِ بام آکر
گر نہیں پاس بٹھانا منظور
سربام آکے لڑاؤ آنکھ میں
رکھو مہم نہ مرے داغون پر
مہر سے قہر میں ہے زائد لطف
فریہ فریہ اس بچے پہنستے ہیں شکار
ہے قسم تیغ کے گردن کا مری
وہ اگر روٹی ہیں تو تم بھی قتا



تو وہ انسان ہی ایجان جو یاد نہ تجکو مجسا عاشق نہوا ہی نہوشوق مزاج گرمیاں شوق کسی غیر سی میں لکھن مصرع زلف میں دل تو مرا باز دیا ہی مگر	آنکھ کی ساتوین پری میں چہیاؤں تجکو یاد رکھ میں نہ مناؤں نہ مناؤں تجکو انہیں ٹہنڈی تھی آنچوں سی جلایوں تجکو میں ہی سوچ میں مضمون کی لاؤں تجکو
---	---

تو ہی حیرت پریشان ہی ہو جای وقار	گر رخ زلف کا افسانہ سناؤں تجکو
----------------------------------	--------------------------------

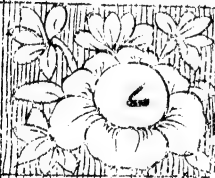
معشوق ہی ہی جسی میل و فائز بندش وہ ہنسی کی ہی جو چشم آشنا حرف غرض ہی لب نہون نہدا آشنا موزون ایک مصرع پر پیچ ہو کبھی ناموس نذر کردہ آغاز عشق یار مکمل نہیں ہی آئینہ میں مور گرگری لب پر سی کا آپ نہ دہبا لگائیے	عاشق ہی وہ جو شاکی جو رجوانو مضمون دکھا ہی جو کانون سنا دل جلوہ گاہ حرص کبھی ای خدا دل میں اگر تصور زلف دوتا انجام سوچتی نہیں کیا ہوئے کیا سینہ میں سیری دخل فریب و دغا قیمت میں لعل سی کبھی نیلم سوانو
---	---

دیوان میں جو وصل کی مضمون لکھون وقار	آپس سی پیر ورق کوئی ہرگز جدا نہو
--------------------------------------	----------------------------------

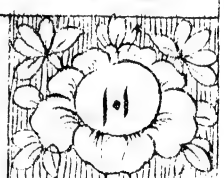
روئے میں جو یاد وہ سے ہو کیا فائدہ قصہ عدو سے	کس طرح نہ شک نیل سی ہو وہ بات کہو جو کام کے ہو
--	---

سنگِ سقیرِ شربتِ ہو
 جب جوسلِ پترانہ پیتی جی ہو
 معشوق ہی کوئے پار سے ہو
 تختون کو ادھی کی صندلی ہو
 انسان نہیں ہو تم پر سے ہو
 قابو میں اگر ہمارا ہے ہو
 ہے ہر جو ذرہ پرور سے ہو
 گر جگر کی شب میں پاندنی ہو
 کس رنگ نہ مج کو پیکلے ہو

سیٹھی ترے باتون پر مٹوا ہوں
 مرنے کے مراد کیوں سنا ہوں
 مشتاق ہے سیر ہی پار سے
 قاتل ہے مراد صندلی رنگ
 مانو کہ مسانوات میرے
 تم آپ سے آپ دوڑے آؤ
 کوٹھے پہ بلاؤ پاس اپنے
 و دحشر کے دن کی دہوپ سمجھو
 بیل کو جو دیکھو پاس گل کے



منہ ہوں ہو و قار و عنبرل میں
 ہر لفظ پہ دل میں گدگدائی ہو



خاک چھید گلیوں کی چنوائی ہو
 فستق سوتا ہوا پونگائے ہو
 پہول کی طرح سے گلائے ہو
 بل کی طرح سے بل کھائے ہو
 دوسرے کے لیے یہ منجھا لے ہو
 دوسرے کے لیے یہ منجھا لے ہو

تم کہیں ظلم سے باز آئے ہو
 رقص میں راگنیاں لائے ہو
 نہ شگفتہ ہوئے آغوش میں تم
 بارگیشو سے چمکتی ہے کمر
 کاٹ کسایا تو نہیں ہے میں نے
 جاکو غائب نہیں جانا باز کے ہو

آپ کے ساتھ وصال آتا ہے

یہ تے سر پہ بلا لائے ہو

ستاروں ہی بہاد کیا ہمیشہ تیج میں انکو
سہلی لیدر لب پہ جبکہ دیکھا دروزان کو
ابھی یہ شہر میں آئیں تھم جاؤ بیا بان کو
بڑے ماجب بڑے خود رو کیا غارتستان کو
نہ پونہی شیر قالدین کا کہی شیرستان کو
کیا جب یا صحرائیں کسی کی مومی شان کو

نذ کیا اشک سی خالی کسی دن چشم گر پائکو
میں سمجھا پوچھیں کہ کلیان میں تیرے تیج
کئی صحرائیں تیرا پک جب شہر میں دیکھا
تیرا واؤ حمد او کس طرح نکلیں گوی صاحب
عدوی ہیز کچھ تقلید سی میری پنائی کا
ہر اکائی کو باندھا دین میں ہمیں پہا لوں کے

ہوا ظاہر وقار اس ترغنی مرغ حق کو سے

کہ انسان پریشرف یاد آئی میں ہی حیوان کو

وحشت نل کا پر اب چاہی کونج کو
شو کوڑن میں بھی فلک نی پنھوڑا مجکو
ہی بہت لطف سی گرد بھی توڑا مجکو
ہو گیا ہی مرادل سینی کا پھوڑا مجکو

بے ہوا یا کے اوڑتا ہوا گھوڑا مجکو
دور پہنچا جو رہ یار کاروڑا میں ہوا
بدمرہ ہو کے ندے سا غرابوہ بہر کر
سج یہ آسنی دیے سانس ہی لینا مشکل

حسرت دیدم مرگ رہے دل میں وقار

نیم بسمل بھی جو قاتل نے پنھوڑا مجکو

رویت مای ہوز

کبت ہو خصارہ روشن کا ہمسر آئینہ غیر کو کہنی ندو منہ عارض پر نور پر مجھ کو حیرت کہوں کیونکر پشانی کا حال گزینیں کیا ہی و نکا عارض حیرت فزا خط میں لکھا اس قدر مضمون می صاف کا آپ سی محبوب خوش منظر کا جلی جتا	جو نہو تیری کف پاس کے برابر آئینہ پہا پسی ہوتا ہی اسی صاحب کد آئینہ رات بہر و کام صبا بستانہ دن بہ آئینہ کس لیے ہی دست شاطہ پیش شد آئینہ بن گئی ہین بال پر جو ہر کو تر آئینہ وقت کا اپنی سکندر رہی مقرر آئینہ
---	--

دی جلا دل کو جلا کر آپ ہمیں اسی قار	صاف خاکستری ہو کر ہو مکدر آئینہ
-------------------------------------	---------------------------------

کہو الٰہ زخم میں تھی ک گر فدا کی آہ نہ کہ ترکان کا جو اس گل کی تصویر ہی مجھی دل نادان ہوا پہ لوٹ کسی ابرو پر خال سرمہ کا لگا پہرتہ چشم کیون قدور قمار کا صاحب کے جو دیکھا عالم زخم لہری سی لگا اور بھی گہرا کوئی بہاگ کیا نہ جفت سر پاؤں چلتی چلتی سینہ طور ہی گر ملک عدم کی اسی دل حسرتیں نکلیں اگر زخم ہو پاؤں میں قار	دکیتی جان تن میں ہی تلوار کی آہ پیش آئی گی مگر وادی پر خار کی راہ کاٹنی پر ٹپی سر سی کسی تلوار کی راہ پہر سیت فی لی خانہ خار کی راہ سرو فی باغ کی لی کبک فی کسار کی آہ کہو ٹی ایجاں نگر اپنی دل انگار کی آہ نہ موطی نہوئی کا کل خمدار کی آہ گہیر کر بیٹھ رہو ترک ستار کی راہ سیر فی دن کو ملی وزن جو ار کی راہ
--	--

تری ہر بات ہی اسی یارِ عمدہ	انوکے چال ہی گفتارِ عمدہ
ہمین نازش ہی اپنی عمدگی پر	ملا نامِ خدا دلدارِ عمدہ
گلِ غنچہ کو اچھا کیون لکھوں	دہن ہی خوب ہے خسارِ عمدہ
جیسی ہی دل میں اک کافر کی شرکان	سمجھتے ہم ہیں گل سی خارِ عمدہ

۱۰۷	و قار اچھی نہ کیونکر یہ عمل ہو	۱۱
کہ ہی شعرون میں بالنگارِ عمدہ		

جو گفتگو ہو تو ہو اپنی آبرو کی ساتہ	نہ کہی ہمسای کوئی بات آپ کی ساتہ
پکڑنا بات کا کیسا زبان پکڑتا ہی	وہ نرم رو ہی بہت سخت گفتگو کی ساتہ
وصال میں تعجب بن بن کی ہ بگڑتا ہی	الہی کیسی نہیں یارِ تند خو کی ساتہ
دل بگرے پری صدہ کچنہ کچنہ پونچا	کہ اشک آنی لگی مل کی اب لہو کی ساتہ
مڑہ چہری ہی نلکہ تیر تیغ ابرو میں	لڑائی کون کرے ایسی جنگ کی ساتہ
شرار آتش داغ بگرے ہے نارِ حسیم	جلے گا خرمین قیام کی سیرِ چہو کی ساتہ
پسند آئی نہ اوسکو ہماری تنہائی	ہمیشہ رکھا ہمیں سنی آرزو کی ساتہ
مریضِ عشق نہ چنگا ہو کہنی سنی سی	یہ داغ جاتا نہیں آبِ شست کی ساتہ
میں ناتوان ہوں اور زخمِ فرہ میں جراح	نکل ہی جائی گا دمِ خنیہ و رفو کی ساتہ
کسی کی تیغ کی ڈوری کا رشتہ لفت	بڑا ازل سے ہی میری رگِ گلیو کی ساتہ
۱۰۸ گری ہو تائی ہونہ خیر پاو کردن کی	و قار ربط ہی کش لفت شکو کی ساتہ

رویت یاسی تھامانی

آہوانِ دشتِ شامِ سحر صحبت رہی
شرح بھی لکھی گئی پرتن میں قوت ہی
نقطہ شک جب لگا مصحف کی کہایت ہی
میں باجس جاوان میری نئی حالت ہی

اوسنی کیا انگبین کہائیں عمر بہرِ وحشت ہے
خط نکلنے پر بھی سر بستہ رہا مضمونِ خط
مصحفِ رخِ خال سرمہ سے نکر زیزر
زیست میں پہاڑ گریبانِ بعدنی کی کفن

بن گئی آئینہ میں موجِ نفس طوطی وقار
محوظ کی اوسکی سکتی میں ہی حالت رہی

مٹایا نقشِ عشرت آن میں نے
یہ کہینچا ہے مگر اوس نازنین نے
ستایا ہے دل اندو کہین نے
مجھے کاٹا ہے مارا ستین نے

کیا ہے ناک میں دم کفر و دین نے
جو عطر گل میں بوبے ناز بوبے
نہیں ہے جو رکاشکوہِ بہاری
ہوا ہے دشمنِ جان یارِ جانی

وقار اک صرعِ قطع ہی شعرے
یہ پیکڑا اوج شعرون کی زمین نے

روندا خاک مری وہ ستم ایجا رہے
ہم بھی جس جگہ استادوں کے استاد رہے
وہم بخود دیر تلک مانی و بہزاد رہے
یہ سخن امی ستم ایجا دوزا یاد رہے

ای خدا یون ہی فلک بر سر بیدار ہے
قیس و فرما و سد اتابع ارشاد رہے
نیکھی یار کی تصویر تو مثل تصویر
مجسا عاشق نلے گانے گانے کا کوئی

حُسنِ جانان کی کہی یاد فراموش نہو
عشق کیسویں ہوئی خانہ زنجیر میں قید
کشور دل میں ہماری ہستی غم کے
لالہ لکھا جو تری آنکھ کو سوسنٹے کہا
حسن پر تکیو یہ غواہ ہے کہ اتراتے ہو
جھمکو گردیکے مری تیغ ہنر کا چو رنگ

قید شیشہ میں ہماری یہ پر نزار ہے
سدا حمد کہ میعاد سے آنا در ہے
یہ بھی اک ٹکرا بہت ہی اگر آباد ہے
اس پہ نگر کس کی طرح میسر ہی اک صا در ہے
عشق کی ہوتی ہی ہٹکار بُری یاد ہے
اپنی جو ہر سی جدا خنجر فولاد ہے

حسرت دینرہ جای مریں دل میں قوت سار
پیکر تو شمشیر کوتا نے ہوئی جلا در ہے

کہون کھڑے کے عالم کو کہ کیا ہے
ملی غیروں سیل ہسی جدا ہے
غضب غمزہ ہی اونکا قہر ہی ناز
نہ پوچھو مجھ سے خود آنکھوں سی دیکھو
لگے یہ عشوہ خونریز کو پر
نسبھی دی دیا دل خالی الذہن
عجبت ہی چارہ جوئی دوستوں کو
نظر آتے نہیں بچتی مجھے جان
مریخ عشق سی کرتا ہی کیا وصل
مگر زلف سیہ بال ہمارے
رہو تم خوش ہمارا ہی خدا ہے
ستم انداز ہے آفت ادا ہے
کہون کیا حال دل تم سی کہ کیا ہے
ٹپکتے چشم جانان سی حیا ہے
بہری ان لفریون میں دغاب ہے
مرض ہی عشق کا سولادوا ہے
شمیم زلف ہی کالی بلا ہے
پکڑتی کیا مزاج اب یہ دوا ہے

کہون کھڑے کے عالم کو کہ کیا ہے
ملی غیروں سیل ہسی جدا ہے
غضب غمزہ ہی اونکا قہر ہی ناز
نہ پوچھو مجھ سے خود آنکھوں سی دیکھو
لگے یہ عشوہ خونریز کو پر
نسبھی دی دیا دل خالی الذہن
عجبت ہی چارہ جوئی دوستوں کو
نظر آتے نہیں بچتی مجھے جان
مریخ عشق سی کرتا ہی کیا وصل

جواب خط و قار آئے نہ دان سے
یہ تفت دیر میں میری لکھا ہے

تشنگی سے پیر تالب پر زبان بیمار ہے
لڑکھڑاتی پاؤں میں بکھری ہوئی ستار
بعد مرن بھی ہو اسی کوچہ و لدا رہے
مان بکرتھا ایک لڑکے ہی خود بیمار ہے
حسن کی دولت نہ خوشگو صاحب شعا
اکھل گیا ہمکو جیلی کی سبب یہ مار ہے

یہ نہ سر کی سلامی وہ نہ چشم یار ہے
مست مستانہ چلی آتی ہیں نہ میخانہ سی
روح مرقد میں نہ ٹھہری تنگی طائر اور گئی
چشم کی بیمار کا غمخواریاں کوئی نہیں
خط لب فی اوسکی ابرو کی بڑبائی آبرو
چار نیخون سی متدی بحث میں دشمن بندھا

تو نہ مغل و راو کے دوستی پر اسی قار

روٹہ مٹھی گا یہ اوسکا چارون کا پیار ہے

قتل کہ میں بھی میسر سر میں کلزار کی
لوگ کہتی ہیں کہ بکھری تیج میں ستار
دست پاوان پڑ گئی ٹھنڈی تھی بیمار
کام سوزن بھی پڑا دھن کوکب جو بارگے

غینچی بیکان کی سپری ہول پہل تلوار کی
میں یہ کہتا ہوں کہ مازلف پر بھی پھلی
گرمیاں یاں غیر سی کرتا ہی اسی سر مہر
تنگ چشمون کا نہو منون گزو و فراخ

قید ہستی سی قار اکدم میں ی مجکو بجات

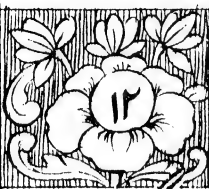
جان تصدق کھی سر پر یار کی تلوار کے

گردن تشبیہ نک کاروان کے

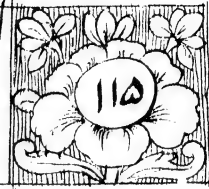
جو کیفیت لکھون اشک فغان کی

کمر سے کیوں او بھرتی ہی تر نہی لطف
غم شبہا می وقت شوق سی آئی
سوال وصل میں اسی جان عالم
تھکاری گوشہ ابرو کی تل سے
کیا بچہ چشم نے مرگ انکوسید ہا

لڑائے کیا قوی و ناتوان کی
کسی خاطر نہیں ہے میہان کی
بجز ہون کی کہی تم نے نہ مان کی
نئی تشبیہ ہے زاغ کھان کی
صف آرائی ہے پر چنگر خان کی



تصور میں وقار اک شک گل کے
ہوا کس کو ہی باغ و بوستان کی



زلف سیاہ یار کا جھکنا خیال ہے
مغور کیوں نہ ہو کہ وہ صاحب جال ہے
پتلی کمر کا یار کی دل میں خیال ہے
ہنسنے کی سائے زخم فی کین جھنفسا نیان
عاشق ہوں لیک سخت نہی کمر جہون
لکھو گانوں صا دین ابرو و چشم کو
ہی مانک لکھشان تیرے ہا تمام رخ
خاقانی میر مجھ کو عطار و منش کیا
دو بیڑیاں پہناؤ کہ زلف دو تاکا عشق
مضمون ہن کا فکر سی پچتا نہیں کہے

کہتے ہیں اہل ہند مگر تیرا کال ہے
بادہ سی بڑھ کی نشہ میں صہبائی مال ہے
اسد والی ہی مری شیشہ میں بال ہے
سچ کہتی ہیں کہ رنج خوشی کا مال ہے
میں ہوں ان راہی ہر گھڑی مجھ کو سنبھال ہے
مصحف کی آوی یار پہ صادق مثال ہے
ماتھا سپہ حسن ہی ابرو و ہلال ہے
گذری کی خوب یار نہی ہر مثال ہے
کچھ گلی سال شہی سوا ابکی سال ہے
عفتا کی پہا نشنی کا ہمارا ہی جال ہے

تمیز خوب و زشت کی ہرگز نہیں رہی | اب رنج سی حواس میں یہ تھلا ہے

آغاز ہی میں کھل گیا انجام ای وقار | فکر وصال یادِ پیام وصال ہے

دن گذرتا ہے بقرار سے سے
سب توقع سیاہ کالر سے سے
جنش ابرو کے کر گئے ہے کام
سے محبت اونہیں عداوت سی
مرنی ملتی نہیں ہی کوڑے آج
پاس بیٹے تو بیٹے سمٹے ہوئے
وورہ عمر ہو گیا آخر
شب وصال و س سی آنکھ سیکتے ہم

رات کھٹتے ہے آہ وزاری سے
توبہ ہو گئے نہ بادہ خواری سے
مر گیا ایک زخم کاری سے
دشمنی اونکو دوستداری سے
تمتو دیکھو ذرا کٹاری سے
ویا بدسہ تو شہ مساری سے
نہ پیری ہم شراب خواری سے
ملتی حملت جو اشکباری سے

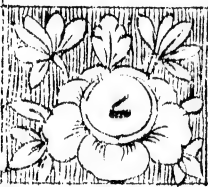
گل اگر آپ ہیں وقار ہے خار | وجہ نفرت کی ہمکناری سے

مژدہ امی دل بہا ر آتی ہے
عسزہ کرتے بہا ر آتی ہے
بوی گل ہے جو اسکے گھوڑی پر
موج جب دیکھتا ہوں دریا کی

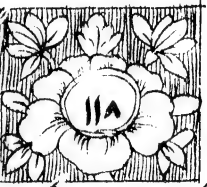
جوشش لالہ زار آتی ہے
پینے پہولون کا بار آتی ہے
رنگ اوڑا تی بہا ر آتی ہے
یاد رفتاریا ر آتی ہے

دام کو جس سے عار آتی ہے
پھب شب نظر آتی ہے
آہ لب پر نگار آتی ہے
اثر دے پر سوار آتی ہے
گلے ملنے سے عار آتی ہے
خیر ہو پھر پکار آتی ہے
اپ دو آپہ سوار آتی ہے
ہونے اوسپر نثار آتی ہے

مین وہ ہون صید ناتوان زبون
چونک امی اضطراب و زرق
ہے جو دل میں خیال ابرو کا
یا دو کامل میں ایک کالے بلا
تیغ ہے لے ملاؤ گرت کو
ناز و عشوہ کو پھر کیا نصبت
موت سودا می زلف و کیسو میں
شوخی و دلبری و چالاکی



اگر ہو رکھی ہوئی بڑی بھی شے
کام اک دن و تار آتی ہے



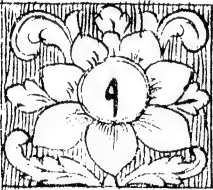
لکھو خوبی میں تم سی نسبت ہے
یہ وہ کعبہ ہے جس میں نور شکست ہے
سبزہ خط نئی عبارت ہے
چوتھون میں بہری شرارت ہے
جس کا طاعت ہی نام طاعت ہے
کیا بڑی آپ کی طبیعت ہے
آج تاب و توان کی نصبت ہے

کون ہے جسکی ایسی صورت ہے
خانہ دل میں ہی خیال صنم
زلف پیچیدہ ایک مصرع ہے
بات خالی نہیں ہی شوخی سے
ہی عبادت تمہاری نام کی شے
نہیں سنتے بھلی کی اپنی بات
جان کی کل وقار بار ہی ہے

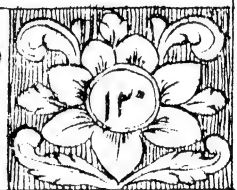


وہ عارض کا جو بن دکھاتے رہے
 دکھاتا رہا آئینہ ماہتاب
 دل آتے ہی اک بت پر آفت ہوئی
 کبھی کنگھی کی گاہ سرمہ دیا
 مراجعش الفت کا بڑھتا رہا
 تڑی رو برو آئے کیا آئینہ
 کسے کے لیے ہم گبولے کی طرح
 وہ لکھا کیے غیر کے نام خط

غور حسینان مٹاتے رہے
 سحر تک وہ گیسو بناتے رہے
 کہ ہم ساری کاموشی جلاتے رہے
 وہ آنے میں دیرین لگاتے رہے
 وہ ہر چند صحبت گھٹاتے رہے
 مد و مہر آنکھیں چراتے رہے
 سدا دشت میں خاک اوڑاتی رہے
 مراقش ہستی سٹاتے رہے



وقار اشک سی گھل گیا راز عشق
 وگر نہ بہت ہم چپاتے رہے



اداکی شرطِ جان بازی وفا سے
 اوڑی جب لف عارض پر ہوا
 کوئے پا مال ہوا ونکی بلا سے
 ارے ظالم نہ باز آیا دغا سے
 گلے میں صاف دندان کی خسیا سے
 یہ جل جلی آئی کس گل کی قبا سے
 مجھے ہے کامِ تسلیمِ خفا سے

نہ پیر اُسنہ شب ہجران قضا سے
 میں سجھا چاند پیرِ شرابِ ہوا
 اونہیں اٹکیلیوں سی چال چلی
 دیا بوسہ لبون کا لے لیا دل
 بنسے وہ ہو گیا مروتی کا مالا
 صبا میں بھیجی بھیجی آج بوسے
 وقارِ ستاد ہی تسلیم



زبان خلق پر جاری ہی گفتگو میری	ہی وہوم فیض محبت سی چار سو میری
خدا بچائی کہ ہر دم ہی جان کا لٹکا	ہی تاک جہانک میں ہیا جنگجو میری
کلام اوسکایہ ہی آئینہ کو کیا دیکھوں	ہی اوس سی بڑہ کی کہیں صورت نکو میری
میں امن دل صد چاک کو دکھاؤں گا	مدد کری کہیں بہر خدا رفو میری
میں خاکسار ہوں افس فات پاک کا بندہ	نماز جسکو پسند آئی بی وضو میری
کہا ہی سو سی زلف سیہ کو شکستن	کر و خدا کے لئے تم خطا عفو میری

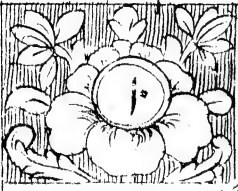
سخن ہر یون نی رکھا وقار نام مرا	۱۲۲
بڑہی ہی کشور معنی میں آبرو میری	۵

چال آفت ہی فتنہ قامت ہی	پر قیام آپ کا قیامت ہی
چمٹ گئی نبض پہر گئیں آنکھیں	زیست کی کوئسی علامت ہی
چشم بد وور سحر ہین آنکھیں	ہر سخن آپ کا کرامت ہی
تیغ قاتل چلے تو آئے گے	کوچہ زخم اگر سلامت ہی

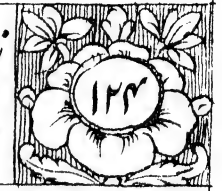
ای وقار اونکے زلف کی ہی لٹک	۱۲۳
اپنے اعمال کی یہ شامت ہی	۹

جان جان شاہو تو میری شناخانی سی	گل کہلا جاتا ہی بلبل کی خوشحالی سی
ہی قرآن ماہ کا زہرہ سی منجم بولے	رات بالا ج ملا آپ کی چووانی سی
ہی مری آہ کی صد ہنسی میں پہنچا	چرخ گرداب میں ہی شک کی طغیانی سی

سینہ کو زنی سی مری کوہ کا مکڑی ہی جگر
 قبس سی باج ابھی لون ابھی اُمتق سی خراج
 خال سرمہ کا لگاتی ہیں تہ زلف وہ آج
 اپنی ہی ہاتھ سی سر کاٹ کر اپنا ہمنے
 اعتراض آپ کی یار وں پہ کون میرٹھ
 دشت میں غل ہی مری سلسلہ جنبانی سی
 جمع خاطر ہوا گردل کی پریشانی سے
 طائر دل نہ کہیں ہمیں ہنی دانی سے
 طی کیا منزل ہستی کو کس سانی سے
 سچ بقول آپ کی وہ کہیں خیالی سی



نالی اس طرح وقار آج چمن میں کہینے
 توبہ ہر مرغ نے کی اپنی غریبانی سے



پہر مرا زخم جگر آج ہر ہوتا ہے
 مشک سی نشہ می زور بلا ہوتا ہے
 وہی ہوتا ہی جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے
 دیکھو اب معجزہ لب کو کہ کیا ہوتا ہے
 آج گھونڈا تی ہیں وہ دیکھی کیا ہوتا ہے
 کہیں ہر سبز بیان رنگ حنا ہوتا ہے
 نشہ محسن میں بھی زور بلا ہوتا ہے
 ورنہ دم سینہ میں کج رک کی خفا ہوتا ہے
 مہ نو سچ ہی کہ انگشت نما ہوتا ہے
 مقدم تیغ کا کب شکر ادا ہوتا ہے

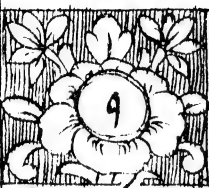


سرخ پہر مہدی سی اوں کا کف پا ہوتا ہے
 تل سی اوس چشم کی دل مست سوا ہوتا ہے
 راہ میں پیک لٹا نامہ نہ پونچا اوس تک
 مار کا کل فی ڈسا چشم سیہ نے مارا
 گھلے بالون کو جو دیکھا تو ہوئی لکڑی لکڑی
 لال ہیں بیرہٹی سی تیری دست پا
 بھڑکی شب گل شبو سی کلانی کرنے
 تالہ کرتا ہوں تو ہوتی ہیں گراں خاطر آپ
 عشق فی کر کی خمیدہ مجھی مشہور کیا
 نیاں ہیں بن خیم تنار وقار

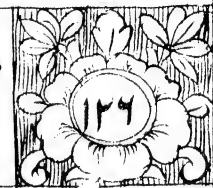


قیس ہی صحرا میں ابر کسار میں فریاد ہے
 بر سر جوہر و جفا پہر وہ ستم ایجاد ہے
 چشم مومن ہی جو کی تشبیہ چشم یار کے
 بہاری کہانی بیتاری یاد دندن میں مجھی
 امی صبا بنگلہ ہوا میں نکلت گل کا بنا
 بیچند کی یہ کشری شوخیان میں بغض کے

شہر میں ہاں ایک تیرا خانان برباد ہے
 داد ہی پیدا وہی فریاد ہی فریاد ہے
 بول اوٹھا یکبار لالہ اسپہر اصدا ہے
 یاد ابرو میں مہ نوخیز فولا دے
 اب فقط نازک سخن یہ خانمان برباد ہے
 ایک جاہل تیز کرتا بخیر یاد ہے



داد جاہل شعر کی اپنی ندی کیونکر وقار
 باپ تو اچھا کہے گا گو بری اولاد ہے



ای دل ناشاد کچھ ٹھٹھہ سنہی فریاد ہے
 چشم کی خاطر کو اور گیسو کی دل کو یاد ہے
 بیکسی کا تہا یہ عالم آج میری غشی ہے
 وادی وحشت میں ہے جو جن جنوں پر خضر
 ہتکڑی کو توڑ ڈالونگا ابھی ٹیڑھی کی طرح
 قبر میں بھی پاؤں پیلا کر نہ سوئی پائیگی
 اس قدر الفت مری طوق و سلاسل سے بڑا
 کچ چکی موی میان یار کی تجھ سے بچک
 انس میں بیچ غل تسلیم کی لیکن وقار

یہ جو سید ہی ہو تو پہ کیا چرخ کی بنیاد ہے
 اک بلای سخت ہر گز میں ہی آباد ہے
 اونے خود پوچھا یہ کس کا کشتہ سید آد
 قیس سے بیعت ہی جب کو کوہن استاد
 موسم ہی نہیں میری اور فولا دے
 گر بہاری دل کو ایسی ہی تمہاری یاد ہے
 خط آزادی میں یہ بھی شان خط صداد ہے
 موقلم میں کوچ اگر تیری سی بہزاد ہے
 کیا کروں ہنوز ہواں جابجا ارشاد ہے



<p>اوس چشم فتنہ گر کی شرارت بجای گے منہ سی اوٹھائی گانہ وہ زلف سیاہ کو بیٹھے ہیں نہ بگڑی ہوئی آج بزم میں شور نمک ہی گرچہ ہرک بات میں تری سو دای زلف کا یہی گریسا لہ رہا</p>	<p>غمزی یہی زمین کی اشارت بجای گے مجھ تیرہ روز کی شب کلفت بجای گے بنت عنب یہاں سی سلامت بجای گے لیکن شراب لعل کی حرمت بجای گے تیری مریض عشق کی وحشت بجای گے</p>
---	---

<p>نرگس لڑکی کی قریب زلف و قرار نظارہ بازی کی مری عادت بجای گے</p>	<p>۱۲۸</p>
---	------------

<p>دیوار پر ہے چین در پر قرار ہے دل شوق وصل یار میں بی اختیار ہے پہر موج خیر گریہ طوفان تبار ہے نرگس لڑکی ہی سبزی کی بدلی مزار ہے دو تین جام اور بھی سی سیکہ کی خیر کسنگ کی کہلائی گاگل و مکیبی جواب ہلنا پلنگ کا شب وقت میں امی صہم</p>	<p>حیران ہوں کسکی آنی کا یہ انتظار ہے بزم خیال گرم ہی بوس کنار ہے مڑگان تر ہی یارگ ابر بہار ہے مرنی کی بعد بھی یہ ترا انتظار ہے آنکھوں میں سا قیا ابھی باقی حمار ہے اوس غنچہ لب بچی سہ کا دل خواہگار ہے چلتی کی ہی لپک کہ جد کا فشار ہے</p>
--	---

<p>تسلیم کے بقول کہوں کیا وقار حال صورت قرار کی مجھے شکل نہ رہے</p>	<p>۱۲۹</p>
--	------------

پہلا سنا ہی ل کو زلف سر روشن مارنے
 کاٹا ہی مجھ کو اوڑتی ہوئی ل مارنے

و گل گیا جو سیر چمن کو یہ گل کہلا
آیا نہ یار و عہدہ پامی ہو تو ہی آ
قطرہ سی بحر ذرہ سی خورشید ہو گیا
عین الکمال چشم پر اسکی نہ ڈالی آنکھ
جامہ کو جامہ وارنے اپنی کیا قبا
دشمن بھی سیر حال پہ وقی بہن ارزار
یونچی کا جب خدا تو کمون گل میں ملا
ہتی کائنات آبرو و در بس ایک بوند

دامن میں گل کی ٹانگ لیا منہ بہار
لی جان ورنہ آج شب انتظار نے
اونچا کیا ہی مجھ کو مری نکسار نے
چہر یان سنبھالیں ہر نہ نہالہ وار نے
دکھلائی ٹھٹھاٹ مغولی وہ جسم ار نے
یہ آبرو بڑھائی مری چشم زار نے
بیسکے خون خنجر بروی یار نے
وہ بھی ملاوی خاک من زندان یار نے

کیونکر زمین نظم نہور شک آسمان
توقیر کی ہے شعر و سخن کی وقار نے

ابھ کھل جائیں گی آنکھیں مگر کی
اڑی خورشید روی آنکھ کسکی
بنے درنجھ ہر قطرہ اشک
وہ کافر گر نہو پہلو میں میری
کبھی اسی آئینہ رومی گہر پہ
گیا جب سی وہ کافر میری گہری
بھلائی عیب کا رکھا گیا نام

ہوئی بارش جو میری چشم تر کی
مگر ہمنے تو نذر او سکے نظر کی
رولائے یاد اگر موسیٰ کس کی
بہارِ خلد ہے آتش سقر کی
ہوئی پہبتی نہ آئینہ کی گہر کی
خبر مجھ کو نہیں ہی اپنی گہر کی
زمانی میں یہ ذلت ہی ہنس کی

جواب خط کے بدلے اسی وقار آج
سنائے آئی میرے نامہ بر کے

ہوئی پھر مجھ کو الفت سیر کے
نہ بھاگے خوف بدنامی سخی شاق
نہوگر شمع مدفن میں نہیں غم
نہوگا صاف دل وہ نیشکر تہ
چنچوڑ و زلف کا کوڑے پہ لنگر
ابھی صیاد ہو بلبل کا خود صید
بنایا ہے قلم غنتا کے پیر کا
مجھے اے شرک دونوں چوت ہیں ایک
حسین پس مری کرتی ہیں قبضہ
یاقوت صحرایں حیل کر مر رہوں گا
ہوئی پھر بعد مدت فلزیر کی
نہ پکڑی آڑ مردوں نی سپر کی
تجلی چاہیے داغ جگر کی
گرہ کھلتے نہیں ہے نیشکر کی
خبر لو بال سہی پستلی کمر کی
اگر نالے میں رنگت ہو اثر کی
لکے ہے جب صفت اوکلی کمر کی
بچاؤں دل کی یا کہاؤں جگر کی
خجری خجیلے اپنے گھر کی
نہ آئی کچھ ہنکارتان کی خبر کی

ہوئی پھر مجھ کو الفت سیر کے
نہ بھاگے خوف بدنامی سخی شاق
نہوگر شمع مدفن میں نہیں غم
نہوگا صاف دل وہ نیشکر تہ
چنچوڑ و زلف کا کوڑے پہ لنگر
ابھی صیاد ہو بلبل کا خود صید
بنایا ہے قلم غنتا کے پیر کا
مجھے اے شرک دونوں چوت ہیں ایک
حسین پس مری کرتی ہیں قبضہ
یاقوت صحرایں حیل کر مر رہوں گا

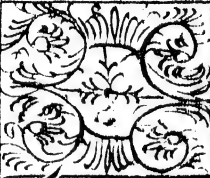
نصویریں وقار اک لعل لب کی
لور و رو کے شب ہمینی سحر کی

ہوئے اوڑھی سیر گلزار کے
یہاں کو چاہت ہی یدار کے
خدا کی قسم فکر بیکار کے

ہوس پھر ہوئی کو چہ یار کے
سنائے کسی لن ترانی ہیں آپ
کمر کا نہ مضمون بند ہا ایک دن

نہوتے اگر بست جو بار کے
 خافت یہ ہے تیری بیمار کے
 یہ حالت ہے میری تنہا کے
 نپایا تلاش اوسکے سو بار کے
 ہمیں فکر ہے اک طرح دار کے
 ہوا ہے جو غنچوں کی ستار کے

مین جاتا نہ ہنگامہ حشر میں
 اجل ہر طرف ڈھونڈ رہی کہ میں
 بنائیں گے مرقدین منکر نکیر
 وہ عفت ہے مضمون کہ کا تری
 بنائیں گی ساقی بہار آتی ہے
 یہ ہے رنگ اوس گل کی تعظیم کا



چو کائین گے جہاڑے کو ہم خود وقار
 خوشامد کرے کون مختار کے



ہر اک شخص کو ہی مدارات اونکی
 ڈلی ہی مٹھائی کے ہر بات اونکی
 کلمے بست مجھ پر کرامات اونکی
 سحر یان نہ اک دن ہوئی رات اونکی
 زمانے سے ٹھہرے ملاقات اونکی
 تلف ہوتی ہی مفت اوقات اونکی

وہ ہی کون جس سےی بابت اونکی
 زبان کتنی فضل الہی ہی شیرین
 سجاؤں گا واعظ کی اونچی کاٹ
 ملی شام شامت کے اپنے نہ ہرگز
 میں سو اپنا جا کر کہوں کس سے یار
 جو ساقی سے رکھتی نہیں کل تمکیش



عبث غل بین کرتے وقار اونکے در پر
 پذیرا نہیں ہے مناجات اونکے



بلا کیوں نہ لی پھر بلا میں تمہاری

غضب کی بلا میں ان میں تمہاری

<p>حسین شہر کی سب جھپکتی ہیں تمہی ہماری نکوئی بدی میں ہی شامل مجھی لعل اعجاز پرور نے مارا لگاوٹ کی جھڑکی میں پاتا ہوں لذت چلین شک سے سر پر آئے نہ کیونکر یہ ڈرے نہ چاہیں کہیں چھاپی والے</p>	<p>چمن میں بند ہی ہیں انہیں تمہاری صوابوں میں داخل خطائیں تمہاری فسون اپنا آنکھیں دکھائیں تمہاری مجھے کو سننے ہیں عائن تمہاری عد و مانگ پٹی بنائیں تمہاری وفائیں ہماری جفا میں تمہاری</p>
--	---

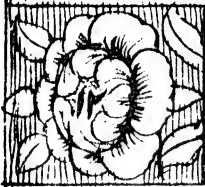
وقار کا باعث بناؤ کہ کیا ہے
غزل محفلوں میں وہ گائیں تمہاری

<p>اگر مقابل تری سخ کی گل رعنا آئی اکس طرح سے وہ شب وصل میں گہل گڑھی ہو گئی وصل کی شب حقین ہی فراق ویکھ لی باد بہاری جو مری فلز بلند وہ دل کی عوض پیش آئی صداق کڑوی ہو کر نکر و دل کو مری کہنا تم</p>	<p>مٹہ یہ یکدست خجالت کا تپا نچا کھائی دیکھا آئینہ میں عکس جو شرما جائی آپ پر بوسہ رخسار کا جگڑا لائی کیا عجب ہی کہ ہو کہن کی بنگلا چھائی دی کہہ کاٹھھی شخصہ کٹھاپائی اوسکو پہچانیں تہی جسی ٹہا بہائی</p>
---	---

ای وقار اپنی طرح وہ بھی ہو یوانہ
استخوان میری اگر بار کا کتا کھائی
ہمہ وہ نہیں کہ بہاگ کی ندان جانی

مرکز بھی ہم نہ کو چہ جانان سہجائیں گے
کس کس کی کہیں فکیریں لپٹاں سے جانگی
مومن خیال زلف میں ایمان جائیں گے
ہم چوٹ کر نہ زلف پریشان ہی جائیں گے

سٹی سی وین میں کی اپنا خمیر ہے
بل بار بار دیتے ہیں مجہ اپنی زلف کو
مصحف پڑھیں گے عشق میں عارض کے خیران
اشفکے میں کہتی ہیں سودا سی سلسلہ



ہیثم خیاب قار کی گستاخیوں کی ساتھ
اک دن اوٹھائی محفل خوبان ہی جائیں گے

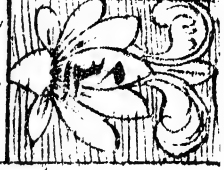
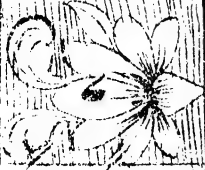


بچایا آج موزی سے خدا نے
عجب کیا اگر کوئی مجھ کو بچانے
مبارک ہوں مجھی آنسو بہانے
مجھے مارا ہی اس آب و ہوا نے
نہ آئے نزع میں صورت دکھانے
خدا کا حکم جو کافر نما نے
وہ کیا مٹنے مجھی کس مل لقا نے
او بھرنے کب دیا اونکو حیا نے
خوش آئی گل کو بلبل کے ترانے
خدا کے واسطے چوڑو بہانے
خضر آئیں اگر رستہ ثابتانے

مجھے بار بار تہا زلف دو تانے
کیا ہے مرتبہ اعلیٰ خدا نے
کیے جاوہر انتک ہوں بہانے
کہوں کیا حال شک و آہ امی یار
توقع آخری دیدار کے ہتے
نہ مانے گا کہی بندہ کی وہ بات
ٹپٹا دل ہی لوٹن کی طرح سی
یوئین اونچی نہ وہ نیچی نگاہیں
وہ اب سنا ہے میری نالہ گرم
خدا کے واسطے بخش کو چوڑو
وہ مرشد ہے یہ دل رستہ بتائی

سنی جوای و قار آسو بہائے

مگرین مرثیے میرے فسانے

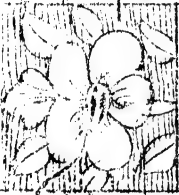


تیب اپنی نالہ شکیہ کی تاثیر دیکھیں
کہا ننگ کاٹ کر تھی شفیقہ دیکھیں
نہ وہ کچھ جرم دیکھیں نہ کچھ تفسیر دیکھیں
دیکھیں اوسکی واجب ہم دم تقریر دیکھیں
شکستہ جب رختی کی وہ تحریر دیکھیں
جہاں اس قاتل عالم کی شمشیر دیکھیں

ہم جب آپ ہی تجکوت بی غیر دیکھیں
کئی سینہ سپریشی میں ہم بھلی ہی بیٹھیں
نہ جاگلیوں میں کون کی ایدل مار دیکھیں
تجزی نقطہ ہو ہم کی ہو جائی کی ثابت
کنائی فہم میں مخرن کو پہونچ جائیں
پست جائیں گے جوہر کی طرح شہادتیں

وقار اون پر گہلی گی یہیچ تا بل کی کیفیت

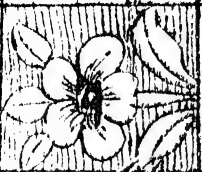
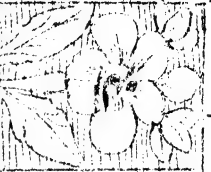
مری پاؤں کی جب اینٹھی ہوئی زنجیر دیکھیں




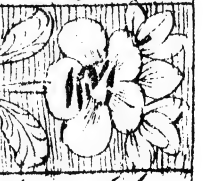
تو پہر معلوم ہر سبزی حسا کی
وہاں تقدیر بر شتم ہنس کی
مدک خانہ سی بی پر کے اورا کی
پہری سی میری سینی پر چلا کی
کھان اجیر میں میری چڑ مار کی
میں نکلا جس طرف اوٹھائی
جو آئی بوری سے بوری سے

یہ سرخی ہی جو انکی دست و پا کی
یہاں تدبیر پر نازش رہا کے
سخن گوئی رہی چشم صدم کی
تصویریں کیسلی چٹونوں کے
رہا قبضی میں ہر اکتی قلمت
ہوا اغ غم ابرو میں ایسا
نہ ساز پنج گانہ کو بڑھایا

لب جان بخش کل کافی ہی بوسہ چو اہی زلف مشک آگین کو صبر بند ہے میں مست پاؤں شک گل	طاب کسکو یہاں آب ہفتا کی او بگہتی کیون ہو کیا میں فی خطا کی بنام ایزدین اسے ہے حنا کی
---	---

و قار اپنا یہاں ہی کچھ دل لبیت جب رکی اوس بیوفا کے	 
---	--

دو ہوا سادہ کی تھی کہی جواب تاب ہے کہنا ناؤ سید روہیکہا ہی رنج تاب ہے انتظار یار نے عالم سے دکھائی ہیں چھلیاں جو ہر بین گج آئینہ تالاب حسن پیر تو عارض فی کس رو کی مارا ہی مہی عکس کا یہ روی نگین کے ہلی دنی معجزہ وان لب جواب بازی غیر کسی تی ہیں پ ہی سیاتہ اپنی غور حسن کج کاوش ہنوز	کہ میں آئینہ کی نجات سی کرتا ہے دو ہر دن مہوپ کا مجاوشب متا ہے حلقہ دور بھی بعینہ دیدہ بجا ہے گرہی مشکان رخ کی وکی بے تاب ہے چاندنی تربت کی میری چادر متا ہے ہی چو داغ دل ہر شک لا کشا داب ہے یان ل حسرت ہ اور سوختن کا باب ہے دیدہ ترک و خیال فتنہ از دل خواب ہے
--	--

سید ہی سید ہی وہ مرہ بین غیرت کو قمار ابر و خم دار رشک و شہ قصا ہے	 
---	---

زلف کسکی ہے کسکو سودا ہے سے مگر حسن و عشق کا نیزنگ	سر پہ کالی بلا کا سایا ہے کوئی نامے ہے کوئی رسوا ہے
---	--

جلوہ رخ ہی چشم حیران میں	عین یہ آہنہ تماشا ہے
عشق آیا ہے بانٹ میں میری	حسن میں یار تیرا حصا ہے
واقعی اک ڈکھوسا ہے اجل	ہجر جانان میں جان سی جانا ہے

اوس شکر لب کی جھٹ جو میں وقار	آبلہ پاؤں کا بتا سا ہے
-------------------------------	------------------------

تری لواحق ستم دل کو لگی ہے	حرم میں شمع بتخانہ جلی ہے
یڑ ہے گے جان دم لیکر لبوں پر	عدم کے ملک کی منزل گڑھی ہے
وہ ہون و سوختہ بیکس کہ حسرت	مثال شمع تربت پر جلی ہے
تری کا کل ہی طرہ زلف سنبل	گل رنگین ہی رخ لب پنکڑی ہے
اوڑائی ہے مینوں خاک گہر کی	مری نالوں کی جبٹ ہلی وٹھی ہے
نیکلی کسکے مرگان کا خلش ہے	کہ دل میں کیل لوہی کی گڑھی ہے
بنت افشان جبین ہی دامن ماہ	تری ہرشی انوکھی ہی نئی ہے
تراشیں خار کی دیکھیں جوتن پر	وہ گل بولا لباس سوزنی ہے

وقار اک عمر سے اقلیم دل میں	غم و رنج و قلقن کے چھاو نی ہے
-----------------------------	-------------------------------

نواب میں ہی چاندنی رچ جو کہلائی کوئی	شام سی صبح پہر کا ہی چلائی کوئی
ایندا پہلو ہنسی کا پہر ہو و نی میں مر	زخم کیصوت لہو پر مہکبو و لوائی کوئی

ہو زغن یا ہو ہار پر یا بنج مند لائی کوئی کار فرمائی پر اکدن تو بہلا آئی کوئی کب سلجھتی ہی گئی تھی لاکھ سلجھائی کوئی مثل موی سوختہ کا ہی کوبل کمائی کوئی	ہی سگ جانان کا حصہ تھو ان جسٹم ہم ہی اپنی نام کی ہر کا لکڑی نیکی ہر میری اور اونکی دلونین پینا پر پینا پر گر نہ دکھلاؤ تم اپنی بال سی پتلی کمر
--	---

عشق ہے وہ بد بلا چوٹی نہ محنت تگ و تار کیا بھمتا میں نہیں مجھ کو نہ بھجائی کوئی	۱۲۲
--	-----

کہ باد بہاری چمن کو چلے سواری جو سیلی کی بن کو چلے چورا تے چپا تے بدن کو چلے صباسید ہے اوس نخجن کو چلے	مری خاک اوڑ کر وطن کو چلے کشش قیس کی عشق کی کھل گئی صباسے اوڑا یا ہے انداز بار کسین سے لیے عطر فتنہ کے بو
---	--

بقول کسے اوسکے خاطر و تار صباسے کے مالن چمن کو چلے	۱۲۳
---	-----

فیض خیال سی می کی کٹری ہے ہم مثل حاشیہ کے کنار می پڑی رہے نخت جگر بیان بھی شہ پر چڑی رہے اچھو کی طرح دم بھی گلی میں اڑی رہے تو ہم ضرور قبر میں دم بہر کڑی رہے	ظاہر میں داک ہی ٹھی ٹھی ہے وہ سو می شب و شامہ پرتن اوڑ کر پہنی جو ہونی بالیان یا قوت سرخ کی تھانے میں جو بار کی آنی کا انتظار بیٹا بیان ہیں ساتھ گرا یمان کی طرح
---	--

سچ ہی مثل وقار بڑونکی بڑی ہی بات
چھوٹوں کی کج جان میں تہی بڑی رہے

قطعات و رباعیات

قطعه

کہا میں نے گلِ عارض کا اپنے
بگڑ کر منہ بنایا اور بولا
مجھے سدی اک بوسہ خیرات
مثل مشہور چھوٹا منہ پڑی با

قطعه

دریای حسن آپ میں کیا انا آپ کا
کہ وہ اب نافرمان ہی تو شکم ہو چہ صفا
گو ہر عرق میں قیام ہے ان آبِ حیات
پستان کی کہ نہیں بکھڑا طافِ حیات

قطعه

بہر گلشنِ بہار آج وہ شکستِ حین
کہ یہ کس ماہِ انا ہی کہو تر لوٹن
بہترین کی تڑپتی تھی پڑی خاک یہ ہم
لوٹتا وہ کہہ کی بھنسے بولا ہنسکر

رباعی

سو آہ زبان پہ لب پہ نالی میں ہزار
ہی متصلِ فصلِ خزان جوشِ بہار
گو عشقِ میلِ گل کی ہی لار و نزار
ہی ہجرِ آج و سن ہی گلِ دو کا و قمار

قطعه تارِ سخن طبعِ دیوان از نالِ سخن فکر بلند جنابِ مصنف صاحب

ہوا ای خدا طبع دیوان اول	نہ گرداوسکے ہو گرد آسب نفیرین
دوم فکر تاریخ باقی نے مجھے	کہا لکھ کہ ہے یہ کلام خستین
تاریخ طبع از ہشتی محمد انوار حسین صاحب سلیم سوانی اوستاد مصنف	
چرا فضل خدا شد طبع دیوان قارین	زیک سی کو قارمشتای تسلیم عالم
ز جابر بود طبعم را خیا احوال طبع او	بگو شتم گفت باقی کرن قدم دیوان تمیزیم
چکھ خانی خاں کہ بار ہشتی محمد انوار حسین صاحب تھار شخص در عمر او تسلیم سوانی	
پہا ہے وہ دیوان رشک چمن	کہ جسکا ہر اک شعر ہے لالہ زار
دوم فکر تاریخ دل نے کہا	لکھو جلوہ نظم موج بہار
کوہ پرفشانی خاں ہشتی محمد فاخر حسین صاحب فاخر تخلص برادر تسلیم موصوف	
سے یہ دیوان اوس مخور کا	جسکا مدحت سدا ہو مضمون
ہے ہر اک لفظ کے نئے بندش	ہے ہر اک شعر میں نیا مضمون
ہر ورق ہے اکھاڑا اندر کا	ہیں پرے وار و لربا مضمون
اسد اسد وہ طبع کے شونے	اسد اسد وہ چلبلا مضمون
عقل میں لہن ہی لکھون کیا و	ایک سی دس ہی دوسر مضمون
جو کوئی دیکھتا ہے کہتا ہے	ہے مگر قدرت خدا مضمون
فاخر آیا جو ذکر سال طبع	لکھا خامہ نے دلکش مضمون
کرشمہ فکر ہشتی محمد صابر حسین صاحب با تخلص برادر تسلیم موصوف	

وقار کا یہ کلام رنگین ہے جان نگین گلشن شرمین
یہ نگہی خنجر چمکا کہ جبینو کو شک آیا
غضب بندش ستم نسی مضمون کوئی عجاہر گل
جہاں تاریخ کی ہون بال تو کیشتان گل کامل

طلسمی ہی سحر آگین سخن میں سامری کا
جو کیو دیو ان قہر ہو یہ پید کہ جلوہ ہی خورشیدی کا
چہاں کس کا کلام زون جس میں طبع ہر گہر پر کا
ہی مضمون فسون بال جان وہی سامری کا

ایضاً

سر سال تدوین دیوان صبا
کہا میں نے عمدہ نئی ہن غزل
جو مضمون ہے یہی فطانت نثار
ریاحین الفاظ عالم مندیب
میزان ہی اعلیٰ غزل کی زمین
لکھیں ہم ولی خوب اشعار ہیں
ہو خواہ کو ہے چمن زار نظم
چہاں جب ہوئی منکر تاریخ کے

ہوا کی طرح دل میں میرے بھرا
عجب شوخی فکر ہے بے بدل
زبان کی ہی نرمی طاقت نثار
کلام دلاویز خاطر شکیب
پیری ہیں مضامین داد آفرین
سخن سنج عالم طلبگار ہیں
عدو کو ہی جادوی نوکار نظم
کہا دل فی کفار شیریں پیشت

ریختہ قلم گہریز مولوی سیدی علی صاحب ادبی تخلص شمشیر اودہ تسلیم موصوف

فضل خدا کے طبع ہوا اس مہینی میں
بادی فی سال طبع لکھا دو طریق پر
دیوان بی نظیر جناب و تار کا
شوخی طبع طرفہ و مضمون دکشا

رنگین مقالی سید نذیر احمد شاہ صاحب نذیر تخلص سہ سوا کے

یہ دیوان رنگین چین ہے نذیر	ہر اک شعر ہے غیت لالہ زار
جو ہو فکر تاریخ تدوین و طبع	لکھو کاروان شکفتہ بہار
خونی ذہن دکا چودہری درحسین صاحب نادر تخلص سہسوائے	
افضال بکیران خدا سی ہوا جو طبع	دیوان اولین جناب قار کا
ہنگام فکر سال ندادی سر و شے	نادر لکھو شتابک شیرین سخن چہیا
جلوہ ریزی خیال مولوی امداد حسین صاحب امداد تخلص سہسوائے	
من پگ کویم بوصف این دیوان	ہاں مگر نیت در کہ خوب و نکو
بہر تاریخ طبع آن اسد	ہست گلہ سہ وقتار بکو
خوش فکری چودہری قیوم بخش صاحب مضطر تخلص سہسوائے	
بیزوان وہی ہے یہ دیوان رنگین	کہ ہر لفظ سے جسکے شوخی ہی ظاہر
سن طبع کی فکر تہ مجکو مضطر	کہا دل نے یکبار منظوم نادر
خوش خیالی شیرین مقالی مولوی عبد المجید صاحب تخلص لکھنوی	
یہی ہے وہ دیوان رنگین مجید	کہیں جسکو یہ ہی ہزاروں میں ایک
ہو انیک تاریخ جو منطبع	لکھے ہننے تاریخ تاریخ نیک
بہار آفرینی طبع شوخ میرا امجد بیگ امجد تخلص شاکر علی سہسوائے	
افضال خدا سی جو یہ دیوان ہوا طبع	ہر لفظ پہ تہ بان ہوئی گوہر کنون
ارشاد کیا ہاتھ غیبی نے دم فکر	امجد لکھو تاریخ زہی شوخی مضنون

خوشگوئی میرزا حسن رضا صاحب رضا تخلص لکهنوتی اگر تسلیم سوا

من نیم هر طرف دار وقار
من نیم هر طرف دار سخن
واقف و دانای اسرار سخن
طبع پاک اوست سحر سخن
اینست درو انم زانوار سخن
لفظ لفظش نور بصیر سخن

من نیم هر طرف دار وقار
بان بگوش هوش من این حرف خواند
جان منی هست در صورت وقار
از و ش پُر نور بنظم نظم شد
حرف حرفش روح جسم شاعری
و زجل تعریف اشعارش رضا

خوش رستم زوداد اشعار سخن

رنجسته خامه جادو نگار سید امتیاز علی صاحب امتیاز تخلص سوانی

طبع گردید و پسند طبع معنی زایشده
گفت مطبوع جهان این نسخه زیاده

چون بفضل ایزدی یوان نکین قار
خامه در گوشم بوقت فکر است امتیاز

گلرزی قلم لکهنوتی منظور احمد صاحب تخلص منظور سوانی

که در حسن و خوبی ندارد نظیر
با فضل الطاف رب تدبیر
چنان خواند با تفت بگوش ضمیر
بگو طبع دیوان خاطر پذیر

بچو این نسخه و لکشت و جان نند
و رایام سعادت منتطبع
اوم منکر تاریخ یکبارگی
اگر هست منظور سال منکر

رنجسته قلم اعجاز رقم و شاعران با کج خیال مقدس بهایش نشی فی علی صاحب عیش

حضرت تسلیم سیاهی مشوه او نکوسدا

بگو ایستاد ویران قمار کتبه مان

مجموعہ میں بی سربہتان کلماتی ریح عیش	ذی وقار و وجہ تسلیم دیوان چہ چکا
چکیدہ خامہ فیض شہامہ حکیم	عبد صاحب لکھنوی
چو شد طبع دیوان بفضل خدا	کہ ہر مصرع اوست رشک ہزار
رسم زدین طبع ملک حکیم	کہ زریب چمن ہست نظم وقار
تراشہ خامہ شاعر سخن بنیاد سید محمد حسین متخلص	جاہ لکھنوی ملازم مطبع
عجب نظم و لکشی ہے یہ آبدار	ہر اک شعر ہے گوہر شاہوار
پے سال ہجری جو کی جاہ فکر	کہا دل نی ہے خوش بیان وقار
مرا عاشق علی صاحب عاشق لکھنوی	ملازم مطبع افسر صلح سنگ
خوشا فکر و مایے عالی تبار	تخلص ہے جنکا جہان میں وقار
کہ عاشق سر پریم ہی کر کے کم	ہے دیوان لکھا فصاحت شعار
احمد حسین نے زندہ شیخ امیر علی صاحب نقاش	ملازم مطبع
زہی نظم پر معنی و دلکش	ہر اک شعر وادب ہے دلربا
قلم نے کہا کیا لکھوں اسکا سال	تو کی فکر بس میں نے نے اتھا
لکھا دو وعدہ کر کے احمد نے کم	قلم ہے یہ آئینہ ۱۲۹۱ھ
نتیجہ طبع نویامی کرشمہ فکر آسمان	سیاح حسین شاہ گریہ کلو عشق محو
کرچو تصنیف این دیوان تائید الہ	شاعری معجز بیان مردم عالی وقار
چشم کردون باوجود این چشمہ شمس و قمر	مثل انسان دیدار نوع انسان نہیا

خاندان اسید هرازل عزا داد از دست
از عطای دست دیا بار آن ابر کرم
رفت طبعش به عالم هر که بشنید این گفت
بر عروج فکر او شل شیر عنقای طوس
از صفای بندش مضمون آن دایمی حسن
جو شهر شیر معنی بود که مظهر عشق
وقت نظم سال تاریخ ای فلک گوشتن

ورنه بودی مسکن لجم و کلاغان آن دایم
روح حاتم در عدم محبوب لیل و نهار
سز زمین شعر را هم آسمان شد آشکار
نظم خسرو کی به یاد پیش نطش اقتدار
غرق شد در آنج و از رشک شاهو
مقطع او بهر قطع نسل بدین و الفقار
گفت هاتف بنی مکلف دفتر فکر و قار
۱۲۹۱ هـ

قطعات تاریخ از نتایج افکار شاعر بهمثال سخنور با کمال فرسی استعداد و موجد خلوص اتحاد
حکیم عبد الصاحب طوقی ملید لکهنو حال و ارقصه سر صانع او آباد متخلص به قلق

اکسی آمد کی خبر به اندون باد بهار
گل کملی گا کوسا جو غنایان چمن
دی بی بین قمریان هر نقیبون کی صدا
کیون حسینان چمن کلماتی بین جو بک رنگ
تک بهی با کیون دیکه چشم حیرت سی کتری
کیا سبب صحن چمن بین آج گل چتری می
جو کملی بین گل و رشک عارض جانانه بین

کر بهی با صحن گل و رشک تبار
نغمه سنجی کر بهی بین شاخ گل صد نهار
سر یکپا بین کتری مثل عصای چوبدار
کیون گل مهتاب سی چاندنی کو نکسار
دیدہ نرگس کی بتلا و بهی کسکا نطبار
اشرفی کیون کر بهی نبی کو اپنی یون
عقد های سنبل چمن بین سی زلف تابدار

سُن لی بیون سنی کس عشق کی مضمون فرما
 اندونون باعث ہی کیا جو ختر زکی لی
 کیون گل خورشید فی انبی کمانی ہو چک
 بلبلین بلبلین نہیں معلوم تجھ کو کیا سبب
 مطیع ایسا ہو و می یوان ایسا ایسی مہتم
 کب بہلاؤ کر سخاوت او سکا مجسم ہو
 اندونون او دودش کی و سکی کچھ کنہی نہیں
 او کھ دست کرم کو گر لکھون بای فیض
 یا آئی تاکہ ہیں قائم زمین و آسمان
 تاکہ ہی عشق گل و بلبل نظیر عاشقی
 وہ جوان نخت اور جوان دولت ہوں نہ ریت
 از دل خود عند لیتستان گفت این سخن

کیا سبب لالہ احمر کا دل ہی واغدار
 تاکہ ہستانی ہین رگل سی لیتی ہین دما
 مہر ہی جس کب با لم اسقد کیون شرمسا
 چہپ ہا مطیع عالی ہین یوان وفار
 زین ہوالید ثلاثہ ربع مسکون راقدا
 حاتم طائی کو جسکے نام سی ہی افتخار
 دی ہا ہی سائلون کو زائد از حد شمار
 پانچ اونگلی او سکی ہی بحر کرم کی پانچ ہمار
 سبہ سیارہ سی ہی تا نظم دنیا کا مدار
 دامن گل سی ہین لپی تاکہ اس گلشن بخار
 بار سر نخل قدا عدا یہ ہو وی و سکی بار
 امی قلق تارخ این یوان نکو باغ بہار

ایضاً

صاحب و سخاوتی چشم و الاتبار
 دست بستہ ہر مضامین پیش استادہ
 ہر کہ شد مروتی خلقش ہما مقروشد
 ہست از فضل خدا حلم و حیا عدل و سخا

با کلامش فخر شعر و شاعری افتخار
 بحر موج طبیعت رہت مضمون آبدار
 ذات او خلق مجسم از کعبہ خستہ و خار
 جاسی اربع عنصرش اخلاط اوزر ترکہ

ایچنان امیدهای خلاق برآمد که نیست
 جمله اهل جو و موز و نند او موز و ن
 شش هبات و چار سوار نبدال و شش رشتند
 که می خواهم که از اسمش شعوی توفیضیاب
 هست میں خاطر شچ چون بهر کسب کمال
 گفت آن نظمی که اقلیم سخن ادا و داد
 حکم آن طبعش آبی باد و ملک سخن
 از سر او صاف جستم سال تاریخ امی قلق

گر درین عهدش بحجی و جهان امیدار
 گر بسنج پیش او کم وزن باشد و چکار
 بکذا و الاسمه کالشمس فی النصف النهار
 اظهر و امین شده در خلق کباشن کمار
 شد توجه شاعری را هم نماید افتخار
 سفت آن گوهر که شد در مصابین
 از وقارش هست جمله شاعران افتخار
 ناگه آمد این باشد خوب یوان و قار

پیشا

بگفت این دل بیتاب من بصدیم
 چه ملک مملکتی کاندرا نطبیع الام
 همان بملک سخن آنکه کامران بودند
 لوای فتح و غنیمت پیش پیش و ان
 خیزین گهر آبدار معنایش
 ز فرط شوق چو پرسید مشیج دارد نام
 ستاده شوزاد ب نام همیشه نیست
 بخلاق نام گرامیش را می کشن کمار

مستخر از پے شاه سخن شده اقلیم
 ستاده فوج مضامین جوج و غنیم
 به پیش و بنهادند افسر و بهیم
 همه صنایع و اوزان نام است کیم
 چو موج موج شمار کسی نه در تهم
 بگفت ز روز بان شو بکوش و تسنیم
 ز کوشش دل شنو میکنم ترا تعلیم
 بخلاق نیست نظیرش کسی نیست سیم

چه قسمتش که مقدر با و قسم بخورد
 چه لائق که لیاقت چو مهر بره و شن
 بپس سخاوت او حاضر اندازد هر
 مقرر از پی آنهاست شربت دنیا
 تو کاه و توفهش را نمیکند او را
 اگر چه لایق است هر چیزی را که
 همیشه رستم زال از حضورش چون طفل
 بسوی نظم چو میل طبعش گردید
 نمود جمع همه شته نول کشور
 حقیقت اینکه خدایش خوبی قبال
 شدند آن گل مفروق شکل گلده
 نمود حکم که مطبوع هم شود دیوان
 خلق چو از پی تاریخ سال فکر نمود

نمود از آن مطلق برای رزق تقسیم
 چه محسنی بجهان حسن خلقت و ست عظیم
 ز بحر گوهر و لعل از جبال و از کان سیم
 ز در و مفلسی شیشا اگر روند تقسیم
 اگر بزمین سا پیش او روند نفیم
 ز عقل جوهر هر جز و را کند تقسیم
 تمام زور جویش همچو گاو و شحم
 بگفت خوب غولها که مثل او ست عظیم
 ز رسم و راه که دارند از خلوص قدیم
 عطا نمود چنین از خلوص و ست عظیم
 بخواست تا برسد در جهان بشیم و سیم
 که تا رسد بجهان من کلام فیض عظیم
 سرش گفت گو آمده بهایغ بشیم

شاعر شیرین زبان نگین بحکم صبا علیه السلام
 همه الفاظ خوش و جمله معانی نیکین
 گفت تاریخ بفرمایش تسلیم جلال
 گشت مطبوع چه دیوان دل و زوقا

شاعر عظیم المثال عید نظم نشانی
 حیدر جلوه اشعار ادا خیر و قانع
 عید صبا علیه السلام لازم سرکار والی
 گشت مطبوع چه دیوان دل و زوقا

دیوان وقار طرفہ حسنہ دارد بنوشت امیر سال حسن طبعش	مشتاق نظارہ ہر سخنور آمد در قالب طبع مثل جان درآمد
واہ کیا دیوان نور افشان چہا اندون صفیہ صفحہ اسکا ہی شک خیابان چین قدوہ ارباب معنی حضرت تسلیم کا قطعہ تاریخ اس نظم وال را کاکھون سال ہجری صف دیوان میں کہی ہیں نہیں	شاعر عطار و نظیر خورشید ضمیر منشی محمد اسماعیل حسین صاحب ملازم سرکار ایضاً ۱۲۹۱ھ جسکا ہر صرغ ہلال عید سی ہی ہمکنار نظم رنگین دیکھ کر پروردہ ہیں پوئی ہمار یون کہ افشان ہوا ہی غلامہ ہجرت نگار ضعف طبع و قحط فرصت ہیں دونوں اشکار جای حسن عشق بنم نور دیوان وقار ۱۲۹۱ھ
ایضاً	ایضاً
دیوان ہی وقار ہما یون خیال کا تاریخ اسکی اور بھی بات آئی امی نہیں	یا موسم بہار نکات جدید ہے گلدستہ نفیس کتاب مفید ہے
ناشوع مشوق مزاج مہرورث بن بابن سیرا علی صاحب جن صاحب جان لکھنؤ ملازم سرکار والی رامپور	۱۲۹۱ھ کلی کا کٹہرا ہی سیر می قار کا دیوان چہا ہوا ہی یہ اپنی دیار کا دیوان قسم خدا کی جب اتنا وقار کا دیوان ۱۲۹۱ھ
دوسری رہتا چھاتی پہ روز گیتی ہوں کیون نہ او جری ای بی آبادی کہاؤں کی اوی تاریخ ایک گامی پاس شاہزادہ کٹر کٹر اندام سیر دنیا دلی صاحب بنیاد	۱۲۹۱ھ کلی کا کٹہرا ہی سیر می قار کا دیوان چہا ہوا ہی یہ اپنی دیار کا دیوان قسم خدا کی جب اتنا وقار کا دیوان ۱۲۹۱ھ

ملازم سرکار والی رامپور شاگرد جناب صبا مرقومہ بالا	
<p>ہی جسکے آگے رنگ حسینان اور اہوا شمشیر نے نیام ہی مضمون کھلا ہوا شعرون میں شوخیوں ہی چلی دو بہر ہوا</p>	<p>طرفہ پی بار ہی دیوان وقار کا جای سخن میں ہی سخن کی مذاق میں مصرع ہر اک نگاہ میں پتلا ہی سحر کا</p>
<p>گویا سخن یہ باغ ہی پھولا پہلا ہوا ۱۲۹۱ھ</p>	<p>نظم حین بہار بنیاد سال طبع ۱۲۹۱ھ</p>
از افکار شیخ امداد حسین صاحب امداد وکیل عدالت دیوانی رامپور شاگرد ایضاً	
<p>کلام وقار سخن گوے قادر کہ مطبوع دہا ست منتظوم ناز ۱۲۹۱ھ</p>	<p>چو شد مطبع با طرز مطبوع و دلکش رسم کرد امداد و تاریخ سالش</p>
شاعر ہمایون فکر نجمہ کلام محمد فرخ شاہ خان نام فرخ تخلص امیوی شاگرد ایضاً	
<p>زینت طبع یافت و نیک انجام حبذا دلکش و لطیف کلام ۱۲۹۱ھ</p>	<p>چون کلام وقار غنہ بسیار گفت فرخ بسال طبع آن</p>
تراوش خامہ گہ را بر خود انہی منعم راضی ان بلازم نواب سراج شاگرد ایضاً	
<p>چو دیوان وقار پاک بنیے کلام شاعر حسرت آفرینے ۱۲۹۱ھ</p>	<p>بشد مطبوع با طرز دل آرا رسم زد خامہ منعم حسن طبع</p>
شمع بزم سخن دانی محمد امین سوز سہسوا نی شاگرد ایضاً	
<p>برد از دست دلم شاہد گفتار سلیس طبع و نہ مود کہ کلمہ شاعر نفیس ۱۲۹۱ھ</p>	<p>طبع گردید چو دیوان وقار خوشگو سوز ہر گاہ کہ تاریخ متنا میگرد</p>

سخن گوی اعجاز طراز محمد نیاز حسین خان نیاز سوسو شاکر اویضا

صدقی هج چسپه شوخ و بان بی اکت
لکها نیاز نے یہ ہی مخزن فصاحت

نظم وقار پر ہے طرفہ پری کا جو بن
چمکے ہوا جو دیوان گلدستہ حسینان

قطعات تواریخ از تہ تیغ افکار جناب لوی مظفر حسین حب المتخلص غمگین

شادمان غمگین نمودہ سال طبعش جستجو
گلشن فیض از سر آب آمدہ تاریخ او

گشت چون مطبوع طبع جملہ دیوان وقار
ہاتف غیبی بگلہ بانگ مسرت مژدہ ا

۱۲۹۱ھ

ایضا

گشت خوشی دل غمگین رسید
تازہ گل گلشن دولت رسید

طبع چود دیوان وقار این زمان
سال وی آمد ز لب عنایت لیب

۱۲۹۱ھ

ایضا

گشت سیراب ہمہ گشت امید عالم
جا بجا گشت روان چشمہ دریای ارم

شدہ مطبوع بصد جو دیوان وقار
گفت غمگین مروت و نازش تاریخ

۱۸۶۲ء

ایضا

خوشنو و زمانہ شد بنایت
ہاتف بہتدائے بلاغت
نوبر شدہ نیوہ فصاحت

دیوان وقار گشت مطبوع
نگین چو نمودن کراتاریخ
بر خواند ز روی علم و دانش

۱۲۹۱ھ

ایضا

شده مطبوع هر چه سیر و جوانی
 به گوید سر و ش نکتہ دانی
 شکفته شد بهار گلستان

چو دیوان وقار از لطف یحی
 بے تاریخ با صد شادمانی
 ز روی جنت و یای نعیمش

از نتایج افکار فشی و می لال صاحب حمیرا که در جناب امجد صغری خان نسیر
 گشت نام آور وقار خوش بیان سیر
 هر سخنور سیر دهد داد کلام او گو

طبع شد دیوان والا چون آوان کو
 از بے سالتش نم فلان زمین یافت گفت



ایضا



شد هویدا از کلامش شوکتان وقار
 سیر کے گرد کسی از سیر دیوان وقار

گشت چون بالطا در او ده خبار طبع
 سالتش روی رگل می چین کرم رقم



ایضا



شهره طبعش چو کشته در جوانب جا بجا
 هر غزل فائق ز هر دیوان نامی آما

آن کلامی که این مطبوع لها بود و هست
 به سالتش از سر و ج می چین کرم رقم



ایضا



و یا کسی فی نہیں مرده گر نیای آج
 کلام شاعر خوش فکر چپ گیا ہی آج

برائی آرزو دل اگر نہیں کوئی
 تو کیون چین لکھا بہمت از حشرین

تا رخ از نتایج افکار فشی اندر و صیا صفا پیشکار جلسہ جناب
 رامی و من کشن صاحب اور والد جناب مصنف صاحب بری مجسٹریٹ

تا رخ از نتایج افکار فشی اندر و صیا صفا پیشکار جلسہ جناب
 رامی و من کشن صاحب اور والد جناب مصنف صاحب بری مجسٹریٹ

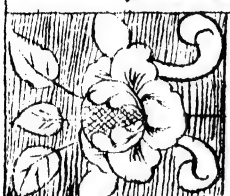
رئیس مراد اباد و دام اقبالہ	
لبان شاعران پیرح اوکلی غائبانہ کلام عاشقان ہی یہ کلام عاشقانہ	ہوا ہی طبع دیوان قاروی تم حبیب سن فہمی لکھ ہی کلام غایوان نہریت
تاریخ از نتائج افکار منشی بھیم سین صاحب ضبط پیشکار صنف صاحب	
صد ہی یادہ شہرت نام وقار ہے دیکھو یہ انتظام کلام وقار ہے	دیوان ول ایسا چہا ہی کہ چار سو ای ضبط سال طبع لکھوین روی طبع
تاریخ از نتائج افکار منشی بھیم رامی صاحب پیشکار جناب اجماعی خوب صوف	
ہی عیان طرز کلام پاک شہان وقار اور دیوانوں مان ہر حکم ہی ان وقار	جس خنورنی زبان طبع دیکھا یکسا لکھ فیض ملی روی وچ یوں یکسا شکر

چند لیں جناب صنف کی بعد تاملی دیوان کے
پونچھین لہذا آخر میں تحریر ہوئیں *

ہم بھی حاضر ہیں جبکائی سرہین شب تار یک ہیں اور اختر ہیں کیون یہ صیاد فی کتری پر ہیں قبر میں چاہتے اک ٹھوکر ہیں	وہ کڑے تیغ بکف سر پر ہیں مے مالیدہ لبون میں دندان کم ہے کیا مانع پرواز نفس آئے کیجے قیامت برہ پا
---	---

بگیا نام خد اعشق بتان
نہیں بیوجہ ہے سر کو دوران
نہیں بین چشم خاریں اونگی
یان ہی ہی جوش جنوں فصل بہار
سر شوریدہ کا ہو وی جو علاج

تذکرے اپنے تو اب گھر گھر ہیں
دشت کے یاد مجھے چکر ہیں
میکشورے کے یہ دو ساغر ہیں
نوک مرگان جو تری نشتر ہیں
دامن کوہ میں کب پتھر ہیں



سرنگون اون سی نوونگی وقار
وہ جو سرکش ہیں تو ہم خود سر ہیں



اسیر دام ایسوی رسا ہیں
زبان رکھتے ہیں لیکن زبان ہیں
بڑائی کے ہی قابل کیا بہلا ہیں
عبث ہی حضرت عیسیٰ کی تذکر
لب جان بخش کا ہکو بھی بوسہ
گدا ای حسن آئین شاہ ہو جائیں
گدا ای حسن ہیں گوا ای شہ حسن
کہیں طول شب بچا نکا کیا حال
نہیں ہیں چھوٹے جو خار صحرا
چراتا ہے کف رنگین کے بوسے

سیہ قسمت گرفتار بلا ہیں
جو باتیں آپکی ہیں سب بجا ہیں
بتو ہم بھی تو مخلوق خدا ہیں
یہ سب در و محبت لا دوا ہیں
نہیں کیا قابل دارالشفائیں
ولیکن عاشقوں میں بادشاہ ہیں
سپر حسن کے ہم سے ہما ہیں
دمازی پرومان رلف رسا ہیں
کف پا بھی ہماری کھریا میں
تری یہ شوخیان وزو حنا ہیں

و قاراتنی ہسلایہ گر مجو شے

ذرا سمجھو یہ سب بت بیو غاڑین

غزل جلسہ مشاعرہ کہ خاص مطبع میں منعقد ہوا تھا

میری ماتم میں وہ کہو لی رہا کٹر گیسو
ای صدمہ چاہی عارض کی برابر گیسو
دھوی دریا پہ جواں شوخ فی جاگیر گیسو
جیسے دیکھی ہیں تیری ویری پیکر گیسو
یوں ہیں اوس عارض نکین پہنبر گیسو
کون کہتا ہی کہ میں سیر کشتہ پر گیسو
دیکھا ریا تیری زلف کی اوپر گیسو
رتبہ تفسیر کار کہتے ہیں مقرر گیسو
ماہ سیما ہوا رخسار محبت پر گیسو
ہوں ڈوبے سی جو کہہ رہی ہوں گیسو

کیون پریشان نہوں اوسکی ہل گیسو
روز شادی و شب غم ہی ازل سہی ہم
کوچہ موج میں لہرائی لگے مار سیاہ
رکھا باہر نہ کہی خانہ زرخیر سی پاؤ
جس طرح سایہ فکن ہو گل تر پہ سنبل
سنبلہ بیت گہرا آج قسم کی منزل
لوگ کہتے ہیں کہ افعی پہ سوار ارغون
خوار رخسار ترانہ نام خدا مصحف ہے
ایک قسمت نہ کی قسم ازل فی دو
دیکھ کر یار سمنی لگی لٹ دھاری ساپ

کیا لکھوں صفت میں جس کی گیسو و قار

سنبل باغ جنان سی ہی ہیں بہتر گیسو

نہیں تیری سی مگر یار محبت پر گیسو
کسلے چوڑی ہیں فرامی رخبر گیسو

او معشوقہ کی بھی دیکھی ہیں کٹر گیسو
ہمے منظور نہیں آکھور و پوسی گر

<p>بن گئی میری ڈرٹ کوہین اژدر گیسو یاد آجائیں عجب کیا تہ خنجر گیسو کوئی آسیب نہ پونچھائیں کہ گیسو شام ہجران سی ہماری نہیں گیسو کہیں ہو جائیں پریشان سر گیسو رہتی ہیں پیش نظر آبکی شب گیسو</p>	<p>جب بند باہی شب فرقت میں تصور نکا ہی تری زلف کا سوا مجھی قاتل دم فرج کر کی غسل آپ جھکتے تو ہیں کیا جان طول میں لف حسینان ہی ہیں کٹی تھوڑ کیجی شانہ نہیں آپ کو گرا تدا ملغ رہتا دن بہری تصور رخ روشن کا مجھ</p>
--	---

جفتی ہیں وہ وقار انکا جنہیں ہی سودا
سنبل باغ جنان سی ہی ہیں بہتر گیسو

خاتمہ طبع چکیدہ خامہ گوہر بانشتی غلام محمد خان پیش اویر اوودہ ہار
تبحان اسد وقار نے کیا وقار سخن بڑھایا ہے ہر زمین میں گلزار معنی یا نظم

<p>گلشنے رنگ بوی صد گلزار چہ کلامیکہ ہست جان سخن مین کہ ہر بیت خانہ عشق ست پیش ہر مصرعہ ست سے معنی گلشن از رشک شوخی مضمون بارک اسد چہ طرز دیوانست</p>	<p>گوہرے آبرو سے سبج بچار دفتر معنی و بیان سخن یا کتاب فسانہ عشق ست نالہ عنفد لیب زار اعنی سے خورد و در دل و جگر صد خون اسد اسد چہ این سخنہ است</p>
--	--

کیون نہو آخر کسکے شاگرد رشید ہیں جو فن شعر میں اپنے زمانے کے

عمیق اور لبیدہین وہ کون مخدوم و مکرّم شفیق معظم نکتہ دان شیوا زبان شاعر
 لاثانی جناب منشی محمد انوار حسین صاحب التسلیم سلووانی جنکا نام نامی
 ہندوستان میں شمع انجمن کی طرح ممتاز ہے سخن کو اونکی ذات سی فروغ
 اور معنی کو سوسو طرح کا ناز ہے یہ دیوان جو زمیندار عالی ہمت دار جناب
 راسی کشن کمار صاحب وقار کی طبع موزون کا نتیجہ ہے طرفہ بہار سخن کا ثمرہ
 عجب پچسپے والا و زیبایان ہے کہ جان سخن ہزار جان سے اس پر قربان ہے
 واقعی اس تخلیق معانی کی رنگین بیانی اور گلشنانی نے ہر جگہ میں شعر میں
 وہ وہ گل کھلائے ہیں کہ ہزاروں کے رنگ اوڑائے ہیں تازہ تازہ مضامین
 نے غنچہ خاطر اہل فن شگفتہ کیا ہے چمنستان اشعار کے رنگ بہار نور و نور
 گلزار فرخار کو شکستہ اور نہفتہ کیا ہے باوجودی کہ مشق ابتدائی ہی مگر ناشائستہ
 چشم بدور کیا طبیعت خدا داد پائی ہے کہ بڑے بڑے کامل جانتے ہیں اور
 سالک طریق سخنوری جانتے ہیں استانت اور فصاحت کی کس طرح راز
 و تیجیے ہر شعر لطافت بہر کیونکر نہ صا د کیجیے کہ ایک ایک مصرع عروس
 زیب ہے ہر شعر شاہدِ عنایت ہے یہ نوع و سان گلستان سخن ہر رنگ
 و لباس و زیبائش اور طرح طرح کی ناز و انداز و کرشمہ و آرایش کو ساتھ
 عاشقان معنی کو اپنا جو بن و کھلائے ہیں اور عاشقان معنی اپنی دلہا سے
 صافی انکے نذر کر جاتے ہیں مبدی و فیاض کے فیض سے یہ گلزار ہمیشہ بہار

ایسا پھولا پھلا ہے کہ ایک عالم سپر شیدائے نگار شک بہار ہمیں
 کیوں نہ مر غروب و ل ہو جبکہ کل جدید لکڑی کا لطف حاصل ہو۔ اسی شان
 ازک خیال زبان اور ان باکمال مکیوز و طبیعت اسے کہتے ہیں معنوی
 طبع وجودت اسکے معنی ہیں کہ ہر شعر انتخاب لکھنا اور جو لکھنا لا جواب لکھنا
 یہ کلام عکس کمال کا دم ساز ہے طائر فکر و خیال شاخ سدرہ تک بلند پرواز
 سچ تو یہ ہے کہ وہ کون فرد بشر ہے جسکو شعر و شاعری کا مذاق ہو گا اور
 پھر دیوان وقار کا نہ اشتیاق ہو گا منشی صاحب الامتاق بلداقنار
 یعنی جناب منشی نول کشور صاحب مالک اودہ اخبار کی سخن سنجی بھی لائق
 تسخیر و آفرین ہے کہ مدوح الیہ نے اس مجموعہ خوبی کو جیسا یہ عمدہ
 تھا ویسی ہی عمدہ اور خوشخط و خوشنا چھپوایا اور نقش و نگار طبع سے
 نگار معنی کو یک قلم در بار بنایا۔ الہی جب تک سخن و اہل سخن کے ساتھ رہے
 اس مطبع کی بات تیرے ہاتھ رہے

از تاج مطبع منشی شکر سرپ نجات خلت منشی ام سر صاحب
 مالک و مہتمم مطبع و لکشا واقعہ فتح پور شاگرد حضرت نادر

فصیح و سخن گوی و شیرین کلام
 خردمند و ذی جاہ و عالی مقام
 ہوا و نکاد پوان چپ کر تمام

جوہن رای صاحب کرم مرے
 رئیس و شریف و اہم کبیر
 بعون خدای جلیل اندون

۱۲۹۱ھ	لکھا و فتر عشق سے لاکلام	۱۲۹۱ھ	۱۰ سال تاریخ میں نے نجات
۱۲۹۱ھ	چکیہ خامہ و میر خیر عطار و میر غفرانی ہکواندیاں حساب لکھنوی متوسل مطبع اوہ	۱۲۹۱ھ	چکیہ خامہ و میر خیر عطار و میر غفرانی ہکواندیاں حساب لکھنوی متوسل مطبع اوہ
۱۲۹۱ھ	کہ نامہ در نظم ہرگز مثالش	۱۲۹۱ھ	عجب بی مثل دیوان و قاریست
۱۲۹۱ھ	چہا مرغوب دل تاریخ سالش	۱۲۹۱ھ	پے تاریخ ہاجرے گفت عاقل
۱۲۹۱ھ	کہ پیدا ہست زوشان بلاغت	۱۲۹۱ھ	عجب و عجیب دیوان و قاریست
۱۲۹۱ھ	بود نظم عجیب ویر فضاحت	۱۲۹۱ھ	بتاریخ مسیحے گفت عاقل
۱۲۹۱ھ	قطعہ تاریخ از فخر شعرا سیلف غفرانی شرف علی صاحب اشرف	۱۲۹۱ھ	قطعہ تاریخ از فخر شعرا سیلف غفرانی شرف علی صاحب اشرف
۱۲۹۱ھ	مضامین حسنہ آفرین بین رسم	۱۲۹۱ھ	ہو طبع کیا ہے یہ نادر سخن
۱۲۹۱ھ	بیان سخن بان ابر کرم	۱۲۹۱ھ	لکھا مصرعہ سال شرف یہ
۱۲۹۱ھ	از کاتب الحروف امیر تسلیم شاگرد میرا محمد اصغر علیخان نسیم دہلو	۱۲۹۱ھ	از کاتب الحروف امیر تسلیم شاگرد میرا محمد اصغر علیخان نسیم دہلو
۱۲۹۱ھ	کہ جسکا مرتبہ شعری سبھی علی ہی ترفع ہر	۱۲۹۱ھ	چہا کیا خوب یہ دیوان و قاریست پُر کا
۱۲۹۱ھ	مسجع ہے مقفے ہے مقفے ہے مسجع ہے	۱۲۹۱ھ	کلام پاک کی ارباب نی کیا صفت لکھن
۱۲۹۱ھ	جو مطلع ہی گویا نیر اعظم کا مطلع ہے	۱۲۹۱ھ	فروغ حسن نی کا نہ پوچھو باجر اسم
۱۲۹۱ھ	سر پا برق برجستہ جو جبستہ مصرع ہے	۱۲۹۱ھ	عد جلتی ہیں جسم دم دہیتی ہیں مضمون کو
۱۲۹۱ھ	عروسان معاکے لیے ہر لفظ برق ہے	۱۲۹۱ھ	نظر کیا خال آئی حاسد بد کو حسن اد کا
۱۲۹۱ھ	کہ یہ بھی مقتضا فکر طبع اہل مطبع ہے	۱۲۹۱ھ	پہی تاریخ اسی تسلیم کہ پیہ دل کو خیال یا
۱۲۹۱ھ	چہا دیوان یا تصویر کا کوئی مرقع ہے	۱۲۹۱ھ	لکھا مصرع یہ بہر سال امیر و کلاک لکھن

ایضا از منشی بہگواندیاں صاحب اقل

خوب شائع گشت دیوان وقار	گوئیاباغ گل مضمون شکست
کلب عاقل از بی تاریخ سال	دلکش مضمون مکارم نظم گفت
قطعات تاریخ از نتایج فکر بلند جناب سید منصور علی صاحب منصو	۹۱-۱۲۰۱

ہر اک شعر اسکا ہی شو و نغان	یہ دیوان ہے یا قصہ عتد لیب
سنی جس کسی نے کہ اسکی غزل	کسا او سنے ہی کلمہ عتد لیب
سن اسکی جو منصور پوچی کوئے	تو کہدی یہ ہی نغمہ عتد لیب
۹۱-۱۲۰۱	۹۱-۱۲۰۱

ایضا	ایضا
------	------

آن چین آراء دولت نامور	طرفہ دیوانش کہ بستان سخن
بلبلیم و گلشن تاریخ آن	نغمہ زن زیبا گلستان سخن
۹۱-۱۲۰۱	۹۱-۱۲۰۱

ایضا	ایضا
------	------

چون تخلص با و تار اید کہ او	کار و بار و بائین و تار
گل وقار از شعر و دیوانش شد	سال آن و بحو مضامین و تار
۹۱-۱۲۰۱	۹۱-۱۲۰۱

ایضا	ایضا
------	------

زہی آن صاحب دیوان دولت	چہ دیوانش کہ شد موزون بانداز
سن تاریخ آن منصور گفتا	کہ بہ دیوان پرمی مضمون بانداز
۹۱-۱۲۰۱	۹۱-۱۲۰۱

ایضا	ایضا
------	------

گلشن آرای بهار عنبر و شان غنچه تارخ آن کل می کند	سوز دیوانش چراغ افروز دل نفسه بابل زهی بسوز دل
---	---

ایضا	۱۲۹۱
------	------

زهی دیوان آن صاحب تجرسل کند خمر به همچون بابل من	کز فصل بهاری میکند گل سین آن ز معنی غنچه و گل
---	--

ایضا در صنعت یعنی در حرف منقوط	۱۲۹۱
--------------------------------	------

زهی دیوان که رنگ افروز افست سن تارخ آن در حرف منقوط	بهار جانکد از سیاه معنی ریاض عشق باز سیاه است
--	--

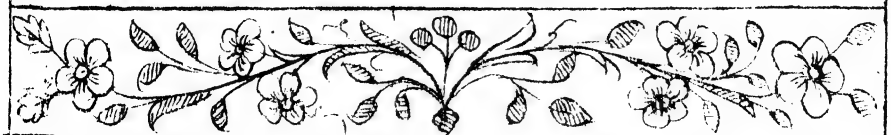
قطعه تارخ و صنعت که بیک مصرع و تارخ بحرف نقطه و بی نقطه دارد	
---	--

و ده چه دیوان که از جانش پیر می یواند در حرف مثل و معجم بیک مصرع و مال	گوهر معنی وی چون گوهر سلطان آب گوهره خمر و تقریر شکن زین آب
---	--

ایضا قطعه تارخ و صنعت	۱۲۹۱
-----------------------	------

طرفه این دیوان آن نامی کلیم در صغیر و در وسط و در کبیر	بچو اونا می و بی خامی کلام سال آن موزون بیان می کلام
---	---

الحمد لله که دیوان لطف بنیان واقع اکتوبر ۱۳۴۷ مطابق رمضان ۱۳۴۸ مطبع اودنه بکین طبع	
---	--



غلطنامہ ہوان وقار

صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ	صحیح	غلط	صفحہ	صفحہ
کانہ	گانہ	۶	۳۲	لگی	لکھی	۶	۵
ہین غل	ہین ہین	۱۳	۳۳	ستے	سے	۷	۹
جلاد کی مرد	جلاد کی مرد	۱	۳۶	اوٹھا	اوٹھا	۲	۱۲
کولی	گولی	۱۳	۴۶	ہونی	ہونی	۱۳	۱۷
مین ہوہی	مین ہی	۷	۴۸	اودہرکا	اودکا	۱۳	۱۸
سی کما	ہی کما	۱۶	//	ابرود	ابرود	۴	۱۹
شعبان	لمعان	۱۷	۵۱	اغیارکا	اغیار	۱۲	//
نازمین	نازمین	۵	۵۳	بھی	بھی	۱۰	۲۰
بال	بل	۱۵	۵۸	+	تجہ	۱۶	//
لب مین	لب	۱۳	۵۹	سہم کرگر	سہم گر	۱۳	۲۲
جہک جہکی	جہک کی	۱۱	۶۱	بڑد	بڑ	۶	۲۳
نہ	تہ	۸	۷۲	یاد	یا	۱۴	۳۰
حو	چو	۱۱	۷۹	بھی	بھی	۴	۳۲

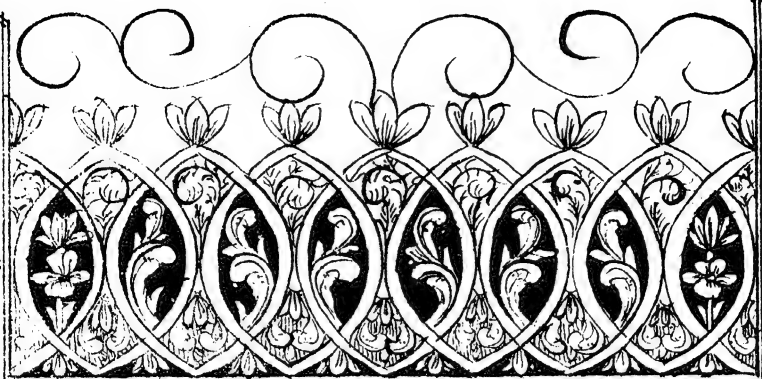
چون صنایع مکین و مکار فضل خلائق و زمینان

شکر و بیکریه بولا صنایع کار و زمین را عکس شما نشان دات با اسرار و لطافت کما جبار و بزرگوار



شاگرد فیضان کو باغ فطرالتین اللسان صبح ایوان تمام لالتانی منشی انور حسین شاہیم سو

در مطبعمی نشیونفوشوهرانطباطاجاوت



بسم الله الرحمن الرحيم

خدا ای که آفریننده بام و شام است حمدش تاج الکلام خاص و عام است منگد نابلد کوچه سخنم
و نا آشنای این من در با و تا امتیاز ندارم چه بر طبق عرض گذارم بقرض محال اگر درین راه
پویم بخاین مربع چه گویم که کریم است در حیم است بنده نواز است و چاره ساز است اما بعد
خوشه چین گشت سخنوران شمع افروز بزم معنی گستران از دست خرد پیچیده پای کج حج زبان
چه میثم را می سچا بالش افتخار کج می نشیند و بگوشه چشم خود را می بیند که امر فرشته جمال شاه
بزم افروز من است و از فیض قدوش هر گوشه بسط قدسی انجمن است یعنی مسوده شنوی
لائق دید الموسوم به اختراع جدید معنی خیر لطف انگیز که از ریش طبع سخن آفرین
وسعی خاطر معنی شکار رئیس ابن رئیس رای کشن کمار و قارست دادم و متمم
و زاد و صولتم از آنجا که من قدیم چاکر این بارگاهم و از حوادث روزگار بطل حمایتش
می پناهم بحکم تنگی وقت درین مقام خوش نمی بینم که کالای بدائع لایع در دکان بیان کنیم
البتة انقدر بست و پسند است که آقای من ثانی حاتم و قالنی است و شاگرد رشید

منشی محمد انوار حسین تسلیم سوانی است مداد حروف خویش را چشمک چشم ساخت
و بطاعت منیش چشم دیگر دیدنی از نظر انداخت چونکه ابیات شبنوی همدوره است
به روانه مقام سریدنش خوشنماست آتی با شماره اعداد و اوایه دو آوده برج آسمان
گفتنش زیباست از دوازده بیت پنج بیت چون پنجه خورشید بر افق تلویج درخشد
و هفت بیت چون هفت دریا در ارض تهریح جو شد چون دریا را در قطره دیدم صحرا را
در دوره آبی سرگوشی خامه سواد بر داشتم و بطبع آن مطبوع طبع همت برگما شتم حق نعمت
این است و خلاصه عرض چنین است که تمنا خوری پسند نساختم و بدعوت طبع یا ان سخن
پیداختم هم سبک سیری طبع دل را که به تصدیع برهن آورده ام و تکلیف زائد از حد و حد
تخیر و تقیر در تکلف کرده ام عرض از تعلیم کور و ذوقی است که محض بی استعداد است
و سخن زیر لبی برای خودش و خراش فریاد است اکثر وقت کم فرصت را سیاه می کند
و کاغذ خوش قلم را تباہ و در جگر قلم زخم می اندازد و برید او بیدار و میازاد و اندیس باقی هوس

خطاب مخاطب

ای دی تو رشک چمن امی می تو بال بلا	ای بوی تو بوی سمن! نمی تو مهر و وفا
ای مهر تو باد صبا ای قد تو چون نیشکر	ای مهر تو برق فنا ای حد تو قرص قمر
ای جان جسم عاشقان اکنون تو فارغ خوش بیا	بست است بر شاخ فغان از صبح نغمه آشیان
بهر خدای دوسرا بشنوبه لطف دلبری	قربان تو صبح و مسافت و ملک جور و پری
چون بهت آید بیت آن بن گنمش هفت آسمان	از بهر یار و دشمنان شد هفت هیکل مفتوحان
شبنوی هفت بیت بصنعت صبیح کجا بر صبح و چار تا فیه هر بیت از مشرق	سیاهی تو شمس انصاف گفتار تو شهد و شکر

تصویر تو باغ جهان در بان تو غنایان	تنویر تو برق تپان بالان تو عرش برین
پستان تو تازه تر گیسوی تو دام الم	مرگان تو مصراع ترا بروی تو تیغ دوم
زانوی تو نور سحر دندان تو در عدن	بازوی تو موج نظر حشمان تو نواک فلن
اندام تو بس نازنین آواز تو جادوب	دشنام تو لذت قرین انداز تو قهر غضب
اقرار تو آرام دل انگیز تو داری جان	انکار تو راحت گسل برین تو مرگ جهان
قربان تو آفتگری تو رفیع تو صنع خدا	حیران تو حور پرری تو صیف تو عملی علی

همه بیت بسی و دو پیکر جلوه تحیر گداز می غار و بر فراز طبع ارجبند مصنف نامزد

بالای تو شان خدا رخسار تو نور قمر ۱	سیای تو شمس الضحا گفتار تو شهید و شکر
بالای تو شان خدا نور قمر رخسار تو ۲	سیای تو شمس الضحا شهید و شکر گفتار تو
بالای تو رخسار تو شان خدا نور قمر ۳	سیای تو گفتار تو شمس الضحا شهید و شکر
بالای تو رخسار تو نور قمر شان خدا ۴	سیای تو گفتار تو شهید و شکر شمس الضحا
بالای تو شان خدا گفتار تو شهید و شکر ۵	سیای تو شمس الضحا رخسار تو نور قمر
بالای تو گفتار تو شهید و شکر شان خدا ۶	سیای تو رخسار تو نور قمر شمس الضحا
بالای تو گفتار تو شان خدا شهید و شکر ۷	سیای تو رخسار تو شمس الضحا نور قمر
بالای تو شان خدا شهید و شکر گفتار تو ۸	سیای تو شمس الضحا نور قمر رخسار تو
شان خدا بالای تو نور قمر رخسار تو ۹	شمس الضحا سیای تو شهید و شکر گفتار تو
شان خدا بالای تو رخسار تو نور قمر ۱۰	شمس الضحا سیای تو گفتار تو شهید و شکر
شان خدا نور قمر بالای تو رخسار تو ۱۱	شمس الضحا شهید و شکر سیای تو گفتار تو
شان خدا نور قمر رخسار تو بالای تو ۱۲	شمس الضحا شهید و شکر گفتار تو سیای تو

۱۳	شمس الضحای سیاهی تو نور قمر رخسار تو	شان خدا بالای تو شهید و شکر گفتار تو
۱۴	شمس الضحای نور قمر رخسار تو سیاهی تو	شان خدا شهید و شکر گفتار تو بالای تو
۱۵	شمس الضحای نور قمر سیاهی تو رخسار تو	شان خدا شهید و شکر بالای تو گفتار تو
۱۶	شمس الضحای سیاهی تو رخسار تو نور قمر	شان خدا بالای تو گفتار تو شهید و شکر
۱۷	گفتار تو شهید و شکر سیاهی تو شمس الضحای	رخسار تو نور قمر بالای تو شان خدا
۱۸	گفتار تو شهید و شکر شمس الضحای سیاهی تو	رخسار تو نور قمر شان خدا بالای تو
۱۹	گفتار تو سیاهی تو شمس الضحای شهید و شکر	رخسار تو بالای تو شان خدا نور قمر
۲۰	گفتار تو سیاهی تو شهید و شکر شمس الضحای	رخسار تو بالای تو نور قمر شان خدا
۲۱	گفتار تو بالای تو شهید و شکر شان خدا	رخسار تو سیاهی تو نور قمر شمس الضحای
۲۲	گفتار تو شهید و شکر شان خدا بالای تو	رخسار تو نور قمر شمس الضحای سیاهی تو
۲۳	گفتار تو بالای تو شان خدا شهید و شکر	رخسار تو سیاهی تو شمس الضحای نور قمر
۲۴	گفتار تو شهید و شکر بالای تو شان خدا	رخسار تو نور قمر سیاهی تو شمس الضحای
۲۵	شهید و شکر گفتار تو شمس الضحای سیاهی تو	نور قمر رخسار تو شان خدا بالای تو
۲۶	شهید و شکر گفتار تو سیاهی تو شمس الضحای	نور قمر رخسار تو بالای تو شان خدا
۲۷	شهید و شکر شمس الضحای سیاهی تو گفتار تو	نور قمر شان خدا بالای تو رخسار تو
۲۸	شهید و شکر شمس الضحای گفتار تو سیاهی تو	نور قمر شان خدا رخسار تو بالای تو
۲۹	شهید و شکر گفتار تو شان خدا بالای تو	نور قمر رخسار تو شمس الضحای سیاهی تو
۳۰	شهید و شکر شان خدا بالای تو گفتار تو	نور قمر شمس الضحای سیاهی تو رخسار تو
۳۱	شهید و شکر شان خدا گفتار تو بالای تو	نور قمر شمس الضحای رخسار تو سیاهی تو

نور قمر خسار تو سیاهی تو شمس الضحیٰ	۳۲	شهد و شکر گفتار تو بالای تو شان خدا
اگر بتقدیم و تاخیر ارکان بهمان قاعده پروازند سی و دو بیت دیگر بر طرازند		
شان خدا بالای تو نور قمر خسار تو		شمس الضحیٰ سیاهی تو شهد و شکر گفتار تو
چون ابیات مسطورۀ بالا را باز گونه خوانند بهمان صنعت همانقدر ایرات نیستند		
اول یک یک رکن معکوس گیرند دوم بدو دور رکن انس پذیرند		
گفتار تو شهد و شکر سیاهی تو شمس الضحیٰ		رخسار تو نور قمر بالای تو شان خدا
شهد و شکر گفتار تو شمس الضحیٰ سیاهی تو		نور قمر خسار تو شان خدا بالای تو
اگر در ابیات مثنوی بتقدیم و تاخیر نصف نصف مصاریع پروازند بهمان تعداد		
و همان صنعت ابیات لطف سمات بر طرازند		
رخسار تو نور قمر بالا تو شان خدا		گفتار تو شهد و شکر سیاهی تو شمس الضحیٰ
هم درین قاعده هر بیت در پرده رونمایی بقلب هر رکن سرگرم دلربایی		
نور قمر خسار تو شان خدا بالای تو		شهد و شکر گفتار تو شمس الضحیٰ سیاهی تو
اگر کسی مصاریع اول مثنوی دوم و مصاریع دوم را اول سازد معاین هفت پیکر		
خوش منظر بهمان پرواز بجلوه گری پرواز و سپس از هر محبوب محبوب سی و دو دندان		
گرفتند ست و در کوچه سر بسته دیگر صنایع بهمان طریق رفتن ست		
سیاهی تو شمس الضحیٰ گفتار تو شهد و شکر		بالای تو شان خدا رخسار تو نور قمر
هم درین قاعده رعایت یکیک رکن دو دور رکن بتقدیم و تاخیر ملحوظ دارند		
شمس الضحیٰ سیاهی تو شهد و شکر گفتار تو		شان خدا بالای تو نور قمر خسار تو
گفتار تو شهد و شکر شمس الضحیٰ سیاهی تو		رخسار تو نور قمر شان خدا بالای تو

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۱۱

اگر نصف صبح اول قشانی با هم بدل گردوز قاعده خستین که ملازم طبع او شایر بزرگوار

بالای تو شان خدا گفتار تو شد و شکر سیای تو شمس الضحای خستار تو نور قمر

۱۲

هم در قیامه قلبم بر کشاید معنی و صفت منیر اندر قاعده و طلسمائی و بهمان قیومی انجاء

شان خدا بالای تو شد و شکر گفتار تو شمس الضحای سیای تو نور قمر ز خستار تو

۱۳

مصایع اول و دوم شنوی که بر جای خویش نشسته اند یگان یگان صنعت
روانچرخ علی الصدر دل بسته اند تعداد مطلع باسی و دو دانند اول و دو درین خوا

بالای تو شان خدا خسار تو نور قمر سیای تو شمس الضحای گفتار تو شد و شکر

خسار تو نور قمر تصویر تو باغ جنان گفتار تو شد و شکر تنویر تو برق تیان

تصویر تو باغ جنان پستان تو تازه تر تنویر تو برق تیان مرگان تو مصراع تر

پستان تو تازه تر زانوی تو نور سحر اندام تو بس نازنین مرگان تو مصراع تر بازوی تو موج نظر

زانوی تو نور سحر اندام تو بس نازنین و شنام تو لذت قرین بازوی تو موج نظر و شنام تو لذت قرین

اندام تو بس نازنین اقرار تو آرام دل و شنام تو لذت قرین انکار تو راحت گسل

اقرار تو آرام دل قربان تو آفتگری انکار تو راحت گسل حیران تو حور و پری

رخسار تو نور قمر بالای تو شان خدا گفتار تو شد و شکر سیای تو شمس الضحای

بالای تو شان خدا در بان تو غلمان جبین سیای تو شمس الضحای بالان تو عرش برین

در بان تو غلمان جبین کیسوی تو دمام الم بالان تو عرش برین ابروی تو تیغ دوم

کیسوی تو دمام الم دندان تو در عدن ابروی تو تیغ دوم چشمان تو ناوک فلکن

دندان تو در عدن آواز تو جاد و نسب چشمان تو ناوک فلکن انداز تو قهر و غضب

آواز تو جاد و نسب انگیز تو داروی جان انداز تو قهر و غضب پرنیز تو مرگ جهان

اگر تیر تو داروی جان تعریف تو صنع خدا

پیشتر تو مرگ جهان توصیف تو صلی علی

۱۱۴

هم درین صنعت مریوط تقدیم یک یک کن منوط

بالای تو شان خدا رخسار تو نور قمر

سیای تو شمس الضحا گفتار تو شهد و شکر

تصویر تو باغ جهان در بان تو غلمان جبین

نور قمر رخسار تو باغ جهان تصویر تو

شان خدا بالای تو غلمان جبین بان تو

در همین صنعت اگر بگرفتن دور کن آخر مصرع بیت اول شتابند و شش کن

اول بیت دوم بآن ضم کنند اول و دور کن گیرند دوم تقدیم و تا آخر در آن بنشینند

۱۱۵

بالای تو شان خدا رخسار تو نور قمر

سیای تو شمس الضحا گفتار تو شهد و شکر

تصویر تو باغ جهان در بان تو غلمان جبین

گفتار تو شهد و شکر تصویر تو باغ جهان

شهد و شکر گفتار تو باغ جهان تصویر تو

غلمان جبین در بان تو برق تیان نور تو

اگر نصف نصف مصرع اول دوم بزرگ دارند تخم بیت دیگر جهان تعدا و صنعت زمین بکارند

بالای تو شان خدا رخسار تو نور قمر

سیای تو شمس الضحا گفتار تو شهد و شکر

تصویر تو باغ جهان در بان تو غلمان جبین

بالای تو شان خدا تصویر تو باغ جهان

رخسار تو نور قمر در بان تو غلمان جبین

۱۱۶

اگر نصف مصرع بیت اول با نصف مصرع بیت دوم نصف مصرع بیت چهارم نصف مصرع بیت پنجم نصف مصرع بیت ششم نصف مصرع بیت هفتم نصف مصرع بیت هشتم نصف مصرع بیت نهم نصف مصرع بیت دهم نصف مصرع

۱۱۷

بیت ششم نصف مصرع بیت پنجم نصف مصرع بیت هفتم میوزید هر بیت بقاعده ستم حسن
نی دور در بند و اگر بجای سوم چهارم یا پنجم ششم یا هفتم باشد همان صنعت بزرخم جگر
حساسد نمک باشد تقدیم و تاخیر ارکان فضیل معدن و در قبضه قدرت حساب سخن

سیامی تو شمس الضحا مرگان تو مصرع	بالای تو شان خدا پستان تو تازه تر
گفتار تو شهید و شکر ابروی تو تیغ دوم	رخسار تو نور قمر کیسوی تو دام الم
تنویر تو برق طپان بازوی تو موج نظر	تصویر تو باغ جهان زانوی تو نور سحر
بالان تو عرش برین چشمان تو نادر فلک	بان تو غلمان جبین دندان تو در عدل
سیامی تو شمس الضحا بازوی تو موج نظر	بالای تو شان خدا زانوی تو نور سحر
گفتار تو شهید و شکر چشمان تو نادر فلک	رخسار تو نور قمر دندان تو در عدل

۵۴

هر بیت ششمی و دیگر قاعده که مرقوم به بالا حاصل سی و دو فرقه از مشاهد آن جا سگد

سیامی تو شمس الضحا گفتار تو شهید و شکر	بالای تو شان خدا رخسار تو نور قمر
سیامی تو شمس الضحا گفتار تو شهید و شکر	بالای تو شان خدا نور قمر رخسار تو
سیامی تو گفتار تو شمس الضحا شهید و شکر	بالای تو رخسار تو نور قمر شان خدا

۲۲ و ۲۱

نصف مصرع اول بیت اول و نصف مصرع آخر مصرع اول بیت دوم نصف مصرع
اول مصرع دوم بیت سوم نصف مصرع آخر بیت چهارم گیرند و همچنین نصف آخر
مصرع بیت اول و نصف اول مصرع بیت دوم و نصف آخر مصرع اول بیت سوم
و نصف اول مصرع اول بیت چهارم پذیرند هر قاعده چهار چهار فرقه بیت آیند

مرگان تو مصرع چشمان تو نادر فلک	بالای تو شان خدا در بان تو غلمان جبین
کیسوی تو دام الم زانوی تو نور سحر	گفتار تو شهید و شکر تنویر تو برق طپان

هم درین صنعت که خوشنماست تقدیم و تاخیر ارکان روست

شان خدا بالای تو غلمان جبین بان تو

مصرع ترمرگان تو ناوک نلگن چشبان تو

شهد و شکر گفتار تو برق تپان تنویر تو

دام الم گیسوی تو نور سحر زانوی تو

در خانه

هر شاه بیت در چهار خانه جلوه میفرماید چنانچه تعداد خانه هفت یک است
و هشت می آید اگر نظارگی اعداد در اینهای خویش ساز و هفت بیت یک
بر طراز و - و اگر از خانه بست هشت رجعت نماید و در خانه اول آید +
یا از عدد ده تا نوزده و از نوزده تا ده بی لغزش شتابد شاه مراد را در خوش

در خانه

در بنیقام خیر انجام کیت قلم ز بقا خویش گرم جولان است اگر از خانه بست هشت
نمایند بی تگ و تا در خانه اول آید هر خانه را مبدع رفتار داند و در سه جولان یک بیت
اول از عدد یک دوم از عدد هشت

بالا سه تو شان خدا گیسو سه تو دام الم

اندام تو بس نازنین تو لعین تو صنع

توصیف تو صلی علی انگیز تو داروی جان

زانوی تو نور سحر در بان تو غلمان جبین

هر خانه مبدع رفتار

پستان تو تازه ثمر آواز تو جادو رس

بالا سه تو شان خدا تنویر تو برق تپان

۱	بالای توشان خدا	۸	رخسار تونور قمر	۱۷	سیاهی توشمش الضحا	۲۲	گفتار توشه شدو شکر
۲	تصویر توابع جهان	۲۵	دریان قح غلمان صمدین	۱۳	تنویر تو برق تپان	۷	بالان تو عرش برین
۹	پستان تونازه شمر	۲	گیسوی تودام الم	۲۳	شرکان تو مصلح تر	۱۸	ابروی تو تیغ دودم
۲۶	زانوی تونور سحر	۱۵	دندان تودور عدن	۶	بازوی تو موج نظر	۱۳	چشمان توناو ک فلک
۳	اندام تو بس نازنین	۱۰	آواز تو جادو سب	۱۹	دشنام تو لذت قرین	۲۲	انذار تو قمر غضب
۲۰	اقرار تو آرام دل	۲۷	انگیز تو دارو حی جان	۱۲	انکار تو رحمت گسل	۵	پریز تو مرگ جهان
۱۱	قربان تو آفتگری	۴	تعریف تو صنع خدا	۲۱	حیران تو حور و پری	۲۸	توصیف تو صلی علی

۱۶	۱۹	۸	۱	۲۲	۱۷	۸	۱
۹	۲	۱۵	۱۸	۷	۱۳	۲۵	۱۶
۲۰	۱۷	۱۰	۷	۱۸	۲۳	۲	۹
۳	۱۳	۲۱	۲۸	۱۳	۶	۱۵	۲۶
۲۲	۲۷	۶	۱۱	۲۲	۱۹	۱۰	۳
۱۳	۳	۲۵	۲۲	۵	۱۲	۲۷	۲۰
۲۶	۲۳	۱۲	۵	۲۸	۲۱	۴	۱۱
۱۸	۱۵	۸	۱	۱۸	۱۵	۸	۱
۹	۲	۱۷	۲۸	۹	۲	۱۹	۱۶
۱۶	۱۹	۱۳	۷	۲۸	۱۷	۱۳	۷
۳	۱۰	۲۷	۲۰	۳	۱۰	۲۷	۲۰
۲۲	۲۱	۶	۱۳	۲۲	۲۱	۶	۱۳
۱۱	۴	۲۳	۲۶	۱۱	۴	۲۳	۲۶
۲۶	۲۵	۱۲	۵	۲۶	۲۵	۱۲	۵

۱۲

آثره جدید

تایخ طبع ریش طبع اعجاز کار و ریخته قلم خراگار مولوی سید محمد
سلمه الله تعالی متخلص لفلک

<p>چون رستم زوشنوی کلاب و قار شخم طرز نو ز صن فکر خویش لیله نظمش سبیل مثل قیس از هجوم صنعتش چون کوه کن رو بروی عشق آن یوسف نژاد از شیم بندش مضمون نو لاحبمم تایخ طبعش را فلک</p>	<p>از سواد چشم حوران بهشت واقعی در فرع ایجاد گشت در هوای شوق بی آتش برشت فرق خود حاسد شکست از سنگ خشت خوبی عشق رینجا محض ز رشت سر زمین شعر شد عنبر سرشت آفتاب مشرق معنی نوشت</p>
--	--

خاتمه الطبع

هر طراز ستایش خدا که ناقوس در شوقش اساس چین گرم خورشیت شان سخن بهریت جن
و هر روز از نیایش کبریا که خنم در یادش مهر بر لب نه خورشیت نشان بان آرایت عم نواله
اما بعد گیتین عباد شیو پر شا و از تعصب خشم می پوشد و بعرض ام واقعی که حق طریقت باو میگوشد
بحکم جناب خدایگانی سر کار قدر دانی امید گاه اشاعت علم اهل روزگار نشی نول کشور را
مطبع او ده بخار کاپی شمنوی والا جناب معالی القاب محمود و یحیایان بهر و امصار را گشتن کما رقا
وام اقباله بدست قلم من تحریر گردید و در راه و مبر شایع بهر ای طبع پوشیده در ضمن مطبع
موصوفه خرامید تعریف شمنوی از حد تحریر و تقریر من بر گزشت مختصر انکه شمنوی نیست
جاری قدرت یزد نیست چون در مقام در کوچه سر بسته تایخ شافتم تایخ تصنیف قابل طبع
تایخ طبع و قلم صنعت یا قلم

